انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رح

اردو ترجمہ

نافع السالکین

خواجہ محمد سلیمان تونسوی رح کے ارشادات و ملفوظات

کا

گراں قدر مجموعہ

ترجمہ

از صاحبزادہ محمد حسین الٰہی

ناشر

شعاع ادب۔ مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور

35577

انتساب

شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محمودی سلیمانی سجادہ نشین تونسہ شریف

کے نام

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

Nafselislam

دائمی جملہ حقوق محفوظ

ناشر: محمد یم
بار اوّل: ایک ہزار
قیمت: پانچ روپے آٹھ آنے صرف
فون: ۶۲۳۸۱
مطبع: الرشید پریس لاہور

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ العلی الاعلیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ
خصوصاً علی سید الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ نجوم الہدیٰ ؕ

بارھویں صدی کے مشہور بزرگ حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روز اپنے خاص مرید و خلیفہ مولانا محمد علی مونگیری سے پوچھا تھا کہ تم نے کوئی معشوق کی دکان بھی دیکھی ہے؟ اور پھر خود ہی فرمایا تھا "ہم نے دو دکانیں دیکھی ہیں۔ ایک حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی کی اور دوسری حضرت شاہ آفاق نقش بندی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ کہ ان دکانوں میں عشق کا سودا بکا کرتا تھا"۔[1]

حضرت مولانا کو چونکہ اپنا حصہ انہی دکانوں سے مل گیا تھا اس لیئے آپ کو مزید تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی، اور نہ اسی زمانہ میں شمالی ہندوستان میں عشق الٰہی کی بہت بڑی دکان ایک پٹھان نے بھی کھول رکھی تھی۔ جہاں سے ہندوستان، ایران، افغانستان،

---

[1] تذکرہ مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی مؤلفہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔

بلوچستان اور عرب کے طالبانِ حق، دولتِ عشق کی مجبولیاں فہیر مجبر کیے جاتے تھے۔ ا
پٹھان کا نام نامی حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ دہلی سے مولانا محمد
سید حسن عسکری، صاحب زادہ نصیر الدین محمود اجمیر تا سے حاجی نجم الدین، اودھ سے
حافظ سید محمد علی، کابل سے سید مستان شاہ اور عرب سے سید احمد مدنی آئے
اور اسی دکان سے عشق کا سودا خرید کر کامیاب و سرخرو واپس گئے تھے۔

آج اگرچہ سوداے عشق اور دردِ دلسے دینے والوں کی دکانیں سونی پڑی ہیں
ہر طرف مادی اجناس اور متاعِ کمر دن کے لین دین کی گرم بازاری ہے۔ تاہم عشق
اور سوز و گداز کی جنس یک اب بھی بالکل نایاب نہیں ہوئی ہے۔ اس گئے گزرے زمانہ
بھی اس متاعِ گراں مایہ کے خریداروں کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ تلاش شرط ہے۔

اور جو لوگ تلاش و جستجو کے باوجود بھی اس گوہرِ مقصود کا سراغ نہیں پا سکے ہیں
ان کے لیئے اللہ والوں کی صحبت کے برابر فیض حاصل کرنے کا اہل اللہ سے ایک
کی ملاقات کرنے کا نہایت آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ان کے ملفوظات و مکتوبات
کریں۔ بقول شاعر ؎

خفی منم چوں بوئے گل در برگِ گل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

اہل اللہ کے ملفوظات، مکتوبات میں آج بھی دلوں کو عشقِ الٰہی کی گرمی پہنچانے
معرفتِ حق کی پاکیزگی کا مزا دینے کی تاثیر موجود ہے۔ ان کے مطالعہ سے اللہ اور
رسول کا عشق، آخرت و دنیا سے نفرت اور آخرت کی طلب، دلوں میں پیدا ہو
اسی خیال کے پیشِ نظر رائل اسٹوریٹ نے تیرھویں صدی کے مشہور و معروف عارف باللہ

عاشقِ حق، قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی کے نبوعہ ملفوظات "نافع السالکین"
دلوں میں توجہ کر کے عامۃ المسلمین کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھا، جس کے متعلق مولوی
شائع محمود صاحب تونسوی نے "سیرتِ سلیمان" میں تحریر فرمایا ہے:۔

"اکثر روایات کتاب نافع السالکین سے لی گئی ہیں، جو آپ کا بہترین ملفوظ
ہے، فاضل مصنف نے اس کتاب میں آپ کے بیشتر ذاتی اور مواعظ کو
جمع کر دیا، جس سے آپ کی تلقین اور تعلیم پر پوری روشنی پڑ سکتی ہے۔
یہاں اس کے چند اقتباسات دیئے گئے کاش کہ یہ کتاب پورے طور سے
ترجمہ ہو کر ملک و ملت کے پیش ہو جاتی۔ تو علمی دنیا کی بہترین خدمت ہوتی
..... اے کاش اگر اس کی تجدید اور ترجمہ پر فوراً توجہ نہ کی گئی۔ تو
چند دن میں یہ گوہرِ نادر و حسرت کے آنسوؤں کے ساتھ مٹی میں مل جائیں گے"

واقعی یہ مجموعہ ملفوظات میں وہ سب کچھ موجود ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے آج بھی
ہماری تمام سماجی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے
لیئے اس میں مجرب نسخے درج ہیں، حضرت خواجہ نے اس رسالہ کی ایک ایک برائی پر
تفصیل کلام فرمایا ہے اور نہایت مؤثر طریقہ سے اس کو دور کرنے کی تدبیر بتلائی ہے
اس دور کے مشائخ، صوفیاء، علماء، امراء اور عوام میں جس قدر خرابیاں پائی جاتی
سب کی اصلاح کے لیئے اس میں ہدایات موجود ہیں۔ دلی سپہ اور شگفتہ ایسی
عوام و خواص، علماء و فضلاء، عشاق و زہاد، شعراء و امراء ہر حلقہ کے لوگ اس سے
فائدہ اٹھا سکتے ہیں، بالخصوص مشائخ چشت کے لیئے اس میں ایک پورا لائحہ عمل موجود
ہے جس پر عمل پیرا ہو کر آج بھی دنیا کو سلف صالحین کا نمونہ دکھایا جا سکتا ہے اس

لیئے ضرورت ہے کہ ہندو پاکستان کے مشائخ اس کتاب کو عرفان جان بنائیں اور اپنی
مجالس میں اس کو باقاعدہ پڑھوائیں۔

اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کرنے کا ایک محرک اور بھی ہے وہ یہ کہ عاجز راقم کی بڑی
مدت سے یہ خواہش تھی کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ کی، جن کے دروازہ سے راقم کو
اکثر اجازہ اور اسلامی دنیا کے بے شمار مشائخ نے دین کا درد اور معرفت حق کی دولت حاصل
کی تھی، ایک مفصل و مبسوط سوانح حیات مرتب کی جائے۔ اس سلسلہ میں شیخ المشائخ حضرت
خواجہ نظام الدین صاحب تونسوی مدظلہ العالی نے بھی ہر طرح کی اعانت کا یقین دلایا۔ مگر
حالات کی نامساعدت اور کچھ راقم کی خرابی صحت کے باعث اس کام کا بیڑا نہ اٹھایا جا
سکا۔ مارچ ۱۹۶۱ء میں لائل پور کے مقام پر حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبدالقادر
رائے پوری مدظلہ العالی کی مجلس میں جبکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی کتاب
"الفتح الربانی" پڑھی جا رہی تھی، یکایک عاجز کے دل میں خیال آیا کہ حضرت والا کے
کاملانہ و ادیبانہ ترجمہ کر کے ملک و ملت کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تو اس سے بہت
دینی فائدہ ہو۔ چنانچہ چند ماہ کی لگاتار محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کام کی
تکمیل ہو گئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ارباب ذوق کہاں تک اس کی قدردانی فرماتے ہیں۔

ترجمہ کے متعلق چند گزارشات

ترجمہ بامحاورہ اردو میں کرنے کی کوشش کی گئی
ہے اور قرآنی آیات، احادیث اور عربی عبارات
کا بھی ترجمہ اردو میں کر دیا گیا ہے لیکن فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ
ہے کہ اکثر اشعار واقعات کی تشریح و تائید میں موقعہ و محل کے مطابق استعمال کیئے گئے
ہیں جن کا مفہوم خود بخود واضح ہو رہا ہے۔ دوسرے اشعار کا ترجمہ کرنے سے وہ بات

نہیں رہتی جو اشعار میں ہوتی ہے۔ یوں بھی اشعار کا ترجمہ اہل ذوق پر بہت گراں گزرتا ہے
ایک دو مقامات پر مسئلہ وحدت الوجود کی حامل عبارات کا ترجمہ ہم کے لیے محل فتنہ سمجھ کر
نہیں کیا گیا۔

جہاں کہیں کسی مسئلہ کی وضاحت کے لیئے ضرورت محسوس ہوئی ہے حاشیہ میں اس
کی وضاحت کر دی گئی ہے اور کتاب کا نام "تذکرہ سلیمانی" رکھا ہے۔ ابتدا میں حضرت
خواجہ کی مختصر سوانح بھی لکھ دی گئی ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ عاجز راقم اپنی کوششوں میں
کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ البتہ اپنی بصیرت کی خدمت میں آخر گزارش ضرور ہے کہ
جو کوتاہیاں ان کو اس ترجمہ میں نظر آئیں، ان سے عاجز کو مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ان کا
تدارک ہو جائے۔

آخر میں اپنے مشفق و مہربان دوست مولانا عبدالمغنی صاحب ایم۔ اے سابق
صدر شعبہ اردو فارسی راجستھان یونیورسٹی حال مقیم کراچی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری
سمجھتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کے بعض مشکل مقامات کے حل کرنے میں مدد دی
اور اپنے مفید مشوروں سے راقم کو مستفید فرمایا۔

ترتیب ۱۳۸۰ھ
مطابق
جنوری ۱۹۶۱ء

محمد حسین الٰہی
خانقاہ چشتیہ سلیمانیہ۔ تلہ شریف۔ ضلع جہلم

مختصر حالات حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز

سلطان التارکین برہان العاشقین خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ تیرھویں صدی کے چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے نہایت عظیم الشان اور ہر دل عزیز بزرگ تھے آج بھی ہندو پاکستان کے سینکڑوں مشائخ آپ کو اپنا روحانی مورث اعلیٰ اور لاکھوں مسلمان آپ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنا پیر و پیشوا تسلیم کرتے ہیں آپ کی ذات گرامی سے بیشمار انسانوں نے روحانی و باطنی فیض حاصل کیا۔ لاکھوں کو کلمہ نصیب ہوا ہزاروں کی زندگیاں آپ کی صحبت کی برکت سے بدل گئیں ہزاروں انسانوں کو عشق الٰہی اور معرفت حق کی چاشنی معلوم ہوئی اور تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے متواتر سات سو سال تک مسند ارشاد پر بیٹھ کر تعلیم و تلقین کا جو جھنڈا بلند کیا اس کے اثر سے ہندو پاکستان کا گوشہ گوشہ نور اسلام سے منور ہو گیا بلکہ ہندوستان سے باہر افغانستان، ایران اور عرب تک آپ کا فیض پہنچا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ولادت و خاندان آپ ۱۱۸۴ھ مطابق ۱۷۷۰ء میں کوہستان گرگوجی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی زکریا تھا جو کہ افغانوں کے بنو تبیلہ کے سردار تھے اور صاحب علم و فضل تھے نسب نامہ اس طرح ہے۔ زکریا بن عبدالوہاب بن عمر بن خان محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

تعلیم

بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ سعادت مند والدہ نے اقبال مند بیٹے کی تعلیم کا اہتمام کیا اور قرآن مجید حفظ کرنے کے لیے ملا یوسف جعفر کے سپرد کیا۔ پہلے پندرہ سپارے ان سے پڑھے۔ باقی کلام مجید اپنے ہم قوم حاجی صاحب کی خدمت میں یاد کیا۔ چند رسالے فارسی کے بھی انہی سے پڑھے۔ پھر میاں حسن علی[1] کے پاس تونسہ میں آکر پڑھنا شروع کیا۔ فارسی نظم و نثر کی کتابیں ان سے پڑھیں۔ اور پھر میاں ولی محمد صاحب کی خدمت میں لانگھ چلے گئے۔ یہ مقام تونسہ سے پانچ کوس مشرق کی جانب دریائے سندھ کے کنارے واقع تھا۔ اس کے بعد آپ کوٹ مٹھن چلے گئے اس وقت کوٹ مٹھن میں حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہارویؒ کے خلیفہ قاضی محمد عاقل صاحبؒ اور ان کے صاحب زادے قاضی احمد علی صاحب نے ایک مدرسہ عالیہ کو رکھا تھا۔ جہاں علوم دینیہ کی انتہائی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہاں آپ نے منطق و فقہ کی کتابیں پڑھیں[2] تصوف کی بعض کتابیں کتاب اللطائف، نفحات الانس، شرح کاملہ، فصوص الحکم علیٰ اپنے شیخ قبلہ عالم سے پڑھیں۔

بیعت و سلسلۂ طریقت

آپ کا سلسلۂ طریقت قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ اور فخر الاولین والآخرین حضرت خواجہ مولانا فخر الدین دہلویؒ کے واسطے سے سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ تک اور آخر میں حضرت سرور عالم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

---

[1] خاتمہ الجمہرین ورق ۲ صفحہ ۱ سطر ۱۰۔ [2] خاتمہ سلیمانی

پندرہ سولہ برس کی عمر میں جبکہ آپ کوٹ مٹھن میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، آپ نے ایک دن سنا کہ اوچ کے مقام پر قبلہ عالم حضرت مہارویؒ تشریف لائے ہیں۔ اس زمانہ میں آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بہت شوق تھا چنانچہ قبلہ عالمؒ سے سماع کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لیے اوچ روانہ ہو گئے۔ حضرت قبلہ عالمؒ کی خدمت میں پہنچے تو دنیا ہی بدل گئی۔ تین روز وہاں رہے لیکن حضرت سے بات کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ قبلہ عالمؒ بھی تاڑ گئے اور حضرت قاضی صاحبؒ سے آپ کے متعلق پوچھا۔ جب قاضی صاحب نے بتایا کہ یہ فقیر امر معروف کے ارادہ سے یہاں آیا ہے تو فرمایا:

آمدے بسیار بلند بخت و وسیع نہضت بنظر مے آید (منتخب المناقب)

آخری روز جب رخصتی کا سلام کرنے قبلہ عالمؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبلہ عالمؒ نے آگے بڑھ کر ہاتھ پکڑ لیے اور حضرت سید جلال الدین بخاری کے مزار کے رستے لے جا کر آپ کو بیعت کر لیا۔

تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا فخر الدین اورنگ آبادی قدس سرہٗ نے اپنے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ کو فرمایا تھا کہ کوہستان سلیمان کی بلند چوٹیوں پر ایک شہباز بلند پرواز ہے اگر اسے مقید کر کے سدھا دیا جائے تو اس کی پرواز سدرۃ المنتہیٰ تک ہو گی اور فرمایا کہ کوہستان سلیمان کا ایک سلیمان ملک سلیمان کا وارث ہو گا۔ جاؤ اور گوہر مقصود کو ہاتھ میں لاؤ۔ چنانچہ ہر سال قبلہ عالمؒ اس شہباز کی تلاش میں اوچ اور کوٹ مٹھن کی طرف آتے۔ اشکارہ کر دام میں لانے کے بعد پھر اس طرف کبھی نہیں آتے تھے[1]

---

[1] خاتم سلیمانی و مناقب و المجد بین۔

چھ سال تک خواجہ ترنسوی قبلۂ عالم سے باطنی استفادہ کرتے رہے۔ قبلۂ عالم نے بھی بیش از بیش ترجمات آپ پر مبذول رکھیں اور تھوڑے عرصہ میں تمام روحانی منازل طے کرا کر بائیس سال کی عمر میں اجازت و خلافت سے سرفراز فرما کر مسند ارشاد پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ حضرت قبلۂ عالم اپنی توجہ اور تربیت کے دوران میں فرماتے :-

ایں طفلک درویانست کردن و	اس لڑکے نے روحانی اسرار اور نعمت الٰہی
گرفتن چیزے ازما مایۂ تعجب و حیران	کے حاصل کرنے میں ہم کو متعجب و حیران
گردانیدہ، حق تعالیٰ ایں را چہ وسیع و پُر	کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کس قدر
حوصلہ فرمودہ کہ ہر چیز بگیرد و استعداد و قابلیت	وسیع حوصلہ بنایا ہے کہ جو کچھ حاصل کرتا
فوق آں داشتہ باشد[1]	ہے اس کی استعداد و قابلیت اس سے
	کئی درجہ بڑھ کر ہوتی ہے۔

مسند ارشاد و تلقین پر جلوہ افروزی

حضرت قبلۂ عالم کی وفات کے بعد قبلۂ عالم کے حکم کے مطابق آپ ترنسہ شریف میں آکر مقیم ہو گئے۔ سب سے پہلے آپ سے شیخ جمال الدین چشتی اور خلیفہ اعظم مولانا محمد باراں صاحب نے بیعت کی۔ رفتہ رفتہ خوشبو نے ولایت پھیلا و لوگ حلقہ بگوش ہونے شروع ہوئے اور بیعت کا سلسلہ اتنا وسیع ہوا کہ اسلامی دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہ رہا جہاں آپ کے مُریدین یا خلفاء موجود نہ ہوں۔ تقریباً پچانوے سال تک آپ نے سجادۂ مشیخت پر بیٹھ کر ظاہری و باطنی علوم کے دریا بہائے۔ ترنسہ کو آپ نے ایک دارالعلوم بنا

[1] سیرۃ سلیمان بحوالہ منتخب المناقب

دیا۔ سینکڑوں علماء دور دراز مقامات سے آکر یہاں مقیم ہو گئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں علماء آپ سے روحانی فیض حاصل کر کے اسلامی دنیا میں پھیل گئے اور تبلیغ و اشاعت دین کرتے رہے۔ ارباب سیر لکھتے ہیں کہ مدرسہ میں پڑھانے کے واسطے مستقل طور پر پچاس پچاس جید علماء مقیم رہتے[1] اور علوم دینیہ کی انتہائی تعلیم دی جاتی۔ آپ خود بھی تصوف کی کتابوں کا درس دیتے۔ جیسے احیاء العلوم للغزالی، تفرحات مکیہ فصوص الحکم وغیرہ آپ اپنے خاص خاص خلفاء کو قاعدہ پڑھاتے سو دو سو ہر وقت طلب علم صبح شام آپ کے لنگر سے پیٹ بھرتے۔ علاوہ ازیں اڑھائی ہزار مساکین کو آپ کے لنگر سے صبح شام کھانا ملتا[2]۔ اگرچہ آپ کے ہم عصر مشائخ کے لنگر بھی بہت وسیع تھے، جیسا کہ دہلی میں حضرت شاہ غلام علی کے خانقاہ میں پانچ پانچ سو فقیر مقیم رہتے تھے[3]۔ اور پنجاب میں شاہ امام علی سکانزی اور حضرت قاضی محمد عاقل چشتی کی خانقاہوں میں تھے لیکن جو بات ترنسہ میں نظر آتی ہے وہ کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ آپ کے لنگر کو چلانے کے لیئے پورا ایک محکمہ تھا اور اس میں ضرورت کی ہر شے موجود رہتی تھی۔ حجام، لوہار، سوچی، آب کش، طبیب، منشی وغیرہ باقاعدہ ماہانہ تنخواہ پاتے تھے، درویشوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف اور احتیاج باقی نہ رہی تھی۔ لکھتے ہیں کہ طلباء اور اساتذہ کی دوائیوں کا خرچ ایک ماہ میں اس زمانہ میں پانچ سو یا سات سو روپیہ تک منشی نے اطلاع دی تو آپ کو سخت غصہ آیا اور فرمایا کہ اگر پانچ ہزار بھی دوا پر خرچ ہوتے تو مجھے اطلاع نہ کی جائے کیا

[1] تاریخ مشائخ چشت۔ [2] سیرۃ سلیمان۔ [3] آثار الصنادید مصنفہ سر سید احمد خاں۔
[4] تاریخ مشائخ چشت بحوالہ عالم سلیمانی و سیرت سلیمان۔

درویشوں کی جان کے مقابلہ میں دو پیسے کی کچھ حقیقت ہے۔ ہر درویش کو تین پاؤ پختہ روٹی ملا کرتی تھی، چھ مہینے کے بعد کپڑے اور جوتیاں، علاوہ ازیں ایک سیر تیل اور کچھ گھی ملتا۔ علماء کو ایک سیر پختہ روزینہ اسپر بھر گھی ماہانہ اور ایک سیر تیل ملتا، لباس چھ ماہ کے بعد ملتا اس کے ساتھ ایک لنگی اور ایک گودڑ بھی ملتا ہے۔

مکارم اخلاق آپ کے مکارم اخلاق کی پوری تصویر پیش کرنے کے لیے ایک دفتر درکار ہے، یہ مجموعہ ملفوظات بھی آپ کے اخلاق ہی کی تفسیر تشریح ہے۔ آپ کے واقعات، صبر و توکل علی اللہ، جود و سخا، مسکین نوازی و غریب پروری، قناعت و ایثار، عفو و صبر و تحمل، تسلیم و رضا، غیرت و حمیت دینی، اتباع سنت، استغناء و بے چشمی، استغراق و محویت، دنیا سے بے تعلقی اور تبلیغ و ترویج دین سے متعلق واقعات کی تفصیل میں بے شمار تذکرے اور تاریخیں لکھی جا چکی ہیں، یہاں تفصیلاً کچھ لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ سب سے اعلیٰ صفات میں سے جود و سخا اور مسکین پروری کی صفت آپ میں بہت بڑھی ہوئی تھی، چنانچہ آپ کا وصال ہوا تو علماء نے آپ کی غربا نوازی فطرت کے لحاظ سے آپ کی وفات کا مادہ تاریخ بھی "غربا نواز" سے نکالا۔[1]

آپ کے کشف و کرامات کے بے شمار واقعات حد تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں اولیاء متقدمین میں بھی سوائے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے اور کہیں نظیر نہیں ملتی۔

مقبولیت آپ کی مقبولیت عنداللہ و عندالناس کی وضاحت کے لیے صرف ایک

---

[1] تاریخ مشائخ چشت ۔ [2] سیرت سلیمان ۔

واقعہ لکھ دینا کافی ہوگا۔ جو تمام تذکروں، مناقب المحبوبین، منتخب المناقب، خاتم سلیمانی اور سیرت سلیمان میں بالتفصیل درج ہے، اور مولانا محمد حسین پشاوری نے اس واقعہ کو منظوم بھی کیا ہے۔ یہ نظم مناقب المحبوبین میں درج ہے، وہ واقعہ اس طرح ہے، کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۶۷ھ کو آپ اپنے حجرہ میں محو عبادت تھے کہ یکایک تونسہ مقدسہ کیا مخلوق خدا کا ایک ابوہ کثیر جمع ہو گیا، تونسہ سے باہر تو دور دور تک ریگستان اور تونسہ کی گلی کوچے لوگوں سے بھر گئے۔ لوگ دیوانہ وار جوش میں ایک دوسرے پر گرے جاتے تھے دریافت کرنے پر لوگوں نے بتایا کہ کل شام جو شخص جہاں تھا۔ اس نے ایک آواز سنی کہ جو شخص کل ۱۲ ربیع الاول کو خواجہ تونسوی کی زیارت سے مشرف ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ چنانچہ لوگ ۲۰۰ میل کی مسافت طے کر کے حاضر آستان ہوئے، جوق در جوق ایک دروازے سے آتے اور زیارت کر کے دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔ آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا "اعتقادکم ینفعکم" تمہارا اعتقاد تمہیں نفع دیتا ہے، بعد حرم سرا میں تشریف لے گئے تو عورتوں نے زیارت کی۔

مقبولیت عنداللہ کے متعلق مصنف سیرت سلیمان لکھتے ہیں کہ میرے جد امجد حاجی محمد خان کاتب کو شاہ محمد باقر چشتی نے پاک پٹن میں فرمایا تھا کہ تمہارے شیخ قطبی اور غوثی کے مراتب طے کر کے محبوبی کے درجہ کو پہنچ چکے ہیں۔ اسی طرح مناقب المحبوبین میں لکھا ہے کہ مولوی دیدار بخش پاک پٹنی نے ایک دفعہ جرأت کر کے پوچھا کہ حضرت اس وقت قطب مدار یعنی غوث کون ہے؟ تو فرمایا تو نہیں دیکھتا۔ یعنی اپنی ذات کی طرف اشارہ فرمایا۔ مؤلف مناقب نے جانکے ایک مجذوب کے چند کلمات حضرت خواجہ کے متعلق نقل کیے ہیں۔ اس نے ایک شخص حاجی عبداللہ کو کہا، "این شیخ شما؟"

انہوں نے کہا "فی بلاد المکتاب"۔ کہنے لگا "ہاں ہاں سلیمان" پھر کہنے لگا "ھوشیخ ھوشیخا ھو شیخ المغرب والمشرق ولی اللہ کثیر الاخلیفۃ اللہ ولمد وھو خلیفۃ اللہ"۔

آپ کی مقبولیت عند الناس کے متعلق سر سید احمد خاں مرحوم جو کہ آپ کے ہم عصر تھے "آثار الصنادید" میں لکھتے ہیں ان کی شہرت قامت سے قامت تک ہے۔

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی شیخ دیوبند فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی آپنے زمانہ کے آفتاب تھے۔ (بیان کردہ سید انور حسین نبیل نفیس رقم)

عام اور عوام کے علاوہ بڑے بڑے والیان ریاست اور جاگیردار بھی اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اکثر والیان ریاست کا معمول تھا کہ گدی پر بیٹھتے وقت آپ کے دست مبارک سے پگڑی بندھواتے۔ بہاول پور کے نواب صاحب، افغانستان کے شاہ شجاع اور امیر دوست محمد خاں اور پنجاب، سرحد اور افغانستان کی چھوٹی بڑی ریاستوں کے نواب کئی دفعہ آپ کی خدمت میں عقیدت و ارادت کے ساتھ حاضر ہوئے۔

آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد بے شمار شعراء نے ہندی، فارسی اور عربی میں منقبتیں اور قصائد لکھے۔ یہ سب منقبتیں اور قصائد عقیدت و ارادت کی تصاویر ہیں جن سب کو ہم بخوف طوالت یہاں نقل نہیں کر سکتے۔ صرف دو دو تین تین اشعار نذرانہ یہاں نقل کیئے جاتے ہیں۔

محمد نغزی پشاوری ایک قصیدہ میں فرماتے ہیں:۔

سلطان چار طاق و سلیمان مزراق — خان جہاں و جان و جہانبان جق مناس

نغزی اگر بلطف کمی خدمتش کند — منت نہد بجاں و بجا آورد سپاس

ایک اور قصیدہ میں نغزی کہتے ہیں:۔

قطب زمان و ماہ زمین عروۃ المتین — نور جبین و چشم یقین کعبۂ خطر

شمع ہدیٰ و دین خدا نائب نبی — کاندر جہاں نبود و نرائے جہاں مقر

تاج العلماء شاہ سلیماں کہ دائمش — می گشت خاندان بہشتی بہ گرد سر

حکیم محمد بخش اجودھنی ایک نعت میں کہتے ہیں:۔

بہ عالم جلوہ گر شد صورت اسرار رحمانی — بایں فخر و بایں نور و بایں شان سلیمانی

چناں نور جہاں آرا کہ شد اندر حرب پیدا — ہمانا در عجم آمد بکرز فتنۂ افغانی

صاحب منقبت مختاص برزوی فرماتے ہیں:۔

اے شاہ شاہان جہاں — وے آفتاب ملک جہاں

شہباز اوج لامکاں — عنقائے مغرب بے نشاں

خواجہ سلیماں دستگیر

مولوی خدا بخش بلغلانی ایک ہندی مناجات میں کہتے ہیں:۔

سنگھر تیہارو شن بھدوں اٹھا اجیرا ہن تونسوی — بہولا سہا پنجاب ہندستان اوکن دہلوی

گجرات پورب لکھنؤ چین و مچین وہانسوی — قندھار کابل بلخ تے تا لے بخارا غزنوی

مشرق کنوں مغرب تئیں ہر جا تنے پہتا و نج شعاع

حاجی نجم الدین صاحب مؤلف مناقب المحبوبین فرماتے ہیں:۔

مدد از غوث الاعظم راہی سوئے جناں شد — از ہجر او دو عالم پر شور و پر فغاں شد

ز سال انتقالش ہاتف مرا بگفتہ — محبوب ثابت حق بود اندر زمیں نہاں شد

حضرت حافظ محمد علی خیرؒ اوجی متخلص بہ مشتاق فرماتے ہیں :-

دمبدم بردہ بالائے بر نالۂ دلدادہ — شکر لب خندہ زنکینی فرما مشکشاں دررد
پیام مشتاق بہ بلبل تو سنا جائے صبا — کہ بہ کس ایجاں، وکمال سامساں دررد

حضرت مولانا محمد علی صاحب فرماتے ہیں

[illegible] — [illegible]
[illegible] — کہ بس عمر سبب ایں بیمار سرمستان [illegible]

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی فرماتے ہیں

[illegible] — [illegible]
مثال عشق عالمگیر شہ دین — [illegible]

استغراق وجذبۂ عشق

آپ پر ہمیشہ محویت کی حالت طاری رہتی تھی اور جب عشق میں کمال اور حالت بے خودی انتہا کو پہنچ جاتا کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ آپ پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی اور آپ گھنٹوں بے خود بے ہوش پڑے رہتے[1]

مولف سیرت سلیمان لکھتے ہیں کہ آپ سے علماء نے بارہا درخواست کی کہ مجلس وعظ شروع کریں تاہم جب بھی طبیعت عجز کی پہنچے تو قال اللہ وقال الرسول کا نام تو لیتے ہیں اور بعد میں لکھتے ہیں ایک دفعہ آخر رمضان میں غوث گانے کا حکم دیا جس کا ایک شعر یہ تھا۔

چو ہم پایہ ایں مجلس نیست پیشتا — ہر کچھ کیتا سائیں تیرے بیناں بیتا

---

[1] سیرت سلیمان جواہر مشائخ سلیمانی

آپ پر ایسی رقت طاری ہوتی کہ بارہا آنسو رواں ہو کر آپ کے [illegible] سے خون جاری ہو گیا، خود فرماتے ہیں کہ [illegible] آپ پر عشق کا [illegible] کہ ظاہر سے تمام رگ ریشہ [illegible] آپ عشق کی آگ غالب ہوتی تو [illegible] کے وہ کپڑے آپ [illegible] پر اتنا [illegible] سے فرماتے تھے :-

ہر گوں پاڑ ڈور کر گلاں کر ہیں رلا

[illegible]

عشق سے ملاقات میں پہلے [illegible] اور اشعار کی مجموعی تک [illegible] ہوئی، ہر جگہ یاں ہمدردی نے پہلے حضرت عشق یا سبحہ رباہ العشق [illegible] عشق کو مخاطب کر کے آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے :-

مرحبا عشقا یا خوش آمدی — دردہ جانکن کردلکش آمدی
آمدی و بردی ہا سبز قدم — خانہ آدم ہمہ خانہ خرم

بعض لوگوں کو محسوس عشق سے پہلے [illegible] محبت کی محبت اللہ[1]

اتباع سنت

آپ کو تمام عمر اتباع سنت کا بہت خیال رہا اور عادت [illegible] معاملات میں سے کبھی کوئی فعل خلاف سنت نہیں کیا [illegible]

---

[1] سیرت سلیمان ۱۲

[illegible] میں کبھی نماز دیر سے یا آخر وقت میں نہیں پڑھی۔ اسی طرح تمام عمر میں کوئی نماز بغیر
جماعت کے نہیں پڑھی۔ اتفاق و محویت اور عشق بھی اس سنتی سے [illegible] کبھی
[illegible] خلاف شریعت امر سے نہیں نکلا۔ آپ فرماتے تھے کہ [illegible] اسلئے کہ میں سنی ہوں
[illegible] سنتوں پر عمل کرتا ہے کہ اس شخص کو میں [illegible] سمجھتا ہوں [illegible]
[illegible] کبھی فعل بھی خلاف شریعت ہو تو وہ [illegible] چیز نہیں [illegible] آپ نے
[illegible] سے [illegible] قرآن مجید پڑھا [illegible] پھر چند [illegible] اور [illegible] پڑھے
[illegible] مولانا [illegible] سے [illegible] پھر کچھ [illegible] تو [illegible] سے عرض کیا
[illegible] آپ کو [illegible] سنتوں [illegible] سے [illegible]
[illegible] کہ آپ سے [illegible] [illegible]

شمائل و لباس

[illegible] تھا۔ [illegible] ضرورت سے [illegible] تھی [illegible]
[illegible] پرگزشت [illegible] [illegible] پیشانی [illegible] [illegible]
[illegible] نہیں تھے۔ [illegible] خوب صورت پلکیں [illegible] [illegible]
[illegible] گھنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] مناقب سلیمانی و تاریخ [illegible] ۱۲۔

[illegible] سے [illegible] پر [illegible] ٹوپی پہنتے جو [illegible] صورت کئی [illegible] اونچی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

عمر مبارک ۷۲ سال ہوئی۔ جمعہ شب مجرہ مبارک میں مدفون ہوئے ۔ سب صاحب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خلفاء [illegible] سے [illegible] کی قطع [illegible] خلف

[illegible] صاحبزادے علامہ [illegible] صاحب [illegible] عشق [illegible]

[illegible] سلسلہ کی علمی [illegible] کرکے [illegible] خلفاء کے

فرمایا جن کی تفصیل مختلف تذکروں سے معلوم ہوسکتی ہے یہاں چند مشہور خلفاء

اسماء گرامی درج کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ حضرت خواجہ عطاء بخش فوقوی = آپ کے پوتے دریا شاہ تھے۔ مولا

مفتی حق خیرآبادی کا شمار علی حاضرین

کے جلسہ تعزیت میں شامل تھا

۲ صاحبزادہ غلام نصیر [illegible] صاحب، حضرت مولانا [illegible]

قدس سرہ کے پوتے تھے۔ بہادر شاہ ظفر کو

ان سے عقیدت تھی۔

۳ خلیفہ [illegible] صاحب کلاچوی = سب سے پہلے انہی کو خلافت ملی۔

۴ صاحب زادہ نور بخش صاحب نبیرہ قبلہ عالم بہادر شاہ

۵ حضرت حافظ سید محمد علی صاحب خیرآبادی = علامہ زماں مولانا فضل حق خیرآبادی

نے ان سے تصوف کا درس لیا تھا

مناقب [illegible] حضرت حافظ صاحب

کے ایک نامور خلیفہ مولانا احسن مرہان تھے

جنہوں نے [illegible] کاکس میں چشتیہ سلسلہ کی

[illegible] اشاعت کی

۶ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مکھلاوی = بڑے جید عالم اور بڑے

پائے کے بزرگ تھے۔

۷ حضرت حاجی نجم الدین صاحب مصنف مناقب محبوبین = آپ کے بیشمار

خلفاء تھے جنہوں نے راجپوتانہ کے بہت

سے مقامات پر خانقاہیں قائم کیں۔ خانقاہ

مولانا حکیم سید محمد حسن مرحوم بہت بڑے

عالم اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔

۸ حضرت مولانا فیض بخش لکھنوی = بیکانیر کے علاقہ میں سلسلہ کی اشاعت کی۔

آپ کے جانشین مولانا حافظ ناصر الدین

تھے لیکن حالات اب کچھ مختلف ہو
گئے ہیں

۹ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی
۱۰ سید حسن عسکری
۱۱ مولانا محمد حیات
۱۲ مولانا حکیم فتح الدین صاحب لکھنوی
۱۳ شیخ احمد عزیز
۱۴ سپاہستان شاہ کابل
۱۵ میاں نظام الدین صاحب ساکن مہنی
۱۶ پیر محمد فاضل شاہ سان گڑھی شریف

ان خلفاء میں سے حضرت احمد سیروی اور حضرت محمد صادق مشہور بزرگ
ہوئے ہیں

اولاد و جانشین

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی کے دو فرزند تھے، خواجہ گل
و خواجہ درویش محمد۔ دونوں حضرت حق کی یاد میں

ہے تھے اس لیے آپ سے بعد آپ کے پوتے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی
سجادہ نشین ہوئے خواجہ شمس الدین کو تصوف سے بہت شوق تھا۔ تونسہ شریف میں اس وقت تک
سلسلہ چشتیہ صابریہ کے دو ہی مرکز تھے ایک تونسہ شریف اور دوسرا کوٹ مٹھن۔ کوٹ مٹھن
کے بزرگ خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر کے خلیفہ تھے۔ تونسہ شریف کے بزرگ
خواجہ نور محمد مہاروی کے خلیفہ تھے۔ خواجہ نور محمد مہاروی کے خلیفہ خواجہ
شمس الدین سیالوی تھے۔ آپ کی ولادت ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء کو ہوئی۔ آپ نے
[illegible] سے پڑھا۔ [illegible] سے بیعت ہوئے۔ [illegible]
[illegible] سے خلافت پائی۔ [illegible] سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے
[illegible] سجادہ نشین ہیں۔

حضرت خواجہ شمس الدین کے صاحبزادے شیخ المشائخ حضرت
خواجہ نظام الدین صاحب مدظلہ العالی ہوئے جو آج کل سجادہ نشین ہیں۔ وہ شیخ
المشائخ کی روایات کو برقرار رکھے ہوئے ہیں غریب پروری اور ہمدردی میں اپنی مثال آپ
ہیں۔ علاقہ کے خلاف جتنے جلسے ہوئے ہیں ایک تخت پر آپ سرپرستی فرماتے ہیں
شیخ دین کی خدمت میں کوشاں رہتے ہیں

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ

ترجمہ

نافع السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

سبب تالیف

حضرت داتا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ
اگر مرید اپنے شیخ کا صرف ایک ملفوظ لکھے تو حق تعالیٰ ہزار
سال کی عبادت کا ثواب اس سے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور آخرت میں اس کو اعلیٰ علیین
میں مقام نصیب ہو اسی طرح اسرار الاولیاء میں آیا ہے کہ اگر مرید جو کچھ پیر سے
سنے اسے لکھ لے تاکہ دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں تو ہر حرف کے بدلہ
میں ایک سال کی بندگی کا ثواب اسے دیا جاتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں درج کیا جاتا
ہے اور مرنے کے بعد اسے اعلیٰ علیین میں جگہ ملتی ہے اور حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا ہے کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے فرمایا کہ جب کوئی مرید اپنے پیر کے ارشادات کو پوری توجہ سے سنتا ہے اور پھر ان پر عمل کرتا ہے تو اس کے شعور بالذات کو فنا کر دیا جاتا ہے۔

اس مضمون میں نے یہ چند ملفوظ لکھے ہیں تاکہ حق تعالیٰ اس گنہگار اور پُرتقصیر بندہ کو حضرت خواجہ خواجگان خواجہ پیر چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے فضل و پناہ اور اپنی محبت اور حبیب [illegible] کے طفیل بخش دیں۔ آمین یا رب العالمین!

ایک دفعہ حضرت [illegible] سے دریافت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب مقبول کیا اس پر حضرت قبلہ قدس [illegible] کہ جب [illegible] تحت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور دنیا کا چھوڑنا تمام نیکیوں کا سر ہے۔ اس سے مطابق ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے [illegible] کہ مرغ بیچنے والے سے فرمایا کہ مرغ میں گوشت ہونا چاہیئے دوسرے تو زندہ ہوں یا مردہ ہوں جھوٹا شعور ہا کام ہے آنا۔ ایک دن مریدوں سے پوچھا کہ اے عزیزو تم اور سے [illegible] کا کیا مطلب ہے انہوں نے فرمایا کہ گوشت سے مراد ترک دنیا ہے اور شعور جو کہ [illegible] اور ہوس سے بناتے ہیں اس کو شعور مجازی یعنی جھوٹا شعور کہا جاتا ہے۔ جب سالک سے دل سے دنیا کو نکال دیا پھر اس کو مرنا زندہ کافی ہے دوسرے خیال نہ چاہے ہوں یا نہ ہوں حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ جب حق جل وعلیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور کہا آیا میں تمہارا رب اور معبود ہوں تو ساری مخلوق نے اقرار کیا

[illegible] معبود [illegible] تو ہمارا معبود ہے لیکن دنیا نے حق تعالیٰ کا مقابلہ کیا اور کہا کہ [illegible] تو ہے اور میں ہوں۔ اس پر شیخ فرید الدین عطار [illegible] کا یہ شعر بیان فرمایا ؎

مقبل ای مرد سے او شاہ زمین خدمت عاقل
پشت پا زد بہ کرد و دشمن سر جاہل

[illegible] فرمایا کہ [illegible] ہیں۔ ایک [illegible] بارہ [illegible] ہیں ایک راستہ کا واقف ہوتا ہے دوسرے [illegible] چنانچہ [illegible] حضرت قبلہ [illegible] کے [illegible] کچھ سنگھوڑے [illegible] علماء اور [illegible] کو [illegible] کچھ سنگھوڑے [illegible] حضرت [illegible] اس سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ کل رات [illegible] کی وجہ سے میں [illegible] اس کو پیسے دیئے تو مجھے [illegible] حاصل ہوئی پھر یہ حدیث مبارک بیان فرمائی [illegible] خلاف [illegible] رہے اور [illegible] پہننے رہے تھے ہیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص [illegible] پاس آیا اور اس نے مجھے بتلایا کہ میں ایک عجیب تماشا دیکھ کے آتا ہوں۔ اس نے بیان کیا کہ چین میں شہر سنگرو نامی میں ایک معلم کے پاس قرآن مجید پڑھا کرتا تھا ایک [illegible] شخص مر گیا اور اس کا بیان مسلوب ہو گیا اس کی عورت نے منادی کرائی کہ جو کوئی [illegible] شوہر کو بیان دے گا میں اس کے بدلہ میں ایک ہزار دینار دوں گی چنانچہ ایک [illegible] بیان بیچنے کے لیئے آیا میں بھی یہ تماشہ دیکھنے کے لئے وہاں گیا۔ اس آدمی سے

پڑھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی شخص دو ہرن قید کر کے لایا۔ میں نے دیکھا کہ اسی وقت
کا سب سیدھا ہو گیا اور ذبح اور مردہ کا سر روشن ہو گیا۔ الحمد للہ علی

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کی مشہور لڑائی جس میں
ان کی فوج نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور بنی حنیفہ کو شکست دی اور
ہمیشہ کے لئے ان کا زور توڑ دیا۔

کی زیارت کو گئے۔ شیخ [illegible] کی
کہتے ہیں کہ بعد سے [illegible] شیخ [illegible]
چند روز تک وہیں مقیم رہے۔ چونکہ [illegible] شیخ حماد [illegible]
مستعین باللہ نجایا۔ حضرت [illegible] نے اس کو سنا تو رو پڑے۔ اس کے [illegible]
دنیادار لوگ اس شخص کو لائق کہتے ہیں جو بہت فریب دینے والا ہو لیکن اللہ
اس شخص کو لائق کہتے ہیں جو ہر چیز سے اپنے ہاتھ جھاڑ کر خدا کی یاد میں مشغول
ہو گیا ہو۔

ہر مشغولی ہمہ گولی است ۔۔۔ ترک گولی ہمہ مشغولیت

ادبیار ۔ کار عقلی است ۔۔۔ جاہلاں را کاریہ است

یہ بھی فرمایا کہ [illegible] کرنا جنس باہم جنس پرواز

[illegible] نے فرمایا ہے کہ [illegible] مقامات
سے مردوں کو عورتوں کے واسطے ہیں اور پاک مرد پاکیزہ عورتوں کے واسطے ہیں

حضرت قبلہ قدس سرہ کی مجلس میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مرد کی عمل [illegible]
[illegible] محمد پر ہاتھ مارتا ہے۔ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کا [illegible]
[illegible] یہ ہی حالت ہوتی تھی۔ [illegible] قصہ کا نام لیا کرتے تھے جس میں یہ لکھا ہے کہ
[illegible] کے ہاں [illegible] ہے۔ چنانچہ [illegible] میں مذکور ہے۔ حضرت
[illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] کے قصہ سے عہدہ کے
[illegible] حبیب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] تو [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] بھی فرمایا کہ [illegible]
[illegible] ہمیشہ سہل کی امارت کرنا [illegible] ہاں اگر کوئی شخص [illegible]
[illegible] جوانوں میں عزت [illegible] حدیث
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مخدوم ہے۔

ایک [illegible] شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے بیٹے کو قرآن
مجید پڑھاتا ہوں۔ حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ [illegible] کتابیں پڑھو۔
[illegible] جب حق جل جلالہ [illegible] ملک کو دیتا ہے تو ظاہر
[illegible] پر مسلط کرتا ہے۔ اس پر دو بیت ارشاد فرمائے۔

چو حق بر کرد یاں کند حملے ۔۔۔ نہد عاصے و نیچہ لعلے

بقرعے کو بیل پسند نہ کرے ۔۔۔ وہ خسرو عالم کب کرے

یہ بھی فرمایا کہ کسی عالم یا بادشاہ کا نام لوگوں کے علم کی وجہ سے ہوتا ہے
یہ لوگ نہ رہیں تو وہ شاہ و عالم مسلم کیا جاتا ہے ۔ اور کہ بڑے عمل کرتے ہیں تو
ظاہر مسلم ہو جاتا ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرمائی ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
اعمال ہی تھا [illegible]

یہ فرمایا [illegible] جب کہ مسلمانوں نے نئی بدعتیں قائم کیں اور اسلام کی مخالفت اور
ڈبانے سے جل تعالیٰ نے علماء دین کو ان پر مسلط کر دیا ہے ۔ اور سے مسلمانوں کی مخالفت یا ان
کو جب بھی [illegible] سے [illegible] مدد علیہ [illegible]
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] سے [illegible]
نے فرمایا ۔ کہ میری امت نے یہ بری چیز [illegible] سے [illegible] پیدا کی ہے
مسلط کر دیا ہے

ایک روز مولوی علام حیدر نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب نواز جب
میں نے شہر دہلی میں سکونت اختیار کی تو ملک قطعۂ یمین میں ماجرہ کاشت کیا لیکن وہ بھی خشک
ہو گیا ۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ تمام دنیا میں [illegible] ڈھونڈھے اور تھے خلوص سے
اوی حرم شام میں چلا جائے یا رام میں ماجرہ اس کی قسمت میں ہے اس میں کمی بیشی نہ ہو گی
جو کچھ حق تعالیٰ نے رزق میں اس کے لیے مقدر فرما دیا ہے جہاں جائے گا اسے پہنچ جائے گا

ایک روز حضرت قبلہ قدس سرہ سے [illegible] سے کوچہ [illegible]

[illegible] پیدا ہوا بعد [illegible] کے بڑے بھائی نے اس سے چھین لیا اور وہ رونے لگا حضرت
[illegible] فرمایا ۔ کہ دنیا کی کشمکش اور سخت لوگوں کو حرب رسانے والی چیز ہے ۔ اس کے مناسبت
[illegible] حکایت بیان فرمائی کہ لوگوں سے سنا ہے کہ ایک چور نے اپنے بل میں کچھ
روپے جمع کیے تھے ایک روز [illegible] روپوں کو بل سے باہر رکھ کر خود کسی وجہ سے بل میں
چلا گیا ۔ اتنے شخص وہاں سے گزرا اور اس نے وہ روپے اٹھا لیے جب چور بل سے باہر آیا
اس نے وہ روپے وہاں نہ پائے تو نہایت حیران و پریشان ہوا اور اسی عمر میں [illegible] پاگل
بن کر رہ گیا ۔

پھر [illegible] بیل [illegible] اور [illegible] سے اور [illegible] ہے ۔ حضرت
[illegible] [illegible] کام میں لگ جائے تو [illegible] ہو جائے گا ۔ [illegible] کے مناسب ایک
[illegible] بیان فرمائی ۔ [illegible] محمد خاں بادشاہ ہی [illegible] فرمایا کرتی تھا جو کچھ پچھلی رات کو
[illegible] درجہ [illegible] تھا جب [illegible] کی وزارت کا کام اس کے سپرد ہوا تو تین ماہ رمضان
[illegible] [illegible] کہنے [illegible] شراب خوری کرتا تھا [illegible]
[illegible] یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص کچھ [illegible] میں صاحب اور محمد نامی آدمی
[illegible] کے مریدوں میں سے تھا ۔ اور [illegible] آتی تھا چنانچہ ایک دن میں نے اس
کو ایک غار میں بیٹھے ہوئے دیکھا اس سے ملاقات کی اور کہا تم کتنے دنوں سے یہاں
بیٹھے ہوئے ہو ۔ کہا کہ تین روز سے ۔ میں اور کچھ کھانا پینا نہیں ہے ۔ چنانچہ میرے پاس [illegible]
[illegible] [illegible] تھی اس کو [illegible] اور دیکھا تو [illegible] کے [illegible] اس کے بعد شخص
[illegible] قوم میں [illegible] جو [illegible] کرنے میں مشہور رہے اور ان کا بھتیجا [illegible] نامی [illegible] سے
[illegible] ہیں ۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پھر [illegible] بیان فرمائی [illegible]

بیت: صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند

بیت: ہم ثیں پاسی باش تا محو خطا یابی وہم باشی فنا

حکایت: جبکہ سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ صاحب ولایت تراس کے ساتھ اور بھی بہت سے آدمی جمع ہو گئے تھے، چنانچہ چلنے کے بعد ان سب کے لئے کھانا کھانے کے وقت ایک جگہ پڑاؤ کیا گیا۔

مثنوی: [illegible] صحبت بد بس برادر بد کند

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس کے بعد فرمایا [illegible]

سے پاس بیٹھ کر [illegible] کھا ہو سارا دن اسی [illegible] پر اطمینان کی نظر نہ ڈالے گا جب اس نے تمام دن [illegible] چھوڑ گیا۔ اسی طرح ایک آدمی ہر وقت جس [illegible] پر مائل رہتا ہے کھا [illegible] جب مراقبہ اس کا ساتھ دوسروں کے کام آیا۔ اس کے بعد یہ [illegible]

ناگہاں بانگے برآمد خواجہ مُرد توشہ خود خورد و ما را ناخورده گرد

کچھ دیر چلی تو بعض لوگ بیمار ہو گئے بہت رہتے ہیں حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہمارے علاقہ میں یہ عام بات ہے کہ کسی کے گھر جاتے ہیں جب خادم گوشت پکانے کی نیت کرتا ہے تو اس کو ذبح کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے اور فرمایا کہ اگر اس کے پاس تھوڑا سا کھانا ہو تو وہ مہمان کو دے دیتا ہے اور خود فاقہ سے گزر جاتا ہے یہ بھی فرمایا کہ [illegible]

[illegible] بہت عزیز رکھتے ہیں اور اس کی خدمت کرتے ہیں۔ بخلاف شہریوں کے کہ وہ مہمان کو [illegible] کہتے۔ اس موقعہ پر [illegible] فرمائی کہ [illegible] ہیں [illegible] ایسی [illegible] کے بیٹھنے سے [illegible] [illegible] [illegible]

کچھ بات اس بارے میں شروع ہوئی کہ جس کسی کو حق تعالیٰ و سبحانہ اللہ کی صحبت سے
ہوتا ہے کہ وہ اس کے پاس ہی ہوں تو اس کو زیارت مصیبت نہیں ہوتی، مسئلہ
بیان کی کہ میں تک وہ [illegible] حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کچھ
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

پڑھنے لگے ان کے منگ ریزے اپنے ہاتھ سے چھینک دیئے اور کہا تو عجیب
سے جب وہ واپس آئے اس کی قسمت میں ایمان نہیں تھا اس لئے
کی اور علیہ السلام جو اگر مدد اور ایمان دیا اور خود اس طرف

فرمایا جب حضرت بارہ امام قدس سرہ زیارت کو جاتے تو قوم مہاراں کے
جس سے ساتھ بیٹھے ہوئے ہوتے جب مرد دیکھتے تو کہتے کہ ہمارے
علاوہ دوسرے لوگوں کو دیکھتے ہیں پیدا کیا ہے ہیں کہ
کی قسمت میں ہمیں تھی اس سے
تبلیغ کے
جن لوگوں
ہیں

جب وہ پیش ہوئے جو لوگ ان سے تھے اور مجنوں ان سے لگا حضرت
قدس سرہ کے پاس بیٹھے یہاں تک جب اس کے مرنے کے دن آ گئے اور ملک الموت
پاس ہے تو اسے فرمایا کہ جو کچھ تو کرنے والا ہے کر لے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے
جب وہ مر چکا تو میاں عبدالرحمن جعفر یمنی نے یہ خیال کیا اور کہنے لگا یہ فقیر اس سے بڑا
پاس تھا اور مائل رہتی ہوئی تھی سے ہے اور پانچ سو تنکے تو مجید کے بھی چھوڑ کر
یہ بات حضرت قبلہ نے سنی تو ارشاد فرمایا کہ اگر اس کی قسمت میں ہوتا تو اسے اپنے پاس

اس کے بعد جب اس نے رشتہ داروں کو اس کی وفات کی خبر دی وہ پہاڑ
اس کا سارا مال و اسباب لے گئے حضرت آبدال یہ کہتے رہے کہ حق تعالیٰ ہے
فضل ما تا ہے اور اس کے بعد سے ہر وقت فتح ہی ہوتی رہی ہے اس کے
یہ حکایت بیان فرمائی شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ یک صاحب کہ اس نے
پڑھ کر اپنے اوپر دم کیے تھے اور کہا اس نے صاحب
ہو گئے اور
یا

فضل
شیخ

شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فضل فرمایا دوبارہ
مراتب
ہو دیئے کے متعلق

درسے کل ہاے تو علام الغیوب — مقام زیا مکنش اندرنوب
یا رب اعفو ستا رہ الذنوب — ربہنگ مکن را اہل سب
رگی دہ یم اسے شیر آفریں — شہر و گمار ہا اور کمیں

نیز فرمایا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر کے با
سے بعد جب حق تعالیٰ نے فضل فرمایا تو مصر کے بادشاہ بنا دیئے گئے اسی طرح حضرت
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدت تک بھٹی جھونکتے رہے اور حق تعالیٰ
ت اور فضل کے امیدوار رہے پھر حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو بادشاہی عطا

ایک دفعہ وبائی ہیضہ پھیلا ہوا تھا۔ والی مکہ کے زمانہ میں حسب الحکم حضرت
قبلہ عالم قدس سرہ کی ریاست سے بچنے اپنے گھر سے روانہ ہوئے جو کہ پہاڑ میں واقع
اور راستہ کا سفر کرنا ہے تو سوائے اس کا کوئی چارہ نہیں کہ اس میں سفر
حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت
ہمارے ساتھ میاں مخدوم محمد اور میاں علیشیر
پاؤں سے دل سے
ایک قسم کا طعام تیار کر دیا گیا انہوں نے کھایا۔ دوسرے مخدوم رشید میں پہنچے
اور مسافرت وہاں سے پھر کھایا تیسرے روز وہاں سے روانہ ہو کر ہمارے شرف ملاقات
سے مشرف ہوئے اور قیلولہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت میں گزارا۔ نماز ظہر کے
بعد زمانہ کے سفر میں کبھی تین فاقوں اور کبھی دو دو فاقوں کے ساتھ ہم سفر میں رہے کرتے تھے

بیت:- جدائی شدن و زندگانی مسائلہ ہمان گوہمان چوں جوانی نماند

یکسر فرمایا کہ میاں علیشیر جعفر اور غلام حیدر ہمارے ساتھ تھے ایک دفعہ
پٹنہ میں گزارا ہوا۔ صرف ایک بستر ہمارے پاس تھا جس سے ہم نے بچے
کھائے جس پر ہم وہاں سے چلے صبح پوریں حوض احمد پور سے ساتھ رہے

علام کی قدمہ بوسی نصیب ہوئی قبلہ عالم قدس سرہ سے پوچھا کہ کل تم نے کیا کھایا
ہے کہ عرض کیا کہ خادم نے عرض کیا کہ مخدوم خادم بھی ہوتی ہے
شتاق ہو کر
گیا اور کھانے کی طرف چمچہ لے کر بڑھے تو فرمایا کہ
پاس رہتا تھا
کھانے کے لئے ان کو جمع کرتا تھا
ہوا اور ان کا مدرکہ ہوا
کھایا
فرمایا کہ اسی طرح حق تعالیٰ کے
ہے کہ بزرگوں کی
جو کہ اصل ہو
پہنچی بعض لوگ سمجھتے ہوئے
لیکن جس کسی کو حق
ہے وہ ایسے لوگوں کی صحبت اور ابلیس
کے کہنے سے حق تعالیٰ
صحبت سے محروم نہیں رہتا۔

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

اس بات میں ایک خصوصیت یہ فرمائی کہ نمرود مردود کی بیٹی سے جب سلام لانے کا
ہوا تو نمرود مردود اس سے
علیہ السلام
نہ لانے سے منع کیا لیکن چونکہ ایمان ثابتہ تھا ان کے نصیب میں تھا وہ
علیہ السلام پر ایمان لائی
نکاح کیا اور اس کے پیٹ سے حق تعالیٰ

نے پیغمبروں کو پیدا کیا جیسے حضرت اسحاق و یعقوب و یوسف علیٰ نبینا و علیہم السلام
مرور زمانہ میں پتا نہ چلتا کہ اس سے پہلے کل دنیا سے ایک بچہ زندہ نہ بچ سکے گا پھر
کیا اس لئے اسے سارے شہر کو ڈھا دیا یا تین گھڑیوں میں بیت دیا اور ایک
محمد خود ... لگا تار سے وہ تین گھنٹے گیا اور ... ہے لگا
... بچہ ... ان ظلموں میں سے بھی ... کہ میں نے خدا کی
... یا ... سے ... میں غرق دیا ... اس کی بیوی
... تعالیٰ ... تھیں ... حسب حال ... علیہ السلام ... دیا
... ہے ... کی علیہ السلام ... کی ... ہے
... علیہ السلام ... کی ... ہے ... پس ان
... ہے ... کی ... ہے ... کی بیوی ... ہے
... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے

ہے جب ا نے ہمارے لئے پروردگار میرے لئے ایک گھر اپنے قریب بہشت
میں بنائے دیکھے تو اور سے نجات دیتے کہتے ہیں کہ جب آسیہ علیہا السلام
دیکھیں تو عون سے کہا کہ اس کو طوبیٰ میں کہ اس میں چاہیں گی یوں حق بجانہ و تعالیٰ
نے فرشتوں سے فرمایا کہ یہ کے پاس جا کر اس کو گھر سے لیں اور اپنے پروں
اس کو لے کر اڑیں چنانچہ فرعون نے ڈوبتے وقت کلمہ پڑھا کر کے سر پر رکھیں
علیہا السلام سے حاکی فرمایا ہے حق تعالیٰ امیر گھر جنت میں بنائے دیکھے فرعون نے
عین خبیث سے نجات پائی اور اس سے فضل یعنی ثواب مجھے سے دیا ہے
اس سے اور ظالموں سے ڈوبنے سے اور اس سے ہوا کہ نجات
حق سبحانہ و تعالیٰ سے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے سے غائب
اس کا حاجت کا گھر اسے دکھا دیا گیا حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ جہاں سے
ہوتے اس کے تعلق کا اعتبار نہ کیا کچھ بھی نقصان نہ پڑا

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی میں نے پیدا نہیں کیا سب
جنوں اور آدمیوں کو مگر اپنی عبادت اور معرفت کے لئے سے

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

فرمایا کہ گھر والوں میں سے کوئی چیز ضائع ہو جائے یا بیشی میں سے کوئی چیز
جاتی رہے گھر والے کو چاہیئے کہ اس کا غم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ مصیبت
ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے

[illegible] تمام گناہوں اور مصیبتوں کو صاف
[illegible] محبت ہے جب سالک کے دل میں رجا کی محبت جاتی ہے اس کو من
[illegible] اور اس کی شاخیں بھی تازہ رہیں گی۔ حب و محبت کی جڑ خشک ہو جائے گی تو
[illegible] خشک ہو جائیں گی جب سالک کے دل سے رجا کی محبت نکل جاتی
[illegible] مصیبتوں اور آفتوں سے نجات پا لیتا ہے اور اس سے دل ہر جاتا ہے

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ [illegible] تمام [illegible]
[illegible] ہے [illegible] اس وقت سے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible] پڑھنے کے لیے چنا چڑھ [illegible] ابلیس یک حوب صورت لڑکے [illegible]
شکل میں اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور چلانے لگا کہ اس لڑکے نے [illegible]
ہے تو بدفعل کی ہے یہ سن شہر کے لوگ شہر سے باہر آ گئے۔ راہگیر شہر سے اور گھروں [illegible]
[illegible] ابلیس لعین نے اپنی خوش نمائی اور شیطنت سے وہاں [illegible]
[illegible] سے [illegible] وعظ پڑھنے لگے۔ دیکھا ہے۔

[illegible] نام سے [illegible] ابلیس سے پاس [illegible]
پوچھتا ہے [illegible] ایک [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] س

سنایا [illegible] تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں محرم کی پہلی رات کو میرے شیخ [illegible]
قدس اللہ سرہ العزیز [illegible] ہوئے اور روٹی کا ایک لقمہ تک تناول نہ فرمایا
کسی نے عرض کیا، حضرت آپ کے غذا نہ کھانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ آج
تجھ میں بھوکی جوڑی کا گذر ہے اس واسطے میں بہت سے حیوانات ہوں گے اور
ایک ایک
وقت دو دو میں آئیں گے اور یہ خوف ہوا کہ میں کھانے لگوں گا اور یہ لوگ بھوکے رہ
جائیں گے، جو لوگ کہ میرے مہمان ہوں گے ان کی صحبت خیال کریں گے اور ہمیشہ
وسلم پر درود شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔

سنایا فرمایا [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
بہت لوگوں کی بھیڑ رہنے سے [illegible]

ایک روز ایک شخص نے حضرت قبلہ کی خدمت میں گزارش کی کہ مولوی عثمان صاحب
مکھڑ ٹانک ہے پورے رہتے شیخ حکیم سے لوگوں کی تعلیم میں مشغول ہے۔ حضرت نے جواب
میں فرمایا کہ اس وقت سے خطرہ ہے کہیں بدمذہبوں کی صحبت کا اثر ان سے ہم تلمیذوں پر
نہ پڑھے۔

سنایا ایک روز حضرت نور اللہ قدس سرہ نے غلام سرور خان حاکوئی کو فرمایا کہ تم اور تمہارے
بھائی میرے ساتھ کی ملازمت کی جس کے ہر وقت اس کی صحبت میں رہتے ہو اس سے ڈرتے
رہا کرو کہ کہیں ان کی صحبت سے متاثر نہ ہو جاؤ۔ [illegible] حبیب خان ڈکوہر اور دوسرے پٹھان
میرے ساتھ کی ملازمت ترک کرکے دوبارہ حضور کی زیارت کے لیے آئے۔ اور حضور کی [illegible]

[illegible] ہوئے تو حضرت قبلہ نے ان کو فرمایا کہ [illegible] صحبت میں وہ کرامات
[illegible] حاصل کرنے سے بھوک سے مرجانا بہتر ہے۔ یوں کہ اس قسم کی صحبت میں [illegible]
[illegible] ہوتی ہے۔ مولوی محمد حیات صاحب و مولوی رحمۃ اللہ علیہم بھی خدمت میں حاضر تھے۔
[illegible] کی خدمت میں عرض کیا کہ انگریزوں سے بہت سے مسلمانوں کو دین اسلام
[illegible] کرکے بے دین بنا رہا ہے، [illegible] ان مسلمانوں نے عیسائیت کو معروف ان کی صحبت
[illegible] غلبہ کیا ہے [illegible]

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ [illegible] ہر ایک [illegible] کرے
[illegible] اپنے پیر [illegible] کے بھروسے پر رہے کہ ان کے بھائی فرمایا کرتے ایک روز قصبہ
[illegible] حضرت حافظ محمد جان صاحب کی زیارت سے مشرف ہوا اور اس لیے
[illegible] حضرت اپنے شیخ کے مرید [illegible] تاکرتے تھے بتلایا کہ اپنے شیخ کا ادب
[illegible] ہے [illegible] دولت [illegible] سے ہوں۔ اپنے شیخ سے ساتھ بے ادبی
[illegible] کا اثر ہوتی ہے۔

سنایا فرمایا [illegible] ایک [illegible] ہیں، اور حضرت حافظ محمد جان صاحب ایک جگہ اکٹھے
[illegible] ہوئے اور صبح سویرے اپنے شیخ [illegible] سے روضہ مطہرہ کی طرف
[illegible] ہو گئے لیکن میں حضرت حافظ صاحب سے پیچھے رہ گیا۔ زیارت سے مشرف ہو
[illegible] حیت پڑھی ؎

[illegible]
[illegible]

سنایا فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ حق تعالیٰ کی عبادت سے کبھی خالی نہ رہے کیونکہ

عورتوں میں رہا ہیں۔ اس تدریجی عبادت کرے گا جلدی سے منصور پہنچ جائے گا۔
لو پہنے ہار کی نماز سے لوگ اجتماع کرے گا نیز فرمایا کہ دین دو ہیں ایک حضرت نظام
کے حاصل کی ہے ہوں کے ساتھ کہا ہے اور دوسرا طلعت کی ہے جو پیدا ہے

ع ہر کس کہ دانہ دریا سفو

ویشاں زورق کہ حسب نظام الدین

فرمایا کہ ایک دفعہ میں شطرنج سے کھیلتا ہے اور کبھی
مطلع رہو ہوں کہ اس شیطان کا اس سے دل تک نہ لگتا ہے
کے بعد فرمایا شیخ صاحب نے ہمارے ساتھ ملاپ نہ کیا
باپ دادی چہرکی محبت کی تدبیر پڑھ اور دنیا کر دیں
مطلع مظہر فضل ہو رہے ہیں ہمارے

لطف و شفقت ہمہ را زیر و زبر تا نہ بندد بہ ہوسہا دل
دستگیری ہمہ را سوئے خود ست نیست یار جز او دیگر دستگیر
لطف مکشا رو زفوا میدہ لے امید دہ ہمہ را سوئے امید

حضرت قدس سرہ فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ تین چیزوں سے اپنے آپ کو دور
رکھے۔ اول قاضی بن کر حکم دینے سے۔ دوم کسی فاضل سے ملنے سے سوم کسی کی
پاس نہ رکھنے سے یہ کہ ریاضت سے پہیز ان دام پہنے مریدوں کو
آنے ہیں فرمایا کہ حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے حضرت شیخ نظام
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی تھی کہ جب مسافر اور مہمان تمہارے پاس آئیں

ں فرمایا سے جو تو خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ کہ یہ بڑی عظیم نعمت ہے، فرمایا کہ
یہ بہت بیشمار مرید ہوں گے کیا کرتا ہے۔

نیز فرمایا کہ جس وقت یہ فقیر حضرت قدوۃ العالم قدس سرہ کی خدمت میں
پہنچا تھا میں سفر قریب اس کا تھا چنانچہ ایک ماہ حضور کی خدمت میں رہا تھا اور ایک
تھا۔ اسی طرح سے حضرت چہار دہلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی
گیا تھا اور وہ بھی فرماتے تھے کہ میں
ظہر

حضرت قدس سرہ فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ تین چیزوں سے اپنے آپ کو دور
رکھے۔ اول قاضی بن کر حکم دینے سے۔ دوم کسی فاضل سے ملنے سے سوم کسی کی
پاس نہ رکھنے سے یہ کہ ریاضت سے پہیز ان دام پہنے مریدوں کو
آنے ہیں فرمایا کہ حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے حضرت شیخ نظام
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی تھی کہ جب مسافر اور مہمان تمہارے پاس آئیں

حاضر تھے۔ ایک شخص ایک تہرگی مسند پر بیٹھے کے لیے ان کے پاس یا دو اس وقت
میں مصروف تھے۔ اس شخص نے ان کے ہاتھ سے پل کو پکڑنا چاہا۔ انہوں نے کہا کہ تم
سے پل چھینتے ہو اور میں تمہارا کیا بگاڑتا ہوں۔ سرو کہا کہ ایک مسند پر بیٹھے کے لیے تم
اس سے اس لڑائی سے جس کے ساتھ بیوں کو ہلاک کر رہے تھے۔ اس شخص
مارنے شروع کیا کہ وہ دور بھاگے۔ حضرت نے مسکرا کر دیا پھر کہا کہ بیٹھ جاؤ جب
وہ سے عاجز ہو جاؤ گے تو یہیں مسند بچھا دوں گا

سنا فرمایا کہ حضرت [illegible] سرہ کی دلاویز سے ایک صاحب
[illegible]
رستے پانی بھر کر لا [illegible]
سیر فرمایا کہ [illegible]
دل رکھتے تھے [illegible]
لوگوں کی استطاعت دیکھ کر دیتے تھے چنانچہ [illegible] حضرت شیخ [illegible]
قدس سرہ کے وقت درویشوں کو تھی بھر کچھ رہنے دیتے تھے اور فرماتے تھے
شیخ محمد فخر الدین جو بادی قدس سرہ کے زمانہ میں رات دن میں پاؤ بھر کی
ایک روٹی بارہ سے لائی جاتی تھی۔ وہ بھی بھی میسر نہ ہوتی تھی۔ روزہ حق سے سالکوں
فقر و فاقہ پر صبر کرنے پر بھی امر میں کبھی فرق نہیں آنے دیا۔ حتیٰ کہ بہت سے درویش
کے دھاں سے عاجز ہو کر اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے مگر آپ نے آستانہ مبارک
پر ہی قوت کیا۔ اور حضرت قدوۃ العالم، حجۃ اللہ فی العالمین سرہ کے زمانہ میں
کبھی دو وقت روٹی دی جاتی تھی اور کبھی کچھ بھی نہ ہوتی تو اس کے دو اور اور کی عادت

[illegible] تھی۔ اور اس زمانہ میں اس طبقہ نے درویشوں کے لیے وقت
کے علاوہ کپڑے بھی اور روپیہ علیحدہ مقرر کیا ہے تاکہ ہر شخص حسب خاطر کے ساتھ
[illegible] یاد کر سکے۔

[illegible] فرمایا کہ حضرت قدوۃ العالم قدس سرہ کی درگاہ فیض رسانی میں اپنی نظیر نہیں رکھتی
[illegible] لوگ ہوا سے طفیل حق تعالیٰ تک پہنچے احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ لیکن
[illegible] سے خالی نہیں ہے۔

[illegible] حضرت قدوۃ العالم قدس سرہ کے دست مبارک میں [illegible] تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ
[illegible] تھے [illegible] کی [illegible] مشہور تھا [illegible] وہ بیشہ کی
[illegible] اور [illegible] نام میں [illegible] وہ [illegible] محفوظ رہتا تھا
[illegible] ہے [illegible] تاثیر [illegible] محفوظ رہتا ہے

[illegible] سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقولہ نقل کیا ہے
[illegible] فرمایا ہے کہ جس وقت حضرت [illegible] اللہ علیہ کو [illegible] میں رات
[illegible] کہ پہنچی۔ انہیں بھی رشتے ڈھائے تھے کہ ہمارے چچا جان سے کہ کس اسباب ہدایت
[illegible] سے ہم محصل مشکلوں کے چہرے روشن تھے۔ متغیر ہو گیا۔

[illegible] فرمایا کہ محدثین نے [illegible] کے نازل ہونے کی جو [illegible] لکھے ہیں
[illegible] خوف خدا [illegible] مخلوق [illegible] مقام [illegible] خوف [illegible]
[illegible] لوگوں سے [illegible] خوف [illegible] گا اور اس کی جگہ لوگوں کا خوف [illegible]
[illegible] پہنچے حق تعالیٰ پر تو [illegible] لوگوں سے ناامید ہو

[illegible] علم ہدایت کی شرط نہیں ہے۔ [illegible] صاحب ہدایت ہے
سبب ہے اس علم ظاہر کی مثال تو جوہر دار کی سی ہے کہ اگر کسی قوی دل شخص سے پا
تو وہ دشمن سے مرعوب ہے۔ اور اگر کسی ڈرپوک کے ہاتھ میں ہو تو وہ اسے اس کا
لاتا جاتا ہے پس اگر تحصیل علم کے ساتھ ساتھ ہدایت بھی ہو گئی تو سونے پر سہاگہ
لڑائی میں فتح یاب ہونا۔ ورنہ اس کا علم اس کی اور اس سے لوگوں کا سبب ہے
فیوض و برکات سے علاوہ جتلے باطل [illegible] طریقے پیدا ہو گئے ہیں
لوگ ان سے ہی [illegible] کرامت کی [illegible] کرامت کی
کرامت کی گئی ہے [illegible] جائیں گے
بلکہ دوسروں [illegible] ہدایت سے [illegible]

فرمایا۔ حضرت [illegible] صاحب [illegible] حضرت [illegible]
جلیل القدر علماء میں سے تھے [illegible] سال [illegible]
کہتے تھے اور [illegible] تھے [illegible] کے [illegible] علاوہ [illegible]
نے اس کی [illegible] اور [illegible] نے اپنا طریقہ بنا لیا کہ اب [illegible]
اس سے [illegible]

فرمایا کہ ایک دن تقریر حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کی خدمت میں اکبلا حاضر تھا
میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جو لوگ سر پر بال رکھتے ہیں بعض جنونوں کی طرح معلوم ہوتے

فرمایا کہ حضرت [illegible] کو شریعت [illegible] حد تک پاس تھا کہ [illegible]
ایک شعر [illegible] سے پڑھا تھا آپ نے سن لیا اور فرمایا کہ یہ کون ہے جو مسجد میں [illegible]
دیا ہے اس سے بعد اس کو خاموش کرا دیا گیا۔

[illegible] حاشیہ صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ سر کے بال رکھنا سوں اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے
صرف فعلی سنت ہے کہ قول۔ ہیئت سے۔ جیسے مسلوں اعمال ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے مخصوص ہیں دوسروں کو ان کی اقتداء کرنا منع ہے۔ کتابوں میں یہ مسئلہ تلاش کیا جا سکتا ہے

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ عشق کے کام میں دلیر اور جانفروش کرے دل و
مشقوں غرور و جان سے برداشت کرے۔ گرچہ معشوق (خداوند تعالیٰ) کی طرف سے بظاہر
ہو کوئی شش معدوم ہو اپنے کام میں لگا رہے

[illegible] کچھ [illegible] کہتے [illegible] پڑتا ہے [illegible]
جیسی پیت ہو ویسی [illegible] اپنی [illegible] ہو جائے

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ [illegible] ایک عارف [illegible] نامی تھے [illegible] کا علاقہ
[illegible] سے علاقہ [illegible] کے طریقہ کے لوگوں سے یہاں تک
[illegible] اختیار کر لیں جو [illegible] کے سلسلہ میں داخل ہوتا ہے نماز چھوڑ دیتا ہے اور
اسی طرح ایک صاحب عجیب نامی اور حضرت عثمان مروندی المعروف بہ لعل شہباز حضرت
بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ کے خلفاء میں سے تھے۔ وہ ہر دو صاحب شرع اور متقی تھے

[illegible] صاحب [illegible] عالم سے مشائخ چشت اس واقعہ سے معلوم کر لینا چاہیئے جو کہ بعض لوگوں کی [illegible]
[illegible] کہ [illegible] اور [illegible] کی مزاحمت سے [illegible] اعتقاد [illegible]
[illegible] اور [illegible] حضرت [illegible] مشائخ چشت [illegible] حضرت مترجم

ان سے وصال کے بعد اُن کے علائقہ کے لوگ اپنی خواہش نفسانی کے تحت انہا کو چھوڑ
بیٹھتے ہیں صرف ایک سنگی نام رہتے ہیں اور مرہ رتبہ یا پیشے رکھتے ہیں اسی طرح
ورسے اموجودات سے سب ہوتے ہیں اور یہ سب نام اُن سے منسوب کرتے ہیں
چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا
کہ آج آپ کا چہرہ بہت منور ہے جس نے پناہ نظر آتا ہے اور پہلے چہرہ پر
آپ سے وصال کے بعد اُن نے بیعت کی اور اُن کی پیروی کرنے لگے

فرمایا کہ حضرت [illegible] کی وجہ سے [illegible]
وجہ سے جماعت کی مجلس [illegible] اور اپنے [illegible]
ہوتے تھے اور [illegible] اور [illegible]
۱۔ مسئلہ وحدت وجود ۱۲ جماعت

فرمایا کہ میں نے ایک جوگی کے عشق میں مبتلا تھا۔ ایک جوگی کی خدمت میں گیا
اور جوگ کی تعلیم حاصل کرنے کی استدعا کی۔ اس جوگی نے جواب دیا کہ جوگ تو بڑا مشکل کام
ہے پھر ہندی سے یہ شعار پڑھے ۔

بھار ہوں رہے ہم جوگ راستھا نہ ہوا تھے کہ نہیں ہیں ا
نہیں جوگ سے وڈھ تے ہتھ پھیرن سری مائے لوک ہنسا وسے نی
تیلیں پکیا ماؤں ہتھ بیٹھے اتھے سُتھ لے ٹکڑے کھاوے نی
تن چھ پڑکے رسی نال ویکھیں ہتھے منتھے تے روگ سا وسے نی

جوگی سے مراد مرشد کامل ہے۔ جوگ سے مراد تعلق اور راجھا سے مراد سالک ہے

[illegible] قرونا کی تعلیمات، محنت سے اور سخت ریاضتوں اور محنوں کے بعد مقصد اعلیٰ کا حصول
[illegible] ہے۔

فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ مرشد کامل کا دامن پکڑ کر ہمیشہ [illegible] صحبت میں رہے
[illegible] کو حضور [illegible] کا مرتبہ نصیب ہو۔ جو لوگ شیخ کامل کی صحبت کے بغیر ریاضت اور
[illegible] میں کوشش کرتے ہیں ان کو تربیت [illegible] کا مقام نہیں ملتا اور ہر یک
[illegible] بڑا نقص ہے

فرمایا کہ سالک کو چاہیے [illegible] دن [illegible] سے [illegible] تقویٰ اور [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہے جو [illegible] سالک کے لیے [illegible]
[illegible] سے [illegible] فرمایا ہے
جو [illegible] پیوستن یعنی [illegible] سے کرنا تاکہ [illegible] سے واصل ہونے سے
[illegible] ہے بعد فرمایا ؎

چو بے جوگشت حافظ کے شود رہ یک جو مملکت کاوس و کے را

فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ عام مخلوق کو بھائی [illegible] شفقت و رحمت کی
نگاہ سے دیکھے تاکہ [illegible] اس پر رحمت کریں اور [illegible] سالک کا محبوب بنا دیں۔ اس
سے بعد فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ [illegible] پر عمل کرے اور [illegible] [illegible]
[illegible] اس کا [illegible] ہوگا جو بوجھ اٹھائے پھرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ [illegible]
[illegible] کو [illegible] سے علم [illegible] نے کا چنانچہ منقول ہے
[illegible] زمانہ آئے گا کہ ہر کوئی شخص [illegible] کی طلبی سے [illegible] جائے گا اور اس

کے جائز ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں مسئلہ پوچھے گا لیکن کسی کو اس کے جواز یا عدم جواز کا علم لگانے کا علم نہیں ہوگا اور تقریباً سو میل کے فاصلہ پر کسی کے پاس جا کر اس مسئلہ کو حل کریں گے۔

سبحانی فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو دنیا کے کاموں میں نبی علیہ السلام کی نسبت زیادہ علم اور درک تھا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے [illegible] کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔

سبحانی فرمایا کہ [illegible] مثال [illegible] کی بھی طرح سے [illegible] موجود ہوتی ہے [illegible] کبھی نہیں ہوتی [illegible] سے گھر سے نہیں ملتی [illegible] ہیں۔ بیت ہے۔

اگر دنیا را مسلمان [illegible] ذکر شد خوش بائے بدیں

دنیا دار لوگ بے فائدہ [illegible] دنیا سے پیچھے خرچ کرتے ہیں [illegible] بھر اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاتے۔ اس لیے چاہیئے کہ انسان اس ذات پاک کی محبت و دوستی کے لیے مرنے بعد سے جزوات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اس بات میں دونوں جہانوں کا نفع مندرج ہے۔

سبحانی فرمایا کہ جب ہندوستان کے بعض امیروں کے ملک فریب کی وجہ سے [illegible] ایران سے [illegible] کر دہلی پر قابض ہو گیا اور محمد شاہ بادشاہ دہلی کے تخت پر بیٹھا تو اس نے خواجہ میر [illegible] کو بلا کر اپنا کوئی شعر سناؤ۔ کیونکہ اس نے سنا ہوا تھا کہ محمد شاہ اپنے زمانہ کے [illegible] میں بے مثال شاعر تھا محمد شاہ نے اسی وقت یہ شعر پڑھا:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوگا اور اس کی قوت و مظہریت میں مصلحت ہے۔ اسی بنا پر شیخ سعدی قدس سرہ
کہتے ہیں ؎

حکمت جنس ست اگر علت تاثیر نہ بود ۔۔۔ خاص کند بندہ بصنعت عام

فرمایا جیسا کہ نیت سنگ و خس ستارہ ثاقب مع خفتہ لبند
مرنے کے بعد حکومت کمزور ہو گئی اور بہت مخلوق لاہور میں تباہ و برباد اور مقتول ہوئی
آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

حاکم است و یفعل اللہ ما یشاء
کز زمین دود انگیزد و دوام

ایک اور مناسبت سے فرمایا کہ شہر والوں کی خدمت میں دو رکعت نماز کے
حق تعالیٰ عالم عظیم اور امام اعظم علیہما الرحمۃ کو پہنچے تھے۔ ان رکعتوں نے مجھ
کو حاضر کیا گیا اور فرمایا گیا کہ اس شخص کے حق میں کیا حکم کرتے ہو۔ میں نے
عرض کیا بغیر کسی حق کے زندگی کاٹ دے۔ پس دونوں امام اس قسم کا فتویٰ
دینے لگے کہ وہ شخص اپنی کوتاہی سے خالی کر کے اس سے اصل مالک کے حوالہ

حاشیہ: نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کی علامت پر اعتماد کے بارے میں ہے اس سے
ثابت نہ ہوتا کہ ہر بات ان سے قابل عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نفس سے
علیحدہ ہونے جہاد میں بھی مدد کی نہیں فرمائی بلکہ اس وقت بھی روح مبارک سے صرف اتنا ہی تعلق

للہم وھب لولی اسلم لا یعصون (احقر مترجم)

بعد حضرت قبلہ نے فرمایا ۔۔۔ باقی

لا ادم فی الکون ولا ابیس ۔۔۔ لا مسک سلیمان ولا بلقیس
الا علی حب ذات ذی المعنی ۔۔۔ یا من ھو بالقرب مغاطیس

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ کرامتوں کے ظاہر کرنے اور اپنے آپ سے
باقی رہنے کے پیچھے نہ پڑا رہے بلکہ حق تعالیٰ کی محبت اور عشق میں اس قدر
فنا ہو جائے کہ اس کی یاد کے بھی کوئی چیز اس کے دل میں نہ رہ پائے۔ اس
پر شعر پڑھا ؎

ای تو عاشقی بہ مشیخیت نہ رسی بکار
ہیچ راہ نیست سعدی کہ نہ شد فنا نشد

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پیروی کرے۔ اس کے بغیر جو کچھ حق
تعالیٰ عنایت فرمائیں اس پر قناعت کرے۔ اس کے بعد باقی ارشاد فرمائی ؎

گر نہ بیند بروز روشن ۔۔۔ دیدۂ پرہ را چہ دشمن
ای قدر بس بود جمالی را ۔۔۔ عاشق را ندود ملالی را

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ عارف ہونے کا دعویٰ نہ کرے بلکہ جو کوئی عارف
ہے وہ دعویٰ نہیں کیا کرتا اور اس پر شعر پڑھا ؎

لاف عرفان و رزی و غریب لاغر نیستت
لقمہ قندوس را بگداز و چندیں چرب کار

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ حق تعالیٰ کے ہر فعل میں حکمت خیال کرے،

میں ایک شخص ایک گدھے کو پیٹ رہا تھا۔ گدھے کو مجھ سے کچھ ناصلہ پر بیٹھا دیکھ کر ایسی حکمت سے ہو کر کہ مجھ سے اس آدمی کی رائے نہیں تھا اور بیٹھ گیا۔ میں اس بات حیران ہوا۔ اس سے اس کے اہم اور عام کے متعلق دریافت کیا۔ کہنے لگا میں شیطان اور آپ کی معیت میں بیٹھنے سے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مرتب میں نے کہا کہ مجھے اپنے شر سے امان دیتا ہے کہنے لگا حق تعالیٰ نے تجھے اپنی حفاظت میں لے میرے مدرسے امان دی ہوئی ہے تو دیکھ ہماری آپس کی بہت سی گفت گو سے اس نے حق تعالیٰ کی حزب میں لئے قریب ہو کر [illegible] سے عام سے اگر سے بھی [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام کی یہ پرسوز کر [illegible] کریم کی جناب سے [illegible] کر [illegible] سے [illegible] میں نے حق تعالیٰ کا حکم [illegible] اس کے لحاظ سے [illegible] قصد کیا میں نے کہا کہ مجھے اپنی نصیحت [illegible] کہنے لگا [illegible] پوچھنے سے [illegible] عام ہمیشہ ترقی پر ہے۔

میں نے فرمایا کہ تم کو چاہیئے کہ کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔ ؎

خاکسار جہاں را بہ حقارت منگر
تا ناگہ ز دمے کہ دراں گرد سوئے باشد

کیوں کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کئی قسم کی ہے۔ بعضے ایسے ہیں کہ وہ خود تو اپنے آپ

قف ہیں۔ یعنی دوسروں کو ان کے احوال کی مطلق خبر نہیں۔ اور بعض اس طبقہ کے ہیں کہ اللہ کے ان قرب کا بہت بڑا مرتبہ ہے لیکن خود ان کو اپنے حال کی خبر نہیں ہوتے کہ مخلوق سے علیحدہ رکھیں اور ان کے احوال کی لوگوں کو کچھ خبر ہے تاکہ [illegible] تمام ارب سے بچتے آئیں ایسے لوگوں کو اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے [illegible] مخلوق کو کسی حادثہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس پر مولوی خدا بخش کہ ہمارے مرحوم [illegible] دت قبلہ کے بچے نیر خواہ ہیں اور معتقد لوگوں میں سے تھے — کہنے لگے کہ [illegible] سے خواجہ حافظ نے فرمایا ہے۔ ؎

حافظ کہ رسم و رہ نہ کند صلح کن با خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

فرمایا اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے فرمایا ہے۔

فرمایا کہ سو آدمیوں کو تو ایک ان میں صاحب نسبت ہوگا اور یہ جو صاحبان اشتہار [illegible] ان میں صاحب نسبت لوگوں کے ایک قسم ہیں

فرمایا کہ جب حق تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا [illegible] جاعل فی الارض خلیفۃ [illegible] میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے حسد کے طور پر کہا کہ [illegible] من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک [illegible] تو اس کو زمین میں اپنا خلیفہ بناتا ہے جو اس میں فساد بپا کرے گا اور خون بہائے گا بالاخر ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ پھر جب حق تعالیٰ نے کہا [illegible] علم ما لا تعلمون تو سب فرشتوں نے ماتم کے طور پر سیاہ ٹوپیاں پہن لیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ زنی کرنے کی وجہ سے بنی آدم کے خدمت گار بنائے

گئے تھکن سے جب رات میں تجھو نے غنودگی کی اس پیشہ اس کو [illegible]
گیا اور جبری جو رات میں سے پہلی کو بے زبان کر دیا گیا۔ اور ابلیس کو سجدہ نہ کرنے
کے عوض مردود ٹھہرانے کی وجہ سے لعنت کا طوق پہنایا گیا اس نے [illegible]
کر کسی سے [illegible] کرتے ہوئے

[illegible] یا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام
جسم مبارک سے [illegible] فرمایا تو [illegible] اور [illegible] نے
درخواست کی رحم میں سے جسم مبارک سیدنا آدم سے [illegible]
زمین جاروب کش تھی اس کو [illegible]
پہنچتی تھی کہ اس اور عرش [illegible]
سے جسد مبارک بنایا جاتا [illegible] کہ [illegible]
پس حق تعالیٰ نے اس کی [illegible]
سے آدم علیہ السلام کا جسد مبارک [illegible] نے اس کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

جب جسم مبارک بنا گیا اس میں روح پھونکنے سے پہلے [illegible]
ہمالیس [illegible] تک توقف کیا [illegible]

حضرت [illegible] کے [illegible]
تھے۔

5577

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہ ایک شخص عصام مذہن متقی نامی ملتان شہر کے قریب رہتا تھا اور
[illegible] کہ [illegible] قول کرتا ہے

[illegible]

[illegible] ایک دن [illegible] متقی اپنی ایام میں ایک شخص پھٹے پرانے
[illegible] اس مجمع میں جہاں متقی مدرسہ پڑھاتا تھا آیا اور ایک طرف دھڑکتا لگا کر
[illegible] کے وقت حسب عادت متقی مذکور گھر سے باہر نکلا۔ تو دیکھا کہ اس شخص
[illegible] ٹانگ پر رکھ رہا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر واپس لوٹ گیا اور لوگوں کو اطلاع
[illegible] چوروں نے اس رہزن کو قتل کر کے اس کے اعضا کاٹ کاٹ کر ڈالے ہے
[illegible] لوگوں کو ساتھ لے کر وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ شخص بیٹھا ہوا ہے۔ حیران ہوا اور
[illegible] اس کا نام اور اس واقعہ سے متعلق دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا کہ اس فقیر
[illegible] مغفور ہے اور میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ کے ادنیٰ غلاموں
[illegible] یک ہوں انہوں نے یہ ہے کہ

یک بار پیر دیر گہے بے چارہ جامی ہاشما

[illegible] اس بات کو [illegible] کہتے ہوئے سن کر متقی شرمندہ ہوا اور معافی مانگی۔

عدہ اس کے بیٹے نئے کپڑوں کا جوڑا لایا اور بڑی عاجزی سے درخواست کی کہ
وہیں ٹھہر جائیں لیکن اس فقیر نے جو کہ توحید کے نشے میں مست تھا
پہنے ہوئے کپڑوں کو وہاں ٹھہرانا نہیں کیا اور اسی وقت وہاں سے چل دیا۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قدس سرہ ایک عالی ہمت
اور اولوالعزم بزرگ تھے وہ اکثر بڑی بڑی مجلسوں میں جاتے تھے اور ان کی
نظیر نہیں رکھتے تھے بڑی بڑی مجلسوں والوں نے حضرت تک سے بیعت کی اور جب
میں بھی واصلین عالیشان میں تھا ملے ہوئے سے حضرت سے علیحدگی
میں سنے ایسا ہے

حضور قبلہ کی خدمت میں حاضری سے پہلے کچھ دن اپنے مکان پر
مکھنؤ شریف میں واقع ہے ٹھہرے ہوئے تھے اور حضور کی خدمت میں حاضری
کی اجازت طلب رہنے کے لیے ایک درخواست لکھ بھیجی تھی جس سے پہلے
فطری ملنے کی وجہ سے جو باطن میں عاشق صادق کے طلب و شوق کی مثل کو ہوتا
ہے بیٹھے ایک رباعی لکھ کر بھیج دی وہ یہ ہے۔ رباعی

صوفی مبیا کہ شرب رندان است مبیا
بیں حاجہ قلندری کہ رندان است مبیا
ناموس و پارسائی کردی تو بدے
بیجا شرب خوری کہ رندان است مبیا

حضرت مولوی صاحب قدس سرہ اس سے مطلع ہوتے ہی فوراً مل دیا ہے

[illegible] زیارت سے مشرف ہونے کے بعد اس رباعی کے جواب میں بیچارہ
عاجز نے خدمت میں پیش کی رباعی

[illegible] رہے دیں ورنہ تو ہم تارکِ دیں ہم بر رہے تو
[illegible] ہمہ وحدت بیت ہم ہادی و ہم رہبر رہے تو

[illegible] حضرت قبلہ نے [illegible] تک ملاقات میں بھی کمالات باطنی سے سرفراز
فرمایا اس وقت [illegible] ہوکر اس [illegible] حضرت کے مشاہدے
اور معرفت سے مطلع ہو گئے اور اپنے شیخ کے عشق و محبت کے دام میں اس طرح
سے [illegible] اس مظہر صفات سے انتقال کے بعد بھی [illegible]
پر [illegible] ہی قائم رہے

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ دنیا داروں کی صحبت سے دور رہے
[illegible] لوگ جب دنیا ہی میں مستغرق ہو جاتے ہیں تو حق تعالیٰ کا خوف ان کے دلوں سے نکل
جاتا ہے حتیٰ کہ ان کے دلوں میں چیونٹی کے کاٹنے کے خوف کے برابر بھی خوف
نہیں رہتا جیسا کہ اگر کوئی چیونٹی کسی کے بدن پر چڑھ جائے تو اس کے ڈنک مارنے
سے اس کو اپنے بدن سے دور کر دیتا ہے ——

فرمایا کہ دنیا داروں کو خدا تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے
[illegible] نہیں ماننا چاہیئے کیونکہ ان کی ترقی تاں کے ساتھ نسبت دشمنی پیدا ہو
جاتی ہے بلکہ دشمن کے مقابلے سے [illegible] نہ کرنی چاہیئے بلکہ پہلے ان کی دشمنی کو دوستی میں
[illegible] کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے

حضرت قبلہ ایک روز بعد مغرب مسجد [illegible] میں بیٹھے ہوئے تھے آپ [illegible]
ں ہے شمار علماء و صلحاء اور طلباء و عبادؔ کے حاضر تھے ایک شخص شیخ [illegible]
وہ پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب تھا ایک ترکی پانی کا بھرا ہوا حضور کی خدمت میں
ہے نکالا میں نے جو یہ فتویٰ [illegible] ہے پانی ہے آپ نے دیکھا میں
ہے حضرت قبلہ [illegible] میں سے تھوڑا سا پانی نوش فرمایا فرمانے لگے
کا پانی پیا ہوا [illegible] پانی سے زیادہ لطف اور [illegible] ہے [illegible]
کے طفیل سے کہ [illegible] ہوا [illegible]
تکمیل نہیں ہو سکی تھی [illegible]
ہو گئے اور [illegible]
میں بیٹھا ہوا تھا [illegible]
تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

رسول اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ چار چیزوں سے
لازم پر مواظبت نظم وقت الکلام وقلۃ المنام وقلۃ المطعم مع لا
یعنی تھوڑا کھانا، تھوڑا بولنا، تھوڑا سونا اور لوگوں سے کم ملنا جلنا، ان
کا قائل ہو جاوے۔

فرمایا رحمت خدا کی ہے [illegible]

فرمایا [illegible]

چیست دنیا از خدا غافل بودن [illegible]

فرمایا [illegible] جہاں پاؤ انہیں قتل کرو [illegible] کے ذریعہ سے پائی دیا دیں گے [illegible] صحبت سے دوری کی جائے گی یعنی جس جگہ دنیادار موجود ہوں ان کی صحبت سے
رہنا واجب ہے۔

فرمایا کہ صحبۃ الاشرار سم قاتل۔ اشرار کی صحبت زہر قاتل ہے

فرمایا کہ ہر کام عشق ہی کرتا ہے دوسرے کاموں میں جو کی مسامحت ضروری
ہے لیکن عشق میں سر دینا پڑتا ہے۔

فرمایا۔ بیت ہندی

عشق ہمدیں ہمیرسے تے ہسے، تاں میاں را غلغلہ کن پڑوسے، صاحبان نوں پتا

فرمایا ۔

عشق آتش است پیر و جواں را بسوزید
من ہمے نہ ترسم دگراں را بسوزید

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

[illegible] فرمایا [illegible] اعمال صالح میں مشغول رہے کہ
[illegible] دل صرف رضائے الٰہی سے معمور ہو، اندوں خوفوں اور تعلقات سے سر
[illegible] اعمال صالحہ سے قدر پر ہیز سے کام لیں طریق وہ شاذ و نادر چھوڑیں، اپنے
[illegible] کے رسمے اعمال سے علاقہ پر کیا جاتے کا، اس سے ہر ایک کو
[illegible] سے علاقہ جدا کیا جائے گا۔

فرمایا کہ ایک بزرگ نے بہشت و دوزخ کو دیکھ کر قصور اور آگ وغیرہ سے
[illegible] حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کی وہ میں نوں سے [illegible] حال کرتا تھا۔ اس
[illegible] ہے۔ فرمایا جو دنیا میں پاک ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جس کے
[illegible] اعمال ہی باغ و محلات اور دوسری نعمتوں کی صورت میں اس کے سامنے آئیں
[illegible] کر دنیا میں برا ہوگا تو دوزخ میں داخل ہوگا اور جس کے برے اعمال ہی اس کے
[illegible] سانپ، بچھو، آگ اور دوسرے عذاب کی صورت اختیار کریں گے۔

ایک دن میں محبوب الٰہی نے حضرت قبلہ کی خدمت میں اور فرمایا کہ حقیقی
حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جہاں ہم یہ دیکھتے ہیں اسی کی بینائی صفت، بصیر ہونا اس
اسی طرح ہم صفات باری تعالیٰ کا علم ہے اور جس کے پرتو سے یہ کارخانہ عالم چل
فرمایا کہ علمکہ ما شعت ہر شخص کا وجود (ملکات نے اس
وجودی ہونا ثابت

فرمایا صاحب علم جو چیز پسند کرتا ہے اور فرمایا
ہے اور فرمایا

فرمایا صاحب علم جو چیز پسند کرتا ہے تو اس سے
اس سے بھی اس چیز سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس
بہشت خوش ہوتی ہے اور خوش ہو کر اس پر نچھاور ہونے لگتی ہے اور دوزخ حق
ور گرداں کے برعکس یعنی خدا جس عمل کو ناپسند کرتا ہے تو وہ ناخوش ہوں سے وہ
رہنے لگتی ہے۔

فرمایا سالک کو چاہیئے کہ کسی کی عیب جوئی نہ کرے تاکہ کوئی شخص اس
عیب جوئی کرے اور تمام لوگ اس سے خوش رہیں۔ اس پر شعر پڑھا

تو نیکو روش باش و بدگمالی — بنقص تو نگفتن خرد و محبال

فرمایا ہر مصیبت جو لوگوں پر نازل ہوتی ہے اس پر درود شریف پڑھ
دیتا ہے وہ یہ ہے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک
سلمت دوسرے پڑھنے کے علاوہ صدقہ دیا کرے کیونکہ کلام محمد صدقہ
محمد ہے۔ صدقہ بلا کو دور کرتا ہے۔

فرمایا کہ جب کسی کو حق تعالیٰ اپنی درگاہ کا محبوب و مقبول بنا لیتے ہیں تو اس سے
کوئی خلاف مرضی حق تعالیٰ صادر نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ دیں کاظم کھائے کیونکہ کاظمین جہانوں میں صاحب عفو
ہے۔ نظم

خوردنیا خوردن کے ہے جود مست — ہیچ کس در جہاں نیاسودہ است
خوردن خوردن غنیمت دیں مست — سرغما فرد تر زیں مست

فرمایا علم۔ علمائے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ ہمیں
سے دنیا کیا چیز ہے فرمایا۔ دنیا بجز حق تعالیٰ کے سب
شغلہ ہے دوسری سب چیزیں خدا سے غافل ہیں پھر بیت پڑھا

پندارہ علمی و پرستی تو لی — نہ نیستی و آنچہ ہستی تو لی

فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ طالب مولیٰ بن کر رہے اور طالب دنیا
حب دنیا سر سے کل خطیئات دنیا کی محبت تمام بیماریوں کی جڑ ہے
فرمایا ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک شخص نے پیغمبر
پوچھتے ہی اس کا منہ سیاہ ہو گیا تو دوبارہ اللہ اور تین روز کے بعد مر گیا اس پر آپ نے
نے ارشاد فرمایا ہے

عباد اللہ لا تسئلوا عما لا — کہ بہر دنیا و دین بد حال

فرمایا کہ سوال کرنا منع نہیں ہے بلکہ اس کو جمع کرنا اور جوڑ کر رکھنا منع ہے
فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ جو کچھ حق تعالیٰ اسے عطا فرما دیں اس میں سے
کچھ اور خدا کی راہ میں بھی دیا کرے۔ جو ڈھیر لگا رکھا ہے تو تھیکری کے برابر ہے

ملا اس سے بھی بڑھے ہوا سے متعلق قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ اس

یہ شعر پڑھا ؎

آگہی با تنگے بہ ملا خواہد مرد ۔۔۔ نورد خورد و ماند و ماند و رود

فرمایا ؎ طبیبِ عشق سے پوچھا چاہتے علاج اپنا

کہ قبلہ پیدا ہے سورۂ یوسف قائم کرنا

یعنی عاشق صادق کو چاہئے کہ حق تعالیٰ کی طلب و عشق میں حضرت یوسف کی طرح

ثابت قدم رہے حتیٰ کہ اسی کو دولت حق میں فنائیت حاصل ہو اور شعر

چو علاج عشق و بی کہ بریں ۔۔۔ نہ دوا بشی

و بہ سے دیدہ سو و بندہ جانِ خویشتن را

فرمایا کہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ دہلی سے حضرت فرید الدین

گنج شکر کی صحبت میں آئے اور فیض صحبت سے مشرف ہوئے جب دہلی واپس

تو یک جماعت کے پاس ۔۔۔ جس سے انہوں نے کچھ قرض لیا ہوا تھا وقتاً فوقتاً ادا

کی دیتے میں تمام متوانی کرتے رہتے تھے ۔۔۔ خود بخود چلے گئے اور اتنے قرض

ادائگی سے سبکدوش ہو گئے۔ بنیے نے حیران ہو کر پوچھا کہ اتنے روز کہاں رہے اور

روپیہ کہاں سے آیا تھا کہنے لگے کہ ہاں اسلام کی جگہ سے ہو آئے ہیں یہ کلام کیا اور

بعد یہ شعر پڑھا ؎

سالکا اسلام گر آساں بدے

ہر یکے چوں شبلی و رستم بدے

فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ توحید حالی کے حاصل کرنے میں کوشش کرے

اور ہمیشہ حق تعالیٰ سے اس کو طلب کرے حتیٰ کہ اس کو حق تعالیٰ مرحمت فرما دیں۔ یہی

توحید لسانی یہ تو بہتوں کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ بہاؤ الدین خاں کے منشی دلمیت

نے حضرت قبلۂ عالم کی خدمت میں خط لکھا اور اس میں یہ شعر تحریر کیا ؎

ہر جا کہ رہ نام تو ہر لب نامی ۔۔۔ ہر جا کہ رہم روئے تو مشہور دنی

یہ شعر محض زبانی طور پر تھا نہ کہ حال طور پر جیسا کہ مولانا فخر الدین عراقی نے یہ شعر

جو کہ حال کو ہے ذکر زبان کے قال ؎

چو نور سرد ہر ذرہ نور بیشتن حاضر

عراقی را مسلم شد بنام کردگار

یک اور جگہ فرمایا ہے

عشق را سر و دل ان ممکنہ پدید نیست

لطف ما معرفم و نشانم پدید نیست

یہ ہی مولانا جامی قدس سرہ نے معرفت حالی کی بنا پر فرمایا ہے رباعی

ہا گل رخ خویش گفتہ اے غنچہ دہاں ۔۔۔ بر خیز و بیا چمن بچوں عشوہ گہاں

رو خندہ و من بر عکس خوباں جہاں ۔۔۔ در پردہ ہماں باشد ہے پردہ نہاں

نیز شیخ نظامی نے معرفت حالی کی بنا پر کہا ہے ؎

پناہ بلندی و پستی تو ئی ۔۔۔ ہمہ نیستند آنچہ ہستی تو ئی

اسی طرح خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ۔ شعر

گر تمنوش کرسوئی ہم لبما شمش خوند ۔۔۔ اشہی منا حل من قبلہ نعمار

حاکمانہ برخود نہ پوشید ہیں خبر ہمی آلود ۔۔۔ سے شیخ پاک دامن معذور رہا۔

اسی طرح حضرت شیخ ادیب بن عربی نے کہا ہے ۔ ؎

لا آدم فی علوہ و بلیس ۔۔۔ لاعاب سلیمان و لا بلقیس

ناعل عبارۃ و رنت معنی ۔۔۔ یا من ہو مفعلوہ بمقالیس

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو مجلس میں بہت پڑھا کرتے تھے۔

بادشاہ روم نے قاصد کے ہاتھ حضرت تمیم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ ہمارے ملک میں تشریف لائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں ایسی جگہ نہیں جاؤں گا جہاں کے لوگ لاالہ الا اللہ سے بے خبر ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت سے عیسائی مسلمان ہو گئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم ایسی جگہ جائیں گے جہاں کے لوگ اللہ کے حکم سے مسلمان ہوئے ہوں۔ بادشاہ نے دوبارہ عرض کیا کہ خدا کا واسطہ ہے میری درخواست قبول فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنی قوم سے وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ تمہارے ملک کی حکومت کا حال بیان کیا کروں گا۔

حضرت تمیم نے فرمایا کہ مالک کو چاہیئے کہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی مرضی کے آگے سر جھکائے رہے، اس کی اطاعت کے خلاف سے قدم ہٹانا کفر ہے۔ یہ عین خطا ملک کفر ہے بلکہ مرتے بکھیرنے والی زبان مبارک سے یہ شعر پڑھا ؎

کار ہا خویش خود سا ختن کار خدا ست

سلطنت باشی اے تو ناداں پس عبد کردی چرا

حضرت تمیم نے فرمایا کہ مالک کو چاہیئے کہ جو کچھ حق تعالیٰ اسے عنایت کرے لوگوں

پہنچائیں، ہر ممکن قسم سے دوسروں پر خرچ کرے اور نہ پہنچنے پر خرچ کرے، ہر حال میں اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو اس پر قناعت کرے اور کسی سے قرض نہ لے۔ حضرت نے شیخ محبت کو بلبلچی کی طرح قطع کر دیتا ہے، اس پر یہ شعر ارشاد فرمایا۔ ؎

روشان ترحق بستان نیم شبے ۔۔۔ فارغ ز غروض و مقراض الحبۃ

حضرت تمیم نے قاضی اور مفتی کو فرمایا کہ اس وقت سے نزدیک دنیا کا ذکر کرنا منع ہے

[illegible] ہم ہاشمی شریف زادی قاضی [illegible] کے پاس اگر کوئی دنیا کا [illegible] تو اس سے [illegible] جاتا ۔۔۔ [illegible] حضرت کی یہ عادت معلوم تھی اس لیے [illegible] یا [illegible] سے آتا تو [illegible] ذکر نہ کرتا [illegible] حضرت کے [illegible]

حضرت تمیم نے فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ ہمیشہ [illegible] سے [illegible] کے ہوئے، جیسا کہ مسجد میں جماعت میں شامل ہونے کے لیے جانا کیوں کہ نماز [illegible] سے بعض علماء کے نزدیک ناجائز ہے یا جنازہ میں شرکت کے لیے جانا [illegible] کے لیے جانا

حضرت تمیم نے فرمایا کہ عام لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے۔ خاص اہل خدا کی صحبت [illegible] غنیمت ہے جس کی صحبت سے تکبر اور خودی پیدا ہوتی ہے وہ [illegible] کی صحبت نہیں کی صحبت نیستی اور بے خودی بخشتی ہے، جیسا کہ مولانا روم نے [illegible] ؎

مردی نہ نوح کشتی ہاں شناسی صحبت ہیں غرق طوفاں شناسی

فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے سلامت فی الوحدۃ والوحدۃ
بہتر لانیس الا صالح ہے اکیلا ہونے میں سلامتی ہے اور دوست ہونے میں بھلائی
فرمایا رسالت کو چاہیے کہ حق تعالیٰ سے دوسرے بھی خاص نور
شعر پڑھے ؎

ذاکر کو ذکر تا" جاں ست ہاں دل ہر دو ریزاں است
تا آن نہ شوی نہ کر کر نہ شود کار ہا راست

فرمایا رسالت کو چاہیے کہ دوستوں کی بیشگی میں دشمنوں سے بھی
تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر اس سے خود فرمایا ہے
إنا لا نعلم أحدا من حسن خلقا إلا چھپے عمل کرتے
ضائع نہیں کرتے

فرمایا رسالت کو چاہیے کہ لوگوں کا بوجھ اٹھائے اور حوصلہ
کسی کو ناراض نہ رہنے دے سب کو خوش رکھے جو لوگ کو خوش رکھنا فرض
کا باعث ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ارحموا ترحموا اور
رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے، چنانچہ شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

رہا ہی دولت درویش گریں تا شود رسم مروت دریں
خاطر کس را مرنجاں کہ ہنر ورنہ خوردی رحمہ اللہ علیہ

حضرت نے فرمایا رسالت کو چاہیے کہ دنیا سے دور رہے یوں فرمایا

کی کمی ہے اور دنیا کا طالب مانند گدھے کے ہے اس بات کی دلیل کے
پڑھا ؎

ست دنیا مر ترا بے سر شدن دیدۂ تن لوش چو خر شدن

فرمایا کہ درویش کو کشفی طور پر معلوم ہو جاتے رحمتی تعالیٰ کی مرضی ہوں کام
ہوتے ہیں ہے پھر بھی اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتا ہے کیوں کہ بندے لائق
ہے اور غرور کا گمان بھی عبادت و عاجزی میں ہے نہ اس سے عمل بھی
سے لوگوں کو اس نے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے "ادعونی استجب لکم"
دعا کرتا ہوں دعا قبول فرمائے گا،

فرمایا رسالت کو چاہیے کہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی جناب میں رجوع
اور اس کی جناب میں حاضری رہے پھر مقصود دل طلب رہے گا کسی پر
سے دوسرے لوگوں سے حاصل ہو یہ شعر پڑھا ؎

آنکہ دید کودک خود فروش چوں بجنبش نقش کجا آید بجوش
تا نگرید ابر کے خندد چمن تا نگرید طفل کے جوشد لبن

فرمایا کہ دونوں جہانوں کی بادشاہی تو حق تعالیٰ سے چاہے دوستوں کو عطا
ہے چنانچہ ایک دفعہ نادر شاہ خراسانی نے جاسوسی کے لیے ایک شخص کو ہندوستان
بھیجا۔ وہ شخص جہیز شریف پہنچا اور حضرت خواجہ معین الحق والدین کے تصرف
دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ان کی عجیب حکومت ہے تمام بادشاہ کا نذر روزانہ ان
میں عرض کیا جاتا ہے اور لوگ اپنی حاجات سے متعلق درخواستیں ان کے
میں عرض کرتے ہیں۔ جب وہ شخص شاہ کے پاس لوٹ کر گیا تو اس نے

حال پوچھا۔ اس نے جو دیکھا سنا تھا بیان کیا۔ وہ کہنے لگا کہ ہندوستان کے عجائب میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ وہاں ایک قبر ہے جو بادشاہوں کی قبر ہے

صاحب نے فرمایا کہ حضرت سلطان ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ غزنین میں ایک بڑے بلند مسجد میں ٹھہرے۔ مسجد کا مینار بہت اونچا تھا۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے حاجت کے لیے باہر جانے کے لیے وہ مینار پسند فرمایا۔ خادموں نے مسجد کے ایک گوشہ میں اس کے نیچے حاجت کرکے اس کو مسجد کے ملحق میں رکھ دیا صبح کو جب گماشتوں نے آنا شروع کیا تو دیکھا کہ [illegible] چلے گئے ہیں دیگ کے لیے [illegible] فرمایا کہ [illegible] نظر سے بچ کر تھی وہاں سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے کہا ہمیں کچھ نہیں معلوم ہم نے تو حکم کی تعمیل کی ہے۔ ہم سے کہا گیا تھا کہ دیگ لے جاؤ۔ ہم لے آئے۔ اب تم جانو۔ ہم کو کچھ نہیں معلوم۔ یہ سن کر وہ حیران رہ گئے کہ کسی جگہ بھی ایسی بات نہیں ہوئی تھی۔ پھر یہ بات شہر میں پھیل گئی حتیٰ کہ اس علاقہ کے بادشاہ کو بھی اس کی خبر پہنچی۔ اس نے وہ خوشخبری سنی تو اس کی اور اس کے پہنے تاج میں لکھ دیا۔ یہ صفت قدیم کے بادشاہوں کو دیکھ کر لکھی گئی ہے۔ صاحب نے یہ بات پسند فرمائی اور اپنے ہاتھوں میں رکھا۔ بعد میں حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم قدس اللہ سرہ الاقدس کی طرف الہام کیا کہ ہم نے تجھ کو دنیا سے چھوڑ دینے کے سبب سے اس مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ تیرے قصد کرنے کے بادشاہ اپنے سر پر رکھتے ہیں۔

صاحب نے فرمایا کہ ایک بار حضرت سلطان ابراہیم قدس سرہ ایک بڑی ندی سے پار

[illegible] ایک غار میں گئے۔ وہاں بڑے سانپ کی پیٹھ پر قدم رکھا۔ اور ساری رات وہیں کھڑے رہے۔ سانپ نے حکم الٰہی کے مطابق حضرت کو کوئی تکلیف نہ دی۔ جب دن ہوا تو حضرت اس واقعہ سے مطلع ہوئے اور صحیح سلامت غار سے باہر آئے۔ اس پر حق تعالیٰ نے اس خطاب سے سرفراز فرمایا کہ مجھ پناہ طلب، مخلص بندے کے دشمن کو ہلاک کرنے والی چیز (یعنی) سے ہلاک کرنے والی چیز سانپ کے [illegible] بنا دیا۔

حضرت نے فرمایا کہ [illegible] اس شخص سے [illegible] اتا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] پر [illegible] اس سے [illegible] اور جس [illegible] ہوتی وہ خواص میں سے ہوتا ہے اور جس کا [illegible] اس سے برگشتہ [illegible] میں سے ہوتا ہے

ایک روز میرے حضرت نے یہ شعر پڑھا۔

آں تلخوش کہ صوفی ام نفماش خوند اشہی لنا و حی ام قبلۃ عذرا

حاجی قاسم حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ یہ فقیر بھی تھا۔ اس نے حضور انور سے عرض کیا کہ یا حضرت اس شعر کے کیا معنی ہیں۔ جواب میں فرمایا کہ صوفی مقام جمع پاتا ہے اور آسیب، ممکن سے۔ یعنی نظر آتے ہیں (یعنی ممکن کو واجب میں فانی دیکھتے ہے اور تفرقہ اس کی نظر سے مٹ جاتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ مستی سے مراد فنا بقا اور مستی سے مراد فنا فی اللہ ہے

اس کے بعد یہ شعر کہا۔ ؎

مرا پیشہ شاہد و لبلہ خوش است ۔۔۔ دل رہ سپردہ ندہ بستاں زمام

یہ فرمایا ؎

عاشقی چیزے دگر و نفس کل چیزے دگر ۔۔۔ لاجرم بادہ خوش چو نیست است

وہ سے مراد ہے جو کل سے مراد تخیلات اور کل سے مراد عشق

نے فرمایا کہ اسلام نے جن چیزوں کے لئے پیارہ نہیں ہے اور اس

کو دنیا میں شمار نہیں کرتے کہ ان کو اور دنیا میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ قوت لا یمو

کے لیے، کپڑا ستر عورت کے لیے اور گھر حفاظت بارش اور گرمی سے

عبادت کے لیے اور علم ضرورت عمل کے لیے پانچ چیزیں خدا تعالیٰ

جو کہ اس امت کے مقدس ترین بزرگوں میں سے تھے بیان فرمائی

کہ ہوتے پانچ چیزوں کے ساری دنیا نفس اور ہوا ہے اور پانچ چیزیں

۱۔ اتنی غذا کہ جس سے قوت باقی رہے

۲۔ پانی جس سے پیاس بجھ سکے

۳۔ علم جس پر عمل کیا جا سکے۔

۴۔ گھر جس میں سنت استبراء کی جا سکے

۵۔ پانچویں بات کہ آنحضرت نے ذکر نہیں کیا غالباً کپڑا ہوگا جس سے بدن

جا سکے ۔ احقر مترجم،

چنانچہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بدن دیا لباس

جاتے وہ بہشت ہے اور جو کوئی بمون آخرت کے کام میں مشغول ہو دنیا

اور کچھ وقت اپنے اور اپنے اہل و عیال کی روزی کے لیے کسب و تجارت

سے اور کچھ وقت حق تعالیٰ کی یاد میں گزارے وہ بھی نیک خلق ہے۔ لیکن

بہتر ہے جو اپنے سارے اوقات اپنے مولیٰ کی یاد میں صرف کرے اور تمام اسباب

ظاہر کے مولیٰ پر توکل کرے کیونکہ بغیر توکل کے مرتبہ ولایت حاصل نہیں ہوتا

اور جامی قدس سرہ نے فرمایا ہے:

تا ظاہر ہے ہستی بروہ ۔۔۔ تو در اسباب چناں افسردہ

کے در اسباب چناں پختے تو ۔۔۔ ماندی از راہ ماں سعد چند

اصل رہ در ترک اسباب ست ۔۔۔ ماند رہے ہی توکل بار

ہمت نہ ز اہل دنی ۔۔۔ تا نہ اسباب ہمہ بہ تی

اصل سعادت ست ۔۔۔ جملہ کن اہل با نے مرد

ترک اسباب ریاضت ست ۔۔۔ ترک اسباب ہوا کوشی ست

از سے بالا تریں پایہ ست ۔۔۔ در توکلت علی اللہ دست

فرمایا کہ انسان کا نفس دعوں کی لاشہ ہے، مگر اس کو دنیاوی اسباب مل

کر دعوں کی طرح اپنی پلیدی ظاہر کرتا ہے جیسا کہ مولانا روم قدس سرہ نے

فرمایا ہے:

نفس لاشہ کمتر از دعوں نیست ۔۔۔ یک زدعوں مارا دعوں نیست

نفس دعوں است ہاں سرکش مکن ۔۔۔ تا نہ روید از دلت خار و کہن

نفس دعوں است در قحط آنچناں ۔۔۔ پیش مُردی سر نہد با ہر کساں

گر بگیرد در بہشت لذت دیدار او نخواہد ہیچ مسند ہیچ مشرب و

اسی طرح شیخ عقد اللہ مدنی سدہ نے فرمایا ہے۔

نفس را ہر یک ستیزش سے کند بگذر کز دل کشش سے کند

نفس را سر کوب امر حق کنند تا تو فی در کش زمرد رہ کنند

نفس و شیطاں سے بر انداز اترا تا بیابد زندہ جاوید و بقا

حضرت تنویر نے فرمایا کہ جب سالک شیخ کی زیارت کو جائے تو

وہاں کے پاس دنیا کی صحبت سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اور

ہے وہ شیخ کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اور علم ظاہر سے

کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے کہ شیخ سے ملاقات کے لیے جائے

شیخ سے فرمائے کہ آپ تین روز شہر میں رہیے تاکہ آپ سے

شیخ کے شہر میں رہنے سے زیادہ حاصل نہیں ہوتا۔

حضرت نے فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ تحمل سے کام لے جیسا کہ سید

اللہ علیہ رحمۃ سے کافروں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے دندان مبارک شہید ہو جانے

بار جود صبر کیا اور دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

اسی طرح حضرت خواجہ اجمیر قدس سرہ کو مومنوں نے مارا اور آپ کا دندان مبارک شہید

گیا جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ تو غوث اعظم تھے اس نے معذرت چاہی اور حضرت

غوث اعظم نے اس کو معاف کر دیا نیز اس پر بھی نظر توجہ ڈالی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وہ

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ نے تحمل فرمایا کہ ایک

نے تیشہ سے آپ کو سات زخم لگائے اور آپ کے بدن مبارک سے خون جاری

ہو جب وہ مجرم پکڑا گیا تو لوگوں نے اس بات کا پتہ چلا اور

نے اس کو قید کر لیا جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت کو پہنچی تو فرمایا میں نے

کر دیا اور اس کو بیس "نکدے" کر رہا کر دیا اور اسی طرح صاحب السیر محکم الدین قدس

عرج میں ایک بے وقوف چرواہے نے ایک کوئیں کے کنارے ایک روز

نے اس سخت مذمے کے ساتھ آپ کے سر پر لگا اور آپ کا سر مبارک زخمی

ہو گئے جب آپ کے خادموں پہنچا تو اس نے چرواہے کو لعنت

ملامت کی جب اس حضرت محکم الدین کو پتہ چلا تو بہت ناراض ہوئے اور اس کو

سے آپ نے منع کر دیا اس پر بھی غلط کی روشنی کا ادا کیے

ہوئے اس موقعہ پر آپ نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا تو اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

یہ وہ عارف ہوئے ہیں جن کی وجہ سے لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اور

اور درخواست کی نیز عرض کیا کہ اے طبیب نواز! کیا سبب ہے کہ بارش نہیں ہو

حضرت نے جواب میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کا کوئی کام بغیر حکمت کے نہیں ہوتا

نہیں جانتا اس میں کیا مصلحت ہے مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ غالباً

نے آپ کو جھٹلا دیا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ گو خدا وند تعالیٰ محض اپنے فضل سے

اطلاع دیتا ہے تو چاہیے کہ وہ کسی سے ظاہر نہ کرے کیوں کہ انبیاء علیہم السلام

پر ظاہر کرنا واجب ہے اور اور بیان پر چھپانا واجب ہے اس کے بعد فرمایا کہ باپ کے پاس شہد ہو تو بیٹے کو کمی ہو جاتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ اگر اللہ اپنے بندوں کی روزی ہر شے کی وہ زمین میں فساد برپا کریں،

فرمایا زیادہ آنحضور سرور کائنات علیہ کمل التحیات وافضل الصلوٰۃ نے مرض وفات میں صحابہ کرام سے فرمایا۔ مَنْ شَرِبَ خَمْرًا فَلَا يَشْرَبْهُ بَعْدَ مَوْتِي جو شخص مجھ سے پہلے شراب پیتا ہو وہ میرے مرنے کے بعد نہ پیئے گا میں اس کو جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری نہ دوں گا،

حضرت قبلہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی صاحب نے اپنے کو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ سے قاب قوسین او ادنیٰ حضرت اقدس اس کو پڑھتے تھے، قمت اس حد تک انحطاط فرماتے تھے کہ حجرہ مبارک سے باہر آنے کی فکر نہ کی کے پیٹے اس پر مقرر فرماتے تھے لیکن اس ترقی معکوس کی زردی کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں کہ ہر شخص کھلے طور پر مسئلہ وحدت وجود بیان کرتا ہے اور علم ظاہری کی طرح بے تکلف اس مسئلہ میں گفت گو کی جاتی ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ بعض نے ان لحق کا مرتبہ ہر دن نوعی فرمایا ہے لیکن شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے ان سے اس کو ظاہر نہیں کیا۔ پھر بھی جب شیخ منصور قدس سرہ سے اس کو ظاہر کیا تو ان کے زمانہ کے علماء نے اس کو سولی پر چڑھایا۔ اس وقت شیخ شبلی قدس سرہ نے حق تعالیٰ کی جناب میں عاجزی کی اور عرض کیا کہ اے شیخ

[illegible] ہے جس کی پاداش میں اسے سولی پر چڑھایا گیا ہے فرمایا کہ جو کوئی دوست کا بھید ظاہر کرتا ہے اس کی یہی سزا ہوتی ہے۔

حال شبلی سوال کرد کہ اے دادگر رحیم — منصور را بدار چرا میکنی تو اے حکیم

جواب: منصور بود واقف اسرار سر دوست — ہر کس کہ سر فاش کند ایں سزاوست

نیز حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جن بعض احادیث اس مسئلہ کے متعلق معلوم ہیں جیسا کہ اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِيمٍ وَاَنَا مُحَمَّدٌ بِالْمِيمِ۔ فرمانا تحقیق سے روکیا [illegible] ظاہر ہے کہ مدعی کمالات ذات مطلق کے مظہر اتم ہونے کا مظہر اکمل ہے [illegible] من نظر اکثر ہوتی اور کسی شخص بھی تصرف تحقیق سے محروم نہیں پھیر [illegible] بلکہ جس کو فنا کو کہیں نہ دیکھا ہو گیا کہ خدا وند تعالیٰ کی [illegible] اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] اور کروڑ ہر گز اقرار نہیں [illegible] بلکہ اس نوع سے دیدار یا وہ انسان معلوم ہو گا بہ نسبت علم توحید کہنے کے [illegible] تمام مظاہر ممکنات کا حال ہے جو کہ دنیا کے اندر اسماء الٰہی کے تابع ہیں

[illegible] یہ حدیثیں ضعیف اور معلل ہیں، لیکن کتب احادیث میں موجود ہیں اور نقل و نقل اصولوں کے مطابق ایک حجت رسا [illegible] ہے کہ کسی بھی صورتی کو شرعی ثابت میں سے ہیں چونکہ بنا ہر مسئلہ وحدت الوجود کی مؤید ہیں اس لئے لکھ دیا ہے حضرت خواجہ نے غلبہ حال میں قطع نظر ہو گئی ہوں اور بدلیل حضرت کو عرصہ سے ان کا علم [illegible] معلوم ہو گیا ہو۔ دوسرے یہ احتمال بھی ہے کہ حضرت نے ایسی حدیثوں کا تو پتا لگا کیا ہو اور ترک [illegible] سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا ہو۔ واللہ اعلم۔ بہر حال حضرت [illegible] حسن ظن میں فرق نہ آنا چاہیئے ہو کہ آپ عشق الٰہی میں مستغرق تھے کہ [illegible] ہو [illegible]

اور ہر کر اپنے فتوح سے عکم سے دم باہر ہیں، کہتے، جیسا کہ حضرت نبی ویم علیہ الصلوٰۃ
لے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہ کہ آپ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تاکہ میں قیاس
کے دوران ہوئے پیشاب کی گویا بدبو نہوں نے کہا کہ مجھے عار آتی ہے اس لیے
مگ کرتی ہے تب حضرت رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد بیت الخلاء نازل ہوئی اِنَّمَا
لَا تَقْدِرُنِی مِنْ خَبِیْثٍ وَلٰکِنْ یَا سَهْدِنِی مِنْ قِیْنَتٍ آپ جس کو دوست
ہوں نہ سے بدبو ہی نہیں ہو بلکہ اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے
یہ بیت الخلاء کی علامت کی ہے

سلسلہ فرمایا کہ طالب کو چاہیے کہ مرشد سے
اعلیٰ درجہ ہے میں شادی کی طرح ہی ہے
سے فرمایا ہے۔ ت

دل دنیا چوں عروس آراستہ است — در دو رو سے شوے بے پراستہ
مقبل اں مردے کہ شد زیں جفت طاق — پشت بر دے زد و او کس

مرد اول آں بود کہ او شاد — کہ از ہر دو جہاں بدل بر باد

اور دنیا طرح اس سے چاہنے والے بھی جفا کار ہوتے ہیں ان سے
توقعات اٹھا کر ان سے دور رہنا چاہیے چنانچہ مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا

ہل دنیا چوں سگ مردار ند — دور شو زیشاں کہ بس بیگانہ ند

چنانچہ شاہ شجاع الملک نے اپنے پیر میر واعظ کو باوجود وہ ایک

صاحبی اعزین اشرفیں تھے اور اہل بیت میں سے تھے، واعظ بھی تھے،
کے ساتھ خاندان کے استاد بھی — بے گناہ ان کی کھال کھنچوا کر ان کو
فن کر دیا اور وہاں تین روز تک وہ زندہ رہے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے
شاہ شجاع کو اندھے کے دروازہ پر ذلیل کیا۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ حق تعالیٰ کی بے نیازی اور اس کے
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور دل کو خیالات، وساوس اور منہیات کو چھوڑنے میں پوری کوشش
اور اتفاقات نیک کا عامل ہونا چاہیے۔ بلا یہ توقف ہے حضرت
سے حاصل ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ حق تعالیٰ نے
فرمایا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ
تم سے محبت کرے گا

سلسلہ فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ دنیا سے جاتے ہوئے خوش ہوتے چنانچہ لقمان
نے سالک کو یہ بات ضروری ہے کہ جہاں دوسروں سے لینے کی چیز
ہو جیسے دنیا کا مال جاتا تو اس سے لینے باعث خوشی ہو چنانچہ ایک شخص
حضرت سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے لگڑی پہنے ہوئے اور ایک پیر سے ننگے
پیر لیے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آپ نے بادشاہی چھوڑنے اور اس دولت کو اختیار کرنے
سے کیا حاصل ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ جس حالت میں میں ہوں اگر دنیا کی سلطنت
تمام کی تمام مجھ کو دی جائے تو بھی میں ہرگز اس حالت کو بدلنے میں فروگذاشت نہ کروں

ہ گذرباں از بادشاہی غفور — ہراسیدہ از گرگ آئی صبور

بیت بگیر — پچھے از دشت حافظ کے شمارد

ہر یک جو سلک کا دسس کے را

فرمایا کہ کوئی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر و باطن پیروی سے حاصل کرے کوئی علوم ظاہری کی پیروی کے بغیر اس کو حاصل نہیں کر سکتا ہے اور کوئی بغیر اتباع ظاہری کے باطن کو نہیں پہنچا ہے۔ [illegible] حضرت نبی سے فرمایا ہے کہ ہر وقت حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی میں ذرہ بھر بھی فرق نہ کرے تاکہ حق تعالیٰ اپنے اس قول وَوَعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً کے مطابق اپنی بارگاہ کا محبوب بنا لیں۔ عیسیٰ حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہے

گوش را وقف بعلمہائے ظاہر — تا در آید بعلمہا گنج آور یار

کہ گر دو حق مودتی زادہ اند — ہر چہ استاد او نمود او نہ اند

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ پہلے علم ظاہری میں کوشش رہے۔ جب

[illegible] علوم ظاہری حاصل فرما لیں تب وہ حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جائے کیونکہ [illegible] علوم ظاہری سے بغیر ناممکن ہے اور یہ لوگ بغیر علم ظاہری کے [illegible] پہنچے ہیں یہ نادر بات ہے۔

پھر فرمایا یہ بات شیطین ابلیس کے پاس گئے اور اپنا اپنا مکر و فریب سامنے پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا میں نے ایک شخص کو زنا میں گرفتار کیا اور دوسرے نے کہا میں نے ایک شخص سے ایک بے گناہ کا قتل کرایا اور تیسرے نے کہا میں نے ایک شخص کو چوری میں پکڑوایا اور [illegible] ان میں سے ہر ایک کو شاباش دی اور [illegible] تو نے [illegible] کیا۔

[illegible] اللہ تعالیٰ کا فضل ہر ایک پر [illegible]

[illegible] کی بات کی طرف اشارہ ہے [illegible] اس کے ہاتھ میں ہے اس کے غیر کو فی الحال حقیقی نہیں ہے۔ مگر حق تعالیٰ نے ابلیس کو [illegible] کا مظہر اتم بنایا ہے اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم الرضوان کو [illegible] کا مظہر اتم بنایا ہے چنانچہ مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ ؎

بہر عنایات حق و قہر حق — گریاں باش ہمچو ابر و برق

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ بجا لائے اور ذکر سے کبھی نہ اکتائے کیونکہ بلا اور مصیبت بھی لوگوں پر نازل ہوتی ہے وہ لوگوں کے برے اعمال سے ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ یعنی

تھا تصحیح اعمال ہی تم سے ہوگا میں گر تم سے اعمال نیک ہوں گے تو تمہارے
بھی مسلمان ہوں گے اور گر تمہارے اعمال برے ہوں گے تو تمہارے
بھی کافر ہو جائیں گے تب اس نے نکتوں پر غلبہ حاصل کیا
فتح ہوئی اور ہارون الرشید کی مقصد و مختصر یہ تھا کہ
باطل ہیں ہمارے نزدیک ہے ان سے ہوں گے ملک پر ساتھ ہو گیا ہے
صدائے شیخ پہنچ گئی

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ ہر وقت اس محاسبہ و مراقبہ
یا محاسبہ اور حق تعالیٰ کی رضامندی میں مشغول رہے۔ دوان کاموں کے بجا لانے
وقت اپنے آپ کو نہ دیکھے تاکہ حق تعالیٰ اس کو معرفت کامل عطا فرمائیں جیسا کہ حدیث
مبارک میں آیا ہے۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ یہ اسی معنی کی طرف اشارہ ہے یعنی عارف
و معروف اور سبب وہ ذات مطلق ہی ہے کہ کوئی اور امر اگر کہیں تو حضرت علیہ الصلوٰۃ
نے عرفان کی نسبت اپنی طرف نہیں کی اور جو کوئی دعوی عرفان کی نسبت اپنے نفس کی
کرے وہ اس سے خالی ہے کیونکہ اس کا حصول بغیر متابعت سنی علیہ الصلوٰۃ والسلام
ناممکن ہے

سنا ہے کہ حضرت شیخ فرید گنج شکر قدس سرہ کے دنگر میں کریلے درختوں کے
اور پھول درویشوں کو دیئے جاتے تھے اور حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فخر الدین صاحب دہلوی کے دعوت تھے۔ ان کے لئے مٹھی بھر کچھ
ہر درویش کو دیئے جاتے تھے اور حضرت مولانا صاحب دہلوی کے لنگر میں پاؤ
پاؤ بھر سے لاکر ہر درویش کو دی جاتی تھی اور بعض اوقات گھ گیا وہ اور
وہ دیر تک فاقہ کرنا پڑتا تھا لیکن کسی سے استعانہ کے ساتھ کہ اچھا کھانا
اچھا کھانا عظیم فی طلب صدیق حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں راہ
طے کرنے کو نصیب اعلیٰ نہ ہو سے غرور فاقہ کو برداشت کرکے
کمال حاصل کیا ہے

فرمایا کہ سالک پر ایسے حالات پڑتے ہیں کہ خاک نذر
ہو جاتا ہے تو ہمت ہار کر بیٹھ رہنے سے بہتر ہوتا چنانچہ شیخ سعدی
فرماتے ہیں

ہمت بلند دار کہ روزے بکام دل ۔۔۔ یا تا سعادت پدر کند یا خاک گور

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ ہر کسی سے لطف و احسان اور خلق و مروت
پیش آئے کیونکہ حسد اور کینہ اور جھگڑا خدا و خدا تعالیٰ کی راہ سے روکتا ہے اور
ان کی عادات میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ صادق نہ ہو سے پاک
ہیں اسی لیئے کہا گیا ہے کہ دس درویش ایک کمبل میں سما سکتے ہیں لیکن دو بادشاہ
ایک میں نہیں سما سکتے۔ درویش سے وہ شخص مراد ہے جس نے اپنی خودی و خودرائی
بے نفسی ہو بادشاہ سے وہ مراد ہے جو کہ خود پرست ہو اور نفس کی خواہشات
پیچھے پڑا ہوا ہو۔ نیز اس بارہ میں فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت بابا صاحب گنج شکر
رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے دلوں کے درمیان ایک معاملہ ہے آپ

سی و علم دین کے بیان سے بیان کرنے کے چنانچہ حضرت باباصاحب نے
نظام الدین اولیاء شیخ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہما کو فرمایا کہ مرد ایک بات میں سن کر شرمندہ
حضرت سے موافق فرمائیں کہ میں نے دو بزرگوں سے جو کہ جلیل القدر جلیلے و متبحر
اپنے شیخ سے علم کے متعلق ان دونوں سے میں نے معلوم کیا اور ان دونوں بزرگوں نے
خدمت میں پس آئے اور بہت لگے اور ان دونوں سے آپ میں چند کی طرح
کی ہے اس لئے تم پر وحدہ اور کرنے کی بیعت لازمی ہوگئی شیخ فرید
جو سب میں فرمایا یہ دونوں فرشتے تھے ہماری تعلیم کے لئے آئے تھے۔ اس قسم کا
معاملہ ان کے ساتھ بھی آپس میں [illegible] طریقہ یہی ہے۔"

حضرت فرمایا کہ ساحب کو چاہیے کہ ہمیشہ خوش خلقی سے پیش آئے اور
پر شفیق بن کر رہے اور حق تعالیٰ سے دعا میں عجز و نیاز کرتا رہے تو امید ہے کہ
دعا جلدی قبول ہوتی ہے یہ فرمایا کہ ساحب کو چاہیے کہ ہاتھ صوفیاء رکھے کیونکہ صوفیاء
میں ایک خاص تاثیر رکھتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ من تشبہ بقوم فھو
منھم جو کسی قوم کی مشابہت بناتا ہے وہ اسی میں سے ہوتا ہے اسی طرح اس
کا قصہ مشہور ہے جو فرعون سے سامنے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا اس
کون کی نقل کیا کرتا تھا مشہور ہے حق تعالیٰ نے تمام قبطیوں کو دریائے نیل
غرق کر دیا مگر وہ نقال سلامت رہا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے حق تعالیٰ
خدمت میں عرض کیا کہ اس نقال کی نجات کا کیا سبب ہے خطاب ہوا کہ اس کو
نے تمہارے جیسے لباس کی حرمت کی وجہ سے بخش دیا۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ظاہر وجود سے واجب الوجود مراد ہے اور باطن وجود سے
ہے کیونکہ صفت موصوف میں مخفی ہوتی ہے ممکن سے مراد ماسوی اللہ تعالیٰ کا علم
اس وصف کو علم کی اصطلاح میں اعیان ثابتہ کہتے ہیں۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنی منکوحہ محارم سے بدرکھتا ہے۔ وہ اپنے نفس
[illegible] سے روکتا ہے اور اپنے باطن کو مذموم قبیحہ اور اپنے
[illegible] سے فرماتا ہے۔ [illegible]

[illegible] نے اولیاء و درویشوں سے حالات میں سے ایک یہ بات بھی ہے
[illegible] درویش طبیعت پر جو درویش کو بھی شاہی و محسوس ہوتا ہے
[illegible] درویش حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
[illegible] سے دل میں کدورت پیدا ہوئی جو سلطان صاحب کو ناپسند آئی آپ
[illegible] کوڑے سے اس کو مارا پس اسی وقت اس درویش کے بدن مبارک پر اسی
[illegible] ضرب کا اثر ظاہر ہوا بعد ازاں فرمایا کہ اس قسم کا معاملہ وحدت وجود کے علم سے ہوتا
[illegible] درویشوں کے نزدیک وجود واحد ہے اور یہ جو کثرت ہمیں ظاہر ہو رہی ہے
[illegible] وجود کی صفات و شیونات کے مظاہر ہیں۔

[illegible] فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ علم سیکھے کیونکہ جہل سے بڑھ کر شے نہیں ہے
[illegible] کُلُّ شَیْءٍ شَیْءٌ وَالْجَھْلُ لَیْسَ بِشَیْءٍ ہر شے کوئی شے ہے مگر جہل
[illegible] شے نہیں ہے۔

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ دعویٰ کرنے سے پرہیز کرے جو کوئی دعویٰ
ہے وہ اس راہ سے خبر ہوتا ہے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوتا ہے یہاں
کے پاس تو فرش ہی نہیں ہے نقش کہاں ہوگا

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ میں رقعت بدر دہلی پہنچے ہم نے سنا کہ کوئی شاہ
ملکت ہیں کے نسخ کرنے کے لیے آرہا ہے ہم نے وہاں کے لوگوں سے پوچھا
دعویٰ کرتا ہے اس نے کہا کہ وہ ایک شخص تھا جو ایک ایک اور ایک
بار کی مدد کان سے مانگ چکا تھا اب اللہ تعالیٰ نے اس کو صاحب سلطنت
دیا ہے کہ چلیں اس کو ملک سے نکال کر اپنی شان کو اس
اس ملک کے نسخ کرنے سے ارادہ سے ملا ہے میں نے یہ سن کر
نے تامل فرمایا اور اپنے قرب و قدرت میں حاضر رہنے والوں سے پوچھا کہ
اور جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے ملک چھین لے اس کے
میں اس نے خبر دیا ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
جس کو چاہے ملک بخش دے اور جس سے چاہے ملک چھین لے اس کے
ہندی مصرعہ ہے دے چھپر پھاڑ کے ڈھونڈ محمود ہیلوال نوں

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے مراقبہ میں دیکھا
علیہ السلام قطب مدین لکھ نامی جو کہ صدہ وحدت وجود پر مشتمل ہے
مبارک میں بیٹھے ہوتے ہیں اور شیخ نے دیکھا کہ حضرت ہاتھ میں کتاب لیے
وحدت وجود کے بیان میں تصنیف ہو کر وہ کتاب مطلق واحد ہے جس نے کہ وہ

مختلف تعینات اور ہیاس میں ظاہر فرمایا ہے پس ہوں نے
عرض کی کہ اس تصنیف کی مستند مذکور ہو کہ میں یقین کیا جائے
کہاں سے استدلال کا میں پتہ لگا سکوں حضرت نے
اس نے فرمایا ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ الخ
پیغمبر علیہ السلام میں تم سب کو عطا فرمایا ہے جو
جاہل اور نہیں میں پہنچے مشغول ہوا ہے کہ
ہے اس سے ظاہر ہے کہ
ہے
ہے
ہے
ہے

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اس لیے ہمیں پہلے عیوب دیکھنے سے پرہیز کرنا
عیب دیکھنے سے آنکھ نہ رکھے کیوں کہ حق تعالیٰ نے
ہے اس حدیث شریف میں فرمایا ہے
ہے

ثمرت سکھیں صفت زرد روئن باد مدعی سبز شود

۳

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ایک دن چاند ایک تیتر میرے سامنے
گرا میں نے اس کو پکڑ کر ذبح کیا۔ دستر خوان پر رکھ دیا۔ کہتے ہیں میت شیخ
[illegible] سے اس کو پکڑ کر ذبح کیا۔ دستر خوان پر رکھ دیا۔ کہتے ہیں میت شیخ
[illegible] پر آپ نے [illegible]
[illegible] سے ہو میں نے کہا کہ تیتر نے جو اوپر سے میرے سامنے آ کر گرا
حضرت شیخ نے فرمایا کہ [illegible] کس کا تھا۔ طبیب کس کو کہا۔ کہتے
قبلہ عالم [illegible] کہتے تھے [illegible] ایک کو وظیفہ بتلایا تھا دوسرے
دو وظیفہ جو پوچھے تیرے سامنے گرے ہیں۔ کہتے ہیں
اس میں ایک علامت [illegible] ہے [illegible] کہتے ہیں
کے مطابق [illegible] ہے [illegible] پر
اس کو وہ نعمت [illegible] کا پتا ہے [illegible]

حضرت نے فرمایا کہ [illegible] مشغول [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہیں اور دولت سرور کی صحبت اور ان کے وظائف قبول کرنے سے کل [illegible]
تھے۔ اس سے بعد فرمایا ہیں اور میاں گلہ ہو کر بہار خاں اول مرحوم سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے لیے وکیل بنا کر حضرت کی خدمت میں بھیجا [illegible]
ایک دوست [illegible] ہے تھے اور حضور نور سے حاضر کی عادت تھی
تھی۔ راستے میں میاں محمد اور قبلہ عالم کی زیارت سے [illegible] بہار شریف [illegible]
[illegible] اور میاں [illegible] لگا۔ گو ہماری مرضی ہو تو ہم بہار خاں کی [illegible]

[illegible] سے پہلے کچھ مقرر [illegible] تاکہ [illegible] قلب [illegible] حق تعالیٰ کی یاد [illegible]
[illegible] سنتے کی اس پر بیعت [illegible] ہوئی اور [illegible] کی [illegible] پر افسوس [illegible]
[illegible] ہوں خیال [illegible] سے [illegible] (یعنی مجھے [illegible] [illegible] بھی [illegible]
[illegible] اور [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] کی [illegible]
[illegible] حالت تھی کبھی کوئی اس [illegible] دیتا تھا کبھی [illegible] کی [illegible] تھا [illegible] فرمایا
[illegible] جاتا ہے [illegible] شخص [illegible] سے [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible]
[illegible] ہوا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] ہیں اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت قبلہ نے فرمایا جو [illegible] چاہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کا محبوب [illegible] مقبول [illegible]
[illegible] اس سے [illegible] ضروری ہے [illegible] متابعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] وہ حق تعالیٰ کا محبوب و مقبول بن جاوے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے بعد سے ہم دونوں سے کہنے لگے وہ میں نے یہ کلمہ کا نام لیا ہے سب
کو یہ نام شیخ وقوی نے ... ہے جب اول عمر میں ہے پس جب سے کہ سے
وقت شیخ ... سے خوب ہے گئے شیخ وقوی ہمشیر ان کو لے ... ساتی عمر
... کی ... سے

شیخ فرمایا اکبر وقوی کی ... شب ... سے فرمایا ہوں
... ... اس ... فرمایا سے ... دوسرا ... بعد
... ... اپنے ... سے

... فرمایا ... سے ... اس سے
اس سے ... جو کچھ ... ہوئے ... کی ...
... ... سے ... سے ...
... کہ ... سے ... سے ... سے ...
... ... سے ... سے ... سے ...
... ... سے ... سے ... سے ...
...

یں رہا ہے۔ اشد بلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل
انسب سے۔ اور وہ اور سخت مصیبتیں نازل ہوتی ہیں جو
دوسروں پر ان سے ہلکی ہوتی ہیں۔ اسے پانے والے وہ
آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے لوح محفوظ میں
ہوگا پہنچیں جو
ہے
فرمایا واقعات کی روح
تبر و تلنگ اور توپیں چلائی جاتی ہیں اور وہ اپنا سر
اور مالک کے عتاب و خطاب کا مستحق ہوگا اور حق تعالیٰ ہمارا
بہتر ہیں شے ہے اس لئے کہ اس نے ہر انسان کی طاقت کے مطابق اس
ڈالنے کے متعلق فرمایا ہے چنانچہ اگر کوئی شخص مریض ہو یا بسبب خوف
بسبب خوف دشمن پانی حاصل نہ کر سکتا ہو، جوع و خوف وغیرہ کی وجہ سے جان کے
عضو کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو خفی ہونے کی صورت میں ایسی حالت
کا حکم دیا گیا ہے اور حالت اضطرار میں مردار کھانے کی حالت سفر میں قصر
افطار روزہ کے احکام مقرر فرمائے ہیں اور حق تعالیٰ نے نفس کو بیمار کو جائز
کیا۔ قولہ تعالیٰ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا و قولہ تعالیٰ یُرِیْدُ

یُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اور تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتا ہے
اور نعمت اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اس لئے چاہیے کہ اس کے خاص
سے باطنی صحت بھی ہو اور ان کی تعداد بھی آٹے میں نمک کے برابر ہے
ی اختیار کی جاسے کیونکہ وہ قوائل رذائل ہیں اور ان کے بعد پیدا
ہے

چو بسیار شد دست
مزد ماں رہم تبست خود
خاصت الاہ بادست و سد
سرے فتیجان حد سے گزید

ایضاً

ل ما بوں باسد دراز
ل و سد ما بیاں
وہ ہو یثاں کہ بس بیمانہ اند
ست اللہ علیہم اجمعین

زت شاہ سے فرمایا کہ حق تعالیٰ علیٰ کل شیء قدیر ہے کہ کر تو
ں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا تو مجھے پہلے کو ملا کر اپنے مصرعوں میں سے
ملیس علیہ السلام کہتا ہے جب کہ میں سے اس کے جسم سے جدا کر دیا تو اس کی
سے جدا کر دیں۔ نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہے چنانچہ
ہ میں فرمایا ہے۔ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
ملائکہ کو نسبت سے فتنوں سے کہ میں زمین میں فساد کریں گے فرمایا
ں، چونکہ انسان خلیفہ بنایا گیا ہے اس لئے جس طرف توجہ کرتا ہے
صل کرتا ہے اور جس شے میں مستغرق ہوتا ہے اسی رنگ کی شے بن جاتا ہے

شرمندہ ہوتے، اور شریعت کی سزا کو اختیار کیا اور اس حکم نامہ پر اس زمانہ کے تمام علماء
... جب حکم نامہ حضرت جلیلہ قدس سرہ کے پاس لایا گیا تو آپ سجادہ سے
... مشائخ کا لباس اتار دیا اور شریعت کے رعب کی وجہ سے اس حکم نامہ پر مہر لگانے
... کے فرمایا کہ حقیقت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چیز کسی برتن میں رکھی ہو
... حیت کی مثال سرپوش کی ہے چاہے کروں میں تو حقیقت ہو جیسی تو جب روزن شریعت
... حاصل ہو یہ شریعت کی ظاہری و باطنی پیروی کے حاصل ہونا ممکن ہے،
... فرمایا کہ عارف باللہ اگر کوئی نقص گمراہی کے باوجود کوئی کمال حاصل کرتا بھی
... خلق حدود کی صحبت سے گمراہ ہوتی ہے اور ... کی حلاوت میں ذلیل و خوار ہوتی
... یا ... اور ... جہاں ... جماعت جو ... حاصل
... ہے ... یہ بھی ہے ... سے ... ان ... کی صحبت و ... سے
... مبارک ... سے حاصل ہوئے ہیں ... بیت حاصل کر چکے ہیں مثنوی

گفت پیغمبر علی را سے علی — شیر حق پیغمبر علی پرور علی
ہیک شیری ہست در بیشہ خمید — ہست در سایہ نخل امید
نے علی زنجیر عادت بود — ہر گریبان سایۂ مرد خدا
در بشر پوش روباہ آفتاب — فہم کن والشمس اعلم بالصواب
چو سوی زیر حکمہ خفتہ رود — چون گرفتی پیر تسلیم شو
صد کن در کار خضر بے نفاق — تا نگوید خضر ہذا فراق
در ہر چیزے تو کینہ در شوی — پس کجا بے صیقل آئینہ شوی
ہر کسے گرد عتبے پیش آورند — بہر قربت حضرت بیچون و چند

... چنانچہ جس وقت احمد شاہ بخاری نے سر منڈوا سومنات کے بتوں کو تاخت و تا
... تو بتوں کو سونے کے پجاریوں کے فیصلہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ یہ پجاری تقریباً سو تھے
... جنہوں نے بتوں کو پیش کیا تھا اور ان بتوں کی پوجا کرتے تھے
... کر رہا تھا اس طرح ہوتا تھا کہ ہر پجاری پر ضرب پڑنے سے
... کی طرح سے ... بتوں کے اندر سے کئی قسم کے ... نکلتے تھے
... کی تمام ... حضرت ... قدس سرہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ
... بیان فرمایا ہے کہ علم ... کے ظاہر کرنے سے جب ان پر
... جاتی تھی ... اثر کرتا تھا یعنی حضرت پر ... اثر

شیخ حضرت قدس سرہ سے ... شیخ منصور کا اعتقاد ... اس
اس زمانہ کے علماء کے حکم سے ... شیخ مرتبہ ولایت کا نہیں ہے ...
اللہ جس چیز کے ... فرمائے ... اس کی طرف ... لے ...
اس لئے کہ لفظ ... اللہ اللہ والوں کی شان میں آیا ہے جس وقت ...
کوئی ... حاصل ہوتی ہے ... زمانہ سے ... جاتا ہے ... اس کی جگہ ... جب ... تا ہے
... ہو جاتے ہیں ... وصف ... ہو کر ... متصف ہوتے ہیں چنانچہ ... حضرت منصور کو چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد منصور نے سر ... کائنات علیہ وعلیٰ ... الصلوٰۃ والتحیات ... ایک اور ... مکان میں خاندان خدا کی مجلس کی صدارت کرتے ہوئے دیکھا
مکان کے چھت کی طرف نگاہ کی تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر مبارک کے ... پر چھت میں ایک سوراخ ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا سبب پوچھا آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہ وہ خرقہ ہے جو تو نے ہماری شریعت میں ڈالا ہے۔ یہ

تو تقرب جو مسوئے مرد الہ — مرد ایچ از مسجد و ایچ گاہ
زانکہ او ہر جا را گشتن کند — ایں مسجد او را درشتن کند

مسافر و مالک جب دونوں بادشاہ دہلی سے چلے ہندوستان کے ملک
سے ایک حضرت مرد صاحب پاس جانے کا حکم دیا اور مرد صاحب کو خط لکھ دیا
جب منصور کہ گشت و رد — مرد بانہ تا رد کشم بند
جب منصور کو پھانسی دی گئی تو اس کے وجود سے لوگوں نے بہت سا خون
اس درویش مرد کے دامن پر
مرد خدا یا نہ تو پاک ہے — بندوں کی ہر خطا سے
مسافر و مالک۔ اب کو جو [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]
تھی اس رات نہ ہوئی ع

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود

فرمایا کہ شیخ کی صحبت عقیدت کے ساتھ اختیار کرنی چاہیے کیونکہ بغیر
کے صحبت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ علم دل
منفعت نہ تھا۔ اعتقاد دائم کو نفع دیتا ہے، اگر چہ منافقوں کو بھی
دولت نصیب ہو جاتی لیکن ان کو سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے
کچھ حاصل نہ ہوا سوائے اس وعید کے کہ [illegible] ما فقط فی الدنیا یسف
من الصالحین اسی لیے بزرگوں نے ذکر خفی پر صحبت کو ترجیح دی ہے [illegible]

صحبت یک صالحے با دو ریا — بہتر از صد سال بودن با تقی
[illegible] ذکر حق — نان خشک و [illegible]

فرمایا۔ سالک کو چاہیے کہ عشق حق تعالیٰ کا طالب [illegible] صحبت
[illegible] دنیا کا طالب، حق تعالیٰ کی محبت ہوتا ہے اس کے [illegible]
[illegible] حضرت صاحب کی طرف توجہ [illegible] دنیا کا کام
[illegible] اور طالب ولی مکمل بنتا ہے آدمی سے [illegible] قصور ہوں ہیں ملک
[illegible] کوئی [illegible] سے [illegible] بعد ایسا
[illegible] اول [illegible] ہے کہ اس کا [illegible] سے بچے
[illegible] سے [illegible] ہوں۔ مکمل [illegible] ہی [illegible] کہ دوسرے
فرمایا کہ عمل سے بغیر علم صحیح عقیدہ کے بغیر عمل کا مدہ نہیں دیتا اور صحیح
[illegible] عمل کی حفاظت کا ہے۔ علامہ زمخشری صاحب کشاف [illegible] تاریخ عالم
کی تفسیر کے بارہ میں کہا گیا ہے۔ ہو الکشاف ولکن [illegible] لیکن
[illegible] کے باوجود [illegible] عقیدہ کے لحاظ سے وہ معتزلی تھا اس
[illegible] کی لگام اس سے منہ میں ڈال کر سیدھے دوزخ میں ڈالیں گے اس لیے چاہیے
[illegible] سے علم و عمل کی درخواست کی جائے کیونکہ علم بغیر اچھا عمل ہوتا ہے

فرمایا۔ سالک کو چاہیے کہ [illegible] عبادت [illegible] سے دوسروں کو فائدہ پہنچے
[illegible] میں کوشش کرے۔ [illegible] عبادت جیسے نماز روزہ، حج روضہ وغیرہ سے
[illegible] کیونکہ [illegible] اگر کسی کو روٹی یا [illegible] اپنی عزت سے واسطے ہی دی جائے تو بھی وہ

نقل ہے اس کے بعد حدیث ارشاد فرمائی

صحیح حسب اللہ ورکان طائف بخیل عدل اللہ ورکان رطف

سہ بخیل بود ہشیار و پرہیزگار ہشیار نہ باشد جاہل غدار

یعنی سخاوت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو اور دل کا ارادہ رکھنے والا نیک لوگوں میں سے ہوتا ہے حسد کرنے والا عابد ہو اور لالچی تارک دنیا ہو ان لوگوں میں سے بدتر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ [illegible] ملاقات چاہتا ہے [illegible] لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے اور اس عبادت اپنے نفس سے دلاتا ہے کہ دوست کے لیے ہدیہ کے لیے اور دوسرے کی عبادت اپنے سے عبادت سے بہتر ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است ازہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

شیخ فرمایا کہ سالک چاہئے کہ اپنے دل کو حب دنیا کی آلائش سے پاک کرے کیونکہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور اس کا چھوڑنا تمام عبادتوں سے بہتر ہے اور عشق کے مراقبہ کے ساتھ اس ذات پاک کی طرف توجہ کرے بغیر دنیا کی محبت دل سے نکالنے کے غیر کو محبوب میں قدم رکھنا دشوار ہے۔ چنانچہ حضرت حافظ قدس سرہ فرماتے ہیں۔

منظور من گرامی خواہی زدو عالم شو حافظ [illegible]

جس وقت دوست حقیقی کی ملاقات کا ارادہ تیرے دل میں پیدا ہو تو تجھے چاہیئے کہ دنیا کو ترک کرے اور دنیا والوں کو بھی چھوڑ دے اس کے بعد اس جناب کی طرف توجہ کرے کیونکہ بغیر اس کے غیر سے تعلق کے حجاب کو اٹھائے غیر کی طرف پہنچنا محال ہے۔ سہ

تعلق حجاب است بے حاصلی چو پیوند ہا بگسل و واصلی

شیخ فرمایا کہ شیخ شبلی قدس سرہ نے ایک دن کسی چور کو سولی پر [illegible] دیکھا کہ چور دعا کی کہ الٰہی تیری طرح اپنے کام میں عشق سے [illegible]

[illegible] قطع تعلق کر [illegible] ان دونوں سے

حافظ عشق ازل بر زن بناد ہوسش

ورنہ ایں دعوی کند ہر جاں خویش

سالک کو چاہیئے کہ اپنی سعادت کے دوست رکھنے کی کوشش کرے کہ دوست کے نور سے اپنی بری اخلاق کے ظلمت کو دور کرے۔ کیونکہ عبادت میں بغیر مقصد یعنی یقین کامل کا حصول اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ مولانا جامی قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ سہ

آدمی آں است کہ پیوستہ دوست محو گرداں کہ یقیں در دوست

در بود آں پیکر گل آدمی نود رود دیوار نہ دمی۔

شیخ فرمایا کہ ایک گاؤں میں ایک درویش تھا جو اپنے نزدیک کسی کو نہ دیکھتا تھا اگرچہ کوئی عالم یا ستیہ یا درویش اس کے پاس آتا تو بھی اس کو نہ پہچانتا اس کا معمول تھا کہ ظہر کی نماز کے بعد جنگل سے لکڑیاں لاتا اور ایک بقال کی دکان

پڑھتے جاتا۔ یہ سن کر خلق سے فریاد سوسوں کا ہاتھ سے گر
اور ...
... کی فقط ان وحیوں کے سوا محمد بارنائی کی سوا ... پڑی اور اس میں
کمی وہ اسی وقت کھڑے ہوئے ... اور میرے دہان سے اتار کر ...
پہن لیا اور دستار ... پر رکھ لی اور درویش نے اس کا ہاتھ پ...
ہتے جو ... سے آیا اس نے ... سے ملامت ... چل ... تو ...
... سے ... کہ میں نے ... اور ... سے ... آج تک کسی ... نہ ...
خ... ہیں کہ خوبی و لطف جو اس پارسا نما کی اس درویش سے پہنے ... میں
... دیا ... اپنے ... کو ... سے کوئی پہ ... نہ ... کلام ...
... میں کہ ... ہاتھ ... سے ... پریشان ... اور ... اس ...
اس کا سبب پوچھا ہے ... اس سے ... کچھ
... سے میں ... یوں ... کہا ... درویش نے ... سے ...
آدمی نظر آتا ہے، کہنے لگا سو سے جاتا ہے اور مجھ پر خال سے ... ہوتی
مجھے آدمی دکھائی نہیں دیتا پس اس درویش نے فرمایا کہ جب ... ہے تو
بھی اس مقام میں ... سمجھو اس لیے یہ شعر پڑھا ہے

کیوں نہ ہو گا عشق سے یار سب ہندوستان
حسن سے دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں

نظم: آدمی آدمی ہے ... مجھ کو ... یقین ... ہے
دیو ہیں پیکر گل آدمی ... دیو ... آدمی

فرمایا کہ ... ان لوگوں کی صحبت ... جانے ... بھی نعمت ہے

... ہے ... اس میں بہت ... ہے۔ مقصود ... بلا مشقت
... اور ... شعر پڑھے۔

... صحبت صالح ترا صالح کند — صحبت طالح ترا طالح کند
... بہتر از صد سال بودن ہانقی — یک زمانہ صحبت با اولیا
... کیمیا ہا ہیچ ہیچ — کیمیا گر خود بود ایں جا گدا

... عالم ... اثر صحبت ہست
... ہے ...
... ہوں کی ... اثر ہوتی ہے ... ہر ... فرمایا ...
... ایک ... شمس دین
... ہو ... کند ... چشمہ

... شریف میں حضرت شیخ شیوخ العالم شہاب الدین سہروردی قدس
... ہے کہ ایک ... ہوتا ہے اس کی نظر میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ
... پر نظر پڑ جاتی ہے وہ اسی وقت ... جاتا ہے جب کہ حق سبحانہ و تعالیٰ
... کی نگاہ میں ایسی تاثیر رکھی ہے تو ایک کامل کی نظر میں — جو کہ
... ہے — کیا کچھ تاثیر ہو گی۔ جو کوئی اس کا انکار کرتا ہے وہ احمق
... ہے۔ بلکہ اس کی نظر میں تو ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ ... پر پڑ جائے اسے
... کامل ہو جائے ہے

... نگاہے ... جانہا ... بایدے — یک جرعۂ خرد کہ پیمانہ ہا بایدے

۵ دیدن ایشاں شعار کیمیا ست

چوں نظر ایشاں کیمیائی خود کجاست

رُباعی

[illegible] کہ خاک را بہ علم کیمیا کند — [illegible] روں لعل و گہر پیدا کند

[illegible] اندوہ را بدل نہ راہ دہد — آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کند

[illegible] کرنا ہو اس کو چاہیے کہ بندگی صرف حق تعالیٰ [illegible]

[illegible] سے [illegible] طور پر [illegible]

[illegible] شدہ [illegible] سے اپنے [illegible] ریبی [illegible]

[illegible] عنہ کہ اللہ [illegible] علی [illegible] کو [illegible]

اللہ [illegible] اور لوگوں سے [illegible] چاہیے

کیونکہ مقصد کا حاصل ہونا اسی بات میں منحصر ہے۔

منیر نے فرمایا کہ عاملوں کے قصے اور ان سے متعلق کتابوں کے مطالعہ میں خدشہ پیدا ہوتا ہے نیز فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ جو کام یا مشکل پیش آئے اپنے شیخ سے عرض کرے تاکہ مشکل سے چھٹکارا پا سکے۔ چنانچہ ایک شخص کو راستے میں چوروں نے آلیا اور اس کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اس نے شیخ کی طرف متوجہ ہونے کی بہت باطنی سے امداد طلب کی اور [illegible] سے مشغول ہو گیا مشکل میں مشکل ہو کر حاضر ہونے سے کیا؟ کسی وقت ان بدبخت چوروں نے یہ

[illegible] صاحب باطن کے پیچھے [illegible] کی اجازت ہے لیکن عوام کے پیچھے جائز نہیں ہوتا۔ [illegible]

[illegible] دیکھا اور اس کے خوف سے بھاگ نکلے اور اس شخص نے دشمنوں سے نجات [illegible] اسی طرح منیر صاحب نے یہاں محمد بار سے عرض میرے حضرت سے جلیل القدر [illegible] سے تھے [illegible] یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن میں حضور پر نور رحم اللہ [illegible] کی زیارت کے لئے اپنے [illegible] سے [illegible] تھا۔ [illegible] سے میں چند لوگ میرے ہمراہ [illegible] تھے اور ان سے پاس سامان سے لدے ہوئے گھوڑے تھے ایک جنگل میں نے [illegible] خاموش رہنے کو کہا، دو تین منٹ ان کو سمجھایا۔ اس نابکار [illegible] اور غصہ [illegible] سے نہ ہوا، لیکن ہوں نے نہ مانا، حتیٰ کہ وہ [illegible] ایسی ذکر [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] ہم سے پہلے [illegible] علم پر [illegible] سے پہلے [illegible] سے [illegible] ظاہر [illegible] میرے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے سایہ میں بیٹھ گئے [illegible] سورج کی گرمی، [illegible] میں پڑا جب میں [illegible] گرمی اور سورج کی تمازت سے عاجز ہو گیا تو باطنی طور پر اپنے شیخ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ آپ کب تک یہ تماشا دیکھتے رہیں گے اتنا ہی کہنا میں شیخ حضرت

[illegible] صاحب باطن کی نظر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہ شیخ کو محض فعل ہی فاعل [illegible] وسیلہ سمجھتا ہے بر نکہ عوام [illegible] و منتقل صاحب ارادہ سمجھ بیٹھتے ہیں اور [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی سے علاوہ ہا کہ صریح شرک میں پڑ جاتے ہیں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو [illegible] [illegible] حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور باطنی امداد کی حقیقت پر [illegible] ہے [illegible] اللہ تعالیٰ اس پر [illegible] اطلاع [illegible] ہیں ورنہ وہ [illegible] باطنی سے [illegible] رکھنے سے اطلاع نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی حرمت کی وجہ سے کسی [illegible] اس کی صورت میں [illegible] بھیج دیتے ہیں جو سائل کی امداد کرتا ہے۔ ۱۲ منظر محمد حسین۔

فرمایا کہ [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] ہدایت طلب کرتا ہے [illegible] کرامت ہی [illegible] اور منزلِ مقصود تک پہنچ سکے گا۔ چنانچہ اس بارہ میں حکایت بیان فرمائی۔ ایک شخص مسمی گل محمد کوئی نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے علم اور مفید کتابیں بعض ولی اللہ اور ولایت کرتا تھا اور شرح وقایہ اور دوسری کتابیں سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا۔ لیکن یہ معمول اس طرح تھا کہ کتابوں کو تو طاق پر رکھ دیتا اور خود چارپائی پر سو جاتا اور نماز بھی کبھی کبھی پڑھتا۔ ایک روز نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا تو اتفاق سے ایک درویش وہاں بیٹھا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر میں اس کے پاس گیا اور عرض کی کہ میرے لئے دعا خیر فرمائیے اور کوئی وظیفہ بھی پڑھنے کے لئے بتلائیے تاکہ حق تعالیٰ مجھے ہدایت عطا فرماویں۔ اس درویش نے دعا کی اور کچھ وظیفہ بھی بتلایا

[illegible] کے ارشاد کے مطابق میں نے کئی روز تک پڑھنا شروع کیا۔ عجب برات کہ سونے کے [illegible] معمول چارپائی پر لیٹا تو میرے دل میں آیا کہ یہ کیا [illegible] ہے [illegible] چارپائی [illegible] کتابوں کو نیچے زمین پر پھینکا ہوا ہے یہ سوچ کر میں نے سر اٹھایا [illegible] مارے غصے کے بجلی کی رو مجھ پر لپیٹ گئی۔ اسی طرح تین مرتبہ ہوا لیکن مجھے ہر گز [illegible] میں نے ٹھوکر کتابوں کو چارپائی پر رکھ دیا اور خود نیچے میں پر سو گیا [illegible] کتابوں کی بے ادبی کی اس طرح پاداش دی کہ بفضلہ تعالیٰ اس وقت سے اس وقت تک [illegible] کتابوں میں سے کوئی ما چھوٹے نہیں پائی۔ اس سے بعد حضرت نے فرمایا [illegible] گل محمد [illegible] حضرت یہاں [illegible] اور کئی حضرات ہیں حاضر شریعت [illegible] صاحب [illegible] فرمایا کہ [illegible] ہے کہ

پنج حس ظاہر است بہر مرد و زن
پنج حس باطن است ہر کس نہ من

[illegible] فرمایا کہ [illegible] علیہ حق تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتا تھا۔ خداوندا مجھے تو [illegible] مطلب ہے خداوند تعالیٰ کو اپنی طرف جذب فرما لے اور اپنے آپ [illegible] مجھے کو [illegible] تعالیٰ کا کامل ولی یعنی حق تعالیٰ ہے لیکن مجھے تعالیٰ [illegible] اپنے قرب کی طرف سلوک کرنا چاہیے۔ اب کی روایت کے لیئے تاکہ شیطان [illegible] حق تعالیٰ [illegible] جائے۔ اس سے اوپ کو نگاہ نہ رکھ [illegible] کہنے لگا [illegible] اب میرا کام تو [illegible] اور حضرت کرم گل [illegible] سلام نے اوپ کو محفوظ [illegible] فرمایا [illegible] وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ [illegible] مقربین [illegible] ہمارے رب کریم سے ہمیں نفسوں پر نگرانی کرنے کے حکم کیا۔ اگر [illegible] رحم کیا تو ہم [illegible] سے [illegible] جائیں گے)

اس وجہ سے وہ بخشش و مغفرت دونوں جہانوں میں عزت و اکرام کے مستحق ہوئے۔
چنانچہ اس مارہ میں نص صریح بھی ہوئی ہے۔ تو رتعالیٰ ما حاصلت من حسنۃ
فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک میں جو بھلائی تجھے پہنچتی ہے
اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے۔ مولوی صاحب
قدس سرہ نے مثنوی شریف میں فرمایا ہے۔

گفت آدم ربنا ظلمنا انفسنا — او ز اصل خویش بد و عذر علل چرا

و ز گناہ خود بدیں باشم گرو — تا کنم خود را ز خود بیرون گرو

عذر بدتر از گنہ شد در حرم — زود باشد کز تو آں حولہ رمی

ہے کہ تقدیر اضافت من بجاں — چوں ز طاعت عذر آری فی الحاں

گفت نز عدم ادب گر داشتم — گفت من ہم بر تو ہا ں نگذاشتم

ہر کہ او ز ابتدا خود بد بود — ہر چہ آید از و نیکو کے رود

اس لئے چاہیئے کہ ہمیشہ ادب کے نگاہ رکھنے کی کوشش کرے
سے بلند مرتبہ نصیب ہو۔ سے

ادب تاجی ست بر فرق عزیزاں — نہ ہر سر را سزد ہر جا کلاہی

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ لکل حرم و ادب حرم ھذا الرجل و
حرم الادب فھو بحسب ما جبلہ اللہ علیہ القرب و مردود اور
ہر حرم جو القبول یعنی جس نے ادب کیا پایا اس نے لوگوں سے ادب کیا جو کچھ
پایا جس نے ادب کو چھوڑ دیا وہ مطلوب سے دور ہے گرچہ پہلے قریب حال
مردود ہے گرچہ پہلے کہ قبول ہے)

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ ہر وقت حق تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتا رہے
فضل کے بغیر کوئی عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کام نہیں آتا۔ چنانچہ مولانا روم
نے فرمایا ہے ؎

گر نصیحت دستگیر باشد — ورنہ بسا ابلیس آدم روئے ہست

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ مسئلہ توحید کے علم سے بھی غافل نہ رہے گا کہ
نے فرمایا ہے علم اس کے جہل سے بہتر ہے۔ حدیث ؎
لکل شیئ نقاب و نقاب العلم الیقین ہر چیز کی ایک حقیقت ہے مگر جہالت
کی

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم اس طرح ہے جیسے جبرئیل علیہ السلام
کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے اور نبی مریم
علیہ السلام کے سامنے مثل سوتا کی صورت میں آئے۔ فرمایا کہ نبی سید خزرج
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ لو استقی بحمیم، سلام لطمرتات حق تعالیٰ باقی سعد
کی بنا پر حضرت مولوی حد بخش صاحب قدس سرہ نے کہا ہے ؎

خود مدعیاں گر نہ سعد فضول — نہاں چوں سکندر بوضع سوال

نیز کہا ہے ؎

درونی مذہب عشاق درنی گنجد — خدا یکے و محمد یکے و یار یکے

نیز مولانا جامی قدس سرہ نے فرمایا ہے ؎

در دیدہ مجنوں ناظر دوست
در صورت لیلیٰ ظاہر دوست

ایضاً

در چشم مجنوں دہ لیلیٰ شد نمودار ۔۔۔ لیلیٰ ہما مجنوں کہا خود بود خود را

یک روز شکار کو ایک گھوڑا دیوانی مر گئی ہے۔ حضرت قبلہ نے بر
تاکید سے لوگوں کو اسے مارنے کے لیے بھیجا۔ اور جو کوئی مجلس میں آتا اس
حال پوچھتے، آخر کسی نے آکر کہا کہ وہ گھوڑا دیوانی نہیں تھی بلکہ کسی نے اس
کو کہیں چھپا دیا تھا اس لیے دیواروں کی طرح بے قرار و پریشان ہو کر دھر ادھر
تھی۔ اب اس کے پکڑے جانے کی خبر سن کر حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کو مخلوق سے اس قدر
محبت ہے مگر مخلوق کا ہونا زیادہ ہے اسی لیے اس نے مسلمان اور کافر
اس لئے کہ ہر مخلوق اس کے اسماء و صفات کی مظہر ہے چنانچہ کتب
فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ
اس نے ہر حیوان کے دل میں والد کی محبت ڈال دی ہے کیوں کہ اس سے
پرورش کا کام لینا ہوتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک جنگ میں شہید ہونے والے
کا جنازہ پڑھتے وقت ایک صحابی کی لاش کی شناخت نہیں ہو رہی تھی
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی گئی کہ فلاں صحابی کے جنازہ کے
نہیں ہو رہی ہے فرمایا تم کو جس پر غالب یقین ہو اس کا پیٹ پھاڑ کر دیکھو
جگر میں دو سوراخ ہوں تو یقین جانو کہ وہی ہے اس بیٹے کو اس کے دو بیٹے
میں دفنا پائے تھے۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے اسی علامت سے ان کو

یا جبکہ اولاد پر شفقت و مہربانی کرنے میں صحابہ کرام کا یہ حال ہے تو دوسروں
ہو گا۔ اور فرمایا کہ انسان کو تو سب سے کم رغبت ہے کہ زندگی میں اور کام آوے گی اور
بعد خیرات اور تلاوت کلام پاک کا ثواب پہنچائے گی۔ لیکن انسان کے علاوہ
اتی کو اپنی اولاد سے زندگی میں کسی قسم کی توقع نہیں ہے اور بعد موت
کے باوجود ان کی حالت یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک شکاری جنگل میں گیا۔ اور
بچے کو دیکھا تو پہچان کر اسے مار ڈالا اور اس جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں ان
اس بچہ کو پا کر بے قرار ہو کر چلانی ہوئی، دھر ادھر دوڑنے لگی۔ آخر اس شکاری
پر ٹوٹ پڑی اور اس کو مار ڈالا اور پھر وہ بھی اسی جگہ جنگل میں کھڑی تھی
فرمایا مدت میں نے اس طرح آپ سے ایک اور حکایت بیان فرمائی تھی
باتوں سے مذکورہ بالا حدیث کا مطلب ظاہر ہوتا ہے۔ اس بارہ میں ارشاد
ان قرآن مبارک سے ارشاد فرمایا ؎

در پردہ عیاں، شد ز سے پردہ نہاں

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ایک صاحب کمال شخص کی خدمت میں ایک روز میں کے
نے محبت کی تا پر عرض کیا کہ دولت باطن سے مجھے بھی کچھ عنایت فرمائیے۔
نے کہا کہ تمہارا حصہ تمہارے پاس نہیں ہے یعنی میرے ذریعہ تمہیں کچھ حاصل ہونا
محبت میں نہیں ہے، لڑکے نے کہا کہ جہاں میرا حصہ ہو مجھے اشارۃً بتلا دیجئے
سے حاصل کر لوں، کہا کہ ہندوستان میں ایک امیر ہے جو کہ عنقریب ملتان پہنچنے
ہے جب تک تو اس کی خدمت میں نہیں جائے گا اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے گا۔

... ہے ... — وَكُلٌّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ
... ہے ... ... تحریک دلاتے ہیں
... ایک ذرہ بھی اللہ کے حکم کے بغیر ہل نہیں سکتا ... ہمارے لئے
... ساتھ وجود ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

... فرمایا کہ تمام حقائق ممکنات حقیقت محمدی علیہ صلوٰۃ والسلام سے ...
... وجود میں آتے ہیں جس طرح کہ تمام سماوات والارض صدور سے متعلق ہیں اور
... ہیں ... ہے ... ہے ... ہے
... ہے اور حقیقت محمدی مظہر ذات باری تعالیٰ سے موجود ہے جیسا کہ
... ثابت کیا ہے ... حضرت عبداللہ ... اور شیخ سعدی رح
... فرمایا ہے ؎

ز مبدء وجود آمدن در نخست
دگر ہر چہ موجود شد تا بع ست

... فرمودہ ... حقیقت کو ... صوفیاء کرام اعیان ثابتہ
... فیض وجود اور وجود مصروض و اختلاف و شرارت اعراض یعنی حقائق ممکنات
... وجود اور تعالیٰ قدح در نفی غیر و چنانچہ کثرت مرجع ...

... ہے ... ترجمہ کی ضرورت اس لئے نہیں سمجھی گئی کہ فہم عوام سے بالا ہے اور
... ترجمہ کے محتاج نہیں۔ مترجم

... والد بزرگوار کے حکم کی تعمیل کے لیئے دوا اس مہم کی خدمت میں حاضر ہونے کے ...
... ہو گئے۔ لیکن ... سے ... کی کوئی صورت نظر نہ آئی محمود تین چار سال تک ...
... اور اس کے گھوڑوں کے سائیس ... سے اس نے تعلقات پیدا کیئے۔ چنانچہ
... سے دریدہ اس نے ایک دن شکارگاہ میں اس کے قدم بوسی کی اور اپنا مدعا ظاہر کیا
... تو اس امیر نے اس امر سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کیا لیکن آخر کار جب
... کو مستعد پایا تو ایک خط پڑھنے کے لیئے بتلایا۔ اور کہا کہ ایک جگہ جا کر اس کو پڑھ
... لیں گے ... لیکن کسی کو اس راز سے مطلع نہ کرنا چنانچہ وہ روپوش تھا
... تک مجاہدہ کرتا رہا اور خط پڑھنے سے بعد دوبارہ اس کی خدمت میں حاضر
... نے اس کو حضور رسالت مآب صلعم کی ... خدمت میں پہنچا دیا
... بھی کوئی حاجت پیش ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض
... کے بعد حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جب عمر میاں محمد باقر علیہ الرحمۃ کے والد ماجد
... تعزیت کے لیئے ... کی طرف گئے تو ہم نے ان دونوں مزدوروں کو اپنے ...
... دیکھا جو کہ ایک ہی ... میں واقع ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رب بھی اسی طرح ...
... میں ہمارے مزدوروں کی مدد پوشیدہ ہے۔

... فرمایا کہ تمام موجودات اسماء جمالی کے مظہر ہیں اور کافر اسماء جلالی کے
... مظہر ... الٰہی میں سے کوئی نہ کوئی ... سے تابع اور محکوم ہے اور اس کے حکم سے
... نہیں پھیرتا ہے چنانچہ اس بارہ میں نص قاطع ہے

وَمِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

ترجمہ: جو کوئی زمین پر چلنے والا ہے اس کی پیشانی کے بال اسی ذات پاک کے تصرف میں ہیں

ے البحر بحر لی ما کان فی القدم
انما حکوث امواج وانہار
لا یحدث الشکال تشکل کلہا!
عمن تشکل فیہا انما ہی استار

بیت: ے در بحر اگر حباب تو پیدا و ناپدید
چوں نیک بنگری ہمہ دریا ہمہ حباب

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمع رکھے اور کبھی بھی حق تعالیٰ سے غیر کا خطرہ قلب میں نہ آنے دے اندیشہ غیر کو دل میں جگہ دینے کے مذہب میں عزت اور دوام نہیں ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے ے زیبا علی

مارام دوست قرب و دوستاں در مذہب ما جمع شد الناس
واللہ کہ ہیچ ناس نشد شناس تا ناس خود را از دل ما نشناس

اور تمام مخلوق کے کام کا دارومدار اسی اندیشہ یعنی خیال پر ہے مثلاً مومن و کافر کا وجود ایک ہی ہے یعنی دونوں ایک جنس ہیں لیکن اندیشہ آخرت کے لحاظ سے ایک کو کافر کہا جاتا ہے اور اندیشہ ایمان کے لحاظ سے دوسرے کو مومن کہا جاتا ہے اسی طرح شقی کو باعتبار اندیشہ شقاوت کے شقی اور سعید کو باعتبار اندیشہ سعادت سعید کہا جاتا ہے ورنہ ہر ایک کا وجود اصل میں ایک ہے اس کے بعد حضرت قبلہ نے یہ رباعی پڑھی ے

ے ہر دو را نو ہمیں اندیشہ باقی تو دستخوان دریشہ
در گل است اندیشہ ترگلشنی در بود خاشے تو خیر خویشی!

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ شیخ بالانسان الا ما سعی اور انا علمنا ہم ما احسن عملا کو اپنا نصب العین بنا کر باطنی و ظاہری طاعت میں کوشش کرے اور شریعت کے احکام کو بجا لائے اور جس میں خوب جدوجہد سے تاکہ اس وعید — ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی و اضل سبیلا — سے نجات پاکر حق تعالیٰ کی معرفت سے سرفراز ہو فرمایا۔ نظم

"کند دستے دخم در گردن یارے نشد
ربہ ہیچے لذت گیر دیارے نہ شد
تا پہ من آخر شود آخر من کارے نہ شد
مشت خاک من غبار کوچہ یارے نہ شد
ہر بہار آخر شود ہر گل بہ رنگے جا گرفت
غنچہ باغ دل ما زیب دستارے نہ شد

نیز فرمایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے غیر پر بھروسہ اور اس سے توقع رکھنا انسان کو ذلیل و خوار کرتا ہے، سالک کو چاہیئے کہ سوائے حق عزوجل کی جناب کے تو کسی کو اپنا حقیقی آقا سمجھے اور نہ اس کے غیر کو خیال ہی میں لائے۔

۵

گفتہ شیراز در باد کے شنید
صیاح خود بہ پیش کے برد

نیز فرمایا کہ مرض ایک کی تمام چیزیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہیں

پرستار امرض ہمہ چیز دکس
نہ تو مم و مرغ و مہ و مگس

ایک شخص نے حضرت صاحب اور مولوی محمد صاحب مرحوم و مغفور سے

کے بعد عرض کیا ؎

الٰہی را بست قدرت ازالہ
بہ جستہ با گردستش بہانہ

آپ نے اس کے جواب میں یہ اشعار پڑھے ؎

؎ اگر درد بیک ملائے کم — ۱۲۰ بل گرد بجیبے یم
دگر بکشد تیغ تہ دہد حکم — بماند کرد بیاں صحبت بکم

؎ ہر چہ نصیب ست بر تو می رسد — ورنہ ستانے بستم مے رسد

چنانچہ اس بارہ میں آپ نے حکایت بیان فرمائی کہ شاہ خراسان کی بادشاہ

کے زمانہ میں ایک نراسائی اس موضع میں آیا۔ اس کے پاس ایک اونٹ تھا جو

کا پالان پر سیدہ تھا۔ اس نے یہاں سے ایک سارباں کا نیا پالان ظلم سے

سے ناحق سے چھینا بھی اور پھاڑ ڈالا۔ نا پالان اس کے اونٹ پر رکھ دیا اور چل گیا
اس کے بعد اس ساربان نے نیا پالان بنانے کے لیئے اس پرانے پالان
مذکور میں سے چند مینگنیاں برآمد ہوئیں بہت خوش ہوا اور ان
کو بام میں لایا

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ علامات قیامت میں سے یہ بات بھی ہے
کہ عجیب امراض پیدا ہوں گے، جن کی تشخیص اور علاج سے دنیا کے حکیم
عاجز آجائیں گے۔ اس باب سے کہ ترقی پہلے لوگوں کی کتابوں میں ان
امراض کا علاج نہ پائیں گے اور وہ بھی ان کے تو ہم میں اپنے امراض کے ہوں
گے۔ چنانچہ پنسلین، جس سے بعض بیماریوں کی جراثیم میں سے فصد کی طرح خون جاری ہو
اس بیماری کے جراثیم کو اس طریق سے خون جاری ہوا جو لوگ دق کی بیماری
میں گرفتار ہوتے ان میں سے بعضوں کو تو صحت ہو جاتی لیکن کثر مر جاتے
اور بعض کثر مرض میں مبتلا ہوتے ان میں سے کوئی بھی نہ بچتا۔ پس حیرانی کے
ساتھ مولوی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا گیا کہ حکیم حسن اللہ خاں سے جو کہ
حکیم اجمل خاں مرحوم کے معتمد علیہ حکماء میں سے تھے۔ اس مرض کا علاج
پوچھ کر لکھ بھیجیں۔ چنانچہ مولوی صاحب مذکور کے جواب سے یہ بات ظاہر ہوئی
کہ حکیم صاحب مذکور اس مرض کے بارہ میں سن کر بہت حیران ہوئے اور کہا کہ یہ
امراض ہماری تشخیص اور علاج سے متجاوز ہے کیونکہ آج تک کسی حکیم کے تجربہ
میں نہیں آیا ہے ۔۔۔ اور نہ کسی طب کی کتاب میں اس کا ذکر ہے ۔۔۔

قرب قیامت کی دوسری علامت یہ ہے کہ حاکموں اور سربرآوردہ لوگوں کے عجیب قسم کے کام سرزد ہوں گے اور مخلوق خدا ان کاموں سے حیران و پریشان ہوگی۔ کیونکہ اس قسم کے کام اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئے ہوں گے اور اس کے بعد فرمایا کہ لکھنے والوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ اس زمانہ میں بیٹا باپ سے خوش ہو کر بات کرے گا تو اس کو بہت بڑا سمجھا جائے گا اور سرچڑھا بیٹا باپ سے بیٹے، میاں بیوی، بہن بھائی دوست یار سب الگ ہو جائے گا۔ جیسے بچے محبت کے دشمن پیدا ہو جائے گی، جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اس طرح کی علامات میں سے ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کل زمانہ کی خلاف و تعجب سے اس سے پہلے اس کا کبھی معلوم نہیں ہوتا تھا اب اس زمانے حالات دیکھنے سے پورا معلوم ہوتا ہے یعنی سرچڑھا جیسے باپ اور بیٹا شاگرد اور استاد بیوی اور بہن بھائی ان میں ہر ایک کے درمیان دشمنی پیدا ہو گئی ہے ہر ایک کے دل میں چھوٹا بڑے کی محبت اس کی پیروی کے ساتھ رہتا تھا اب شاگرد مرید اور عورت اپنے باپ استاد مرشد اور شوہر کی متابعت کرتے ہیں معاملہ اس کے برخلاف ہے۔

نیز فرمایا کہ یہ امت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور اس وقت آئے گی تمام روئے زمین کے لوگوں میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ کا نام سننے میں نہیں آئے گا اور بیت اللہ شریف میں بت رکھے جائیں گے۔ اور قبیلہ اس کی عورتیں ننگی ہوں گی اور پوری سے کپڑا سنتہ ہو کر بتوں کے سامنے رقص کریں گی۔ اس کے بعد

علم بھی سب امت اللہ زمین سے اٹھا کر آسمان پر لے جائیں گے اس قیامت بالکل قریب ہوگی اس کے بعد فرمایا کہ وہ یہ اللہ کی نگاہ میں ہر وقت قیامت قائم ہوتی ہے اس کے بعد یہ آیت کریمہ پڑھی:

ان ملک یوم اللہ و احد فقد رو کل شیئ ھالک الا وجھہ

ہر چیز کی بادشاہی ہے صرف اس کی ذات پاک کی۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے اس ذات پاک کے سوا جس کی ذات پاک "باقی" ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ مستقل کی بلاشک وہ ذات رہنا ہے۔

فرمایا کہ اگر کسی بزرگ وقت کی ہر شخص کے کام پر اس سے اعتقاد کے پورا ہوتے ہیں چنانچہ پہاڑیں جو کہ ہمارے ملک ہے اگر کسی بزرگ وقت اجنب سے ملاقات ہوتا ہے تو اگر وہ بزرگ جیسے حضرت سید احمد شہید کے زمانہ میں جو لوگ ان سے ملتے ہیں اور ان کی ملاقات سے خون جاری ہو جاتا ہے جس سے صحت ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے مجلس میں حاضر حکیموں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یونانی طب کی کتابوں میں بھی اس مرض کا یہی علاج لکھا ہے کہ کہنے لگے کہ اللہ ایسی دوائیں تو طبیبوں کی رسائی سے باہر ہیں اس مرض میں زہر قاتل ہیں اس سے فرمایا کہ سنا گیا ہے کہ ریگستان عرب یعنی مارواڑ کے علاقہ میں ہر مرض کو دور کرنے کے لیے دوا ہوتا ہے اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے قلب کے مطابق ہی ہر مرض میں شفا رکھ دی ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی کہ انا عند ظن عبدی بی۔

فرمایا کہ جو توکل حقیقی پر توکل رکھتا ہے اس کے اعتقاد
اس کو غیب سے روزی پہنچاتا ہے۔ کیونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ سے یہی روش
مطلق اور کفیل ضامن ہے۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
اس کو کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کو کافی ہے۔
اس کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت
فرید الحق والدین قدس سرہٗ بیعت ہونے سے قبل مرشد پیر کی تلاش میں
ایک درویش سے ملنے کے لیے گئے جو ایک بلند پہاڑ پر خلوت گزین تھا
دشوار گزار گھاٹی کے بعد بابا صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک سواری جا سکتی تھی
ہم لوگ وہاں پہنچ گئے اور فرمایا کہ اس پتھر کو ہٹا کر راستہ پیدا
بابا صاحب نے تعمیل حکم کی اور پتھر ہٹ گیا۔ اتفاق سے اس پتھر میں سے
کیڑا برآمد ہوا جس کے سر میں گھاس کا ایک سبز پتہ تھا۔ پس فرمایا کہ جبکہ حق
سبحانہ وتعالیٰ اس کیڑے کی روزی پہنچاتا ہے تو مجھ کو نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح کسی
شخص سے اس قسم کا واقعہ سنا گیا ہے جس نے بچشم خود دیکھا تھا۔ کہنے لگا کہ
دو دن میں ایک پتھر لاتا تو روٹی پکانے کے لیے اپنے گھر لایا۔ جب روٹی پکا کر
تو اس میں ایک کیڑے کے برابر جگہ میں آگ کا کچھ اثر نہ ہوتا اور وہاں سے روٹی
کچی رہتی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ تو ٹوٹ گیا اور اس جگہ سے ایک زندہ کیڑا برآمد
جس کے سر میں سبز گھاس کا پتہ تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! دیکھیے قدرت
متعلق ہے کہ اس کیڑے کو اس جگہ حلال جیسے دل آگ سے محفوظ رکھا اور
قدرت کاملہ سے جب تک چاہے روزہ رکھا سے روزی بھی پہنچاتا رہا۔

فرمایا کہ اس زمانہ میں جو بھی بیمار ہوتا ہے پہلے کی نسبت زیادہ بڑھ جاتا
ہے۔ پہلے پیشہ ور کے لیے لوگوں کی خوشدلی اور رحمت کا سبب بن جاتا ہے
مثل مشہور ہے کہ رحمت اللہ علی مدقوق
فرمایا کہ لفظ وبا جو لاعلاج وعلامت قیامت کبریٰ
سنا ہے یعنی بیمار یہاں کا حصہ ہے اور موت یہاں سے جیالا ہو جاتا ہے
یہاں سے ہے اور فرمایا کہ دو چیزیں ہیں جو چہروں پر غالب ہے
ہیں نفس، نقش، صورت کو سیرت سے تاثیر ہیں، کھلے نفس و
شیطانی اور ریاست، طاعت سے وار، کھلے کھوٹے وسوسے
سے درویش ہو جائے، کاذب ہو جائے لوگوں سے نیچے، کھلے حق پر ہو جائے

فرمایا کہ اعمال صالحہ چاہیے، پچھلے اعمال بھی کہ سے ہو گئے عمل صالح
حالی طریق ہے جو شرعاً دو حرکتوں کو سر سبز اور شاداب کرتی ہے اسی
سے اعمال مردہ عابد کے زندہ کرتے ہیں، چاہیے کہ بڑے اعمال
حقیر کیے کیوں ان کی مثال بارخرز کی سی ہے روزمرہ اگرچہ
تازہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ماہ جنوری کے اثر سے مُردوں کی طرح سو کھ جاتے ہیں
ایسے اعمال بد سے بچنا چاہیے۔ تاکہ مُردہ اعمال بد کے اثر سے
زندہ ہو جائے۔ کیونکہ کہا گیا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات حضرت
نے مذکورہ بالا ارشاد سے اس حدیث کا مطلب ظاہر کر دیا۔

اجتنبوا سبع الموبقات الشرک بالله والسحر وقتل النفس بالحق وشرب الخمر

و عشیرتہ سعود و ترویج دہ بعمل بہ سد سنگہ کما یعمل با شجار کہ

جب ہمایوں خاں ثانی مرحوم اپنے باپ کی مسند سلطنت پر بیٹھا تو
مبلغ ۲ لاکھ روپیہ حضرت کی خدمت میں بھیجا حضرت قبلہ نے اس کو ایک
اہل مستحقین یتیموں، بیواؤں، علماء و سادات میں مرحمت کے حصہ
تقسیم کر دیا، پھر لوگوں سے حسب دیانتی وحق شناسی دوسرے سے کچھ نا
کی رائے رہے اس کا ذکر حضرت قبلہ کے سامنے بھی آگیا پس آپ
طاب ثراہ نگاہ و خطاب بہ دیانت مرحمت فرمایا حق تعالیٰ نے تمام دنیا
دنیا سے روپیہ بھیجا ہے اور اس کو
حال جیسے بن سکتی ہے، اسی طرح تمام دنیا کی دولت ہندوستان کا علماء و
سادات و اولیاء کی شرف خدمت میں خلائی حال چیز داشت کہ حاسد
وقس بسد فی حل حرفہ، ہمارے پاس بزرگوں کی دعا
کا خزانہ ہے علم و شناخت سے خارج نہیں ہے اگر چاہیں تو پتے
مجذوبوں کی طرح ہنا لیل ہو کر مجلسوں میں پیشاب کر دیتے ہیں لیکن بصورت
یہ ہے، اگر کوئی شخص فلک سے آتا ہے تو وہ بھی فقیر سے پوشیدہ نہیں رہتا
پھر ہے کہ دوسرے کتے کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ اس پر سلسلہ اس ناچیز
کے دل میں خطور کیا کہ شیخ کا کلام اس حدیث کے معنی کی طرف اشارہ کرتا
لدنیا جیفۃ و طلابہ کلاب دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے
ہیں چنانچہ کہا گیا ہے۔ ؎

قیست خلق سرسری نکنہ بہ ری شفق شرح دیانت و حدت ست تخلق و تحقق

فرمایا کہ جس وقت طوفان نوح میں نوح علی نبینا علیہ السلام کا بیٹا غرق ہو
آپ نے حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ تو نے وعدہ کیا تھا
اہل کو غرق نہیں کروں گا اس کے باوجود میرا بیٹا غرق ہو گیا حق سبحانہ و تعالیٰ
ارشاد فرمایا انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح یعنی وہ تیرے
سے نہیں تھا کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں تھے اسی وجہ سے سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رباعی

سید لولاک را دیدم بخواب گفتم اے کاین جا بیا اہل سفا
سید ان شد اہل او در ما مدام گفت لا اہل لہ انہ عمل

سفر فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ بندہ پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ
ڈالے۔ حق تعالیٰ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا اللہ نہیں تکلیف
دیتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق

نیز فرمایا کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں حدیث آیا ہے الخلق عیال
اللہ اور مولانا روم نے اسی کے ترجمہ کے طور پر فرمایا ہے۔ ؎

اوست اہل خلق از بہر آں پسر ہر حضور و غیب را ضامن شدہ

پس فرمایا کہ صاحب عیال پر اپنے اہل و عیال کی خدمت واجب ہے اور
اپنی کوشش سے اپنے عیال کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے اس لیئے وہ
اپنی ضروریات کے لیئے کوشش کریں تو وہ بے فائدہ ہو گی۔ اس لیئے
انسان کو چاہیئے کہ اپنے تمام کاموں کو حق سبحانہ و تعالیٰ کے سپرد کر کے اپنے تمام

وقات کو حق تعالیٰ کی عبادت کے لیئے فارغ کرے۔ سبحٰت کریہ:

وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

فرمایا کہ ہر دل کا آخری مرتبہ تسلیم و رضا ہے اور شعر پڑھا ؎

کشتگان خنجر تسلیم را ۔۔۔ ہر زماں از غیب جان دیگر است

اس پر میاں محمد ذکی نے ۔۔۔ جو میرے حضرت کے عشاق میں تھے عرض کیا کہ جب رضا اللہ کا یہ حال ہے تو دعا ہر بات پر تسلیم ہو گئے اس تو اہل حاجت جو ان کے پاس آتے ہیں ان کی حاجتیں کیسے پوری ہوں گی فرمایا کہ جو حق حل ہو جاتے ہیں یہ بندہ [illegible] جناب میں عرض میں رہتا ہوں تو کہ [illegible] آیت کریمہ ماعلی الرسول الا البلاغ المبین کی تفسیر میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے

فرمایا کہ ہر قول و فعل جو کہ ایمان سے صادر ہوتا ہے وہ عمل صالح ہوتا ہے گو کہ عوام اس کے لیے ہیں ہوتے۔ یہ شعر پڑھا اور فرمایا:

سر بہ گیرد علتی علت شود

کز گیرد کامل ملت شود

چنانچہ خلیفہ محمد ہارون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس تاویل کے ساتھ

---

۵ اس کا مطلب نہیں کہ کامل گر خلاف شریعت بھی کرے تو وہ شریعت بن جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ کامل ہوتا ہی وہ ہے جس کا ہر قول و فعل شریعت کے مطابق ہو الا ماشاء اللہ لا حرف عنہ ولا ہم یحزنون ملزمت امر ہو کا تو یعنوہ

[illegible] جب میں [illegible] پہلے پہل حضرت والا کی صحبت سے مشرف ہوا تو بعض باتیں حضرت [illegible] سمجھ میں نہ آئیں جو بظاہر خلاف شرع معلوم ہوتی تھیں بعد میں یہ [illegible] حقیقت میں وہ [illegible] خلاف شرع نہیں ہوتیں [illegible] حضرت قدس [illegible] کی [illegible] پڑھنے جانے کا اتفاق [illegible] پڑھنے [illegible] سے [illegible] کیے [illegible] [illegible] [illegible]

ایک شخص نے حضرت قبلہ کی خدمت میں حضرت صاحب اور گل
کے دعوے کے بعد عرض کیا ؎

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible] کے [illegible]
[illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible]
فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] نے فرمایا ہے ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پس حضرت قبلہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ [illegible]
[illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible]
مرتوف ہے [illegible] [illegible] جو [illegible] [illegible]
اس کی جناب میں [illegible] کا حوصلہ نہیں ہے اس کے بعد آپ نے
پڑھے :۔

مالک ملک ست اور وحید ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
ظرفۃ العین چوں برہم زند ۔۔۔ [illegible]

[illegible] اس طرف اشارہ ہے کہ جو کوئی صاحب تسلیم ہے وہ حق تعالیٰ
[illegible] کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہے، اس لئے کہ اس کے [illegible]
[illegible] کی مرضی کے خلاف قدم اٹھانا کفر ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے
حضرت فضیل قدس سرہٗ تیس سال کی مدت میں ایک دفعہ بھی [illegible]
[illegible] اور صالح بڑا کرامت ہوا تو آپ کو تسلی [illegible]
[illegible] جس [illegible] کرامت ظاہر کیا کرتا ہے تو [illegible]
[illegible] جس [illegible]
[illegible]

[illegible] ایسے [illegible] عاجزی [illegible] رہے کیونکہ
[illegible] کے [illegible] ہی ذریعہ ہے ؎

تو بہ شش صد کمال ہیں است و بس
تو ز خود گم شو صنم ایں است و بس

[illegible] کہ سالک کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو وجود [illegible] کیونکہ [illegible]
[illegible] اقبال اکبر اللہ آبادی [illegible] ع

جو دوئی [illegible]

چنانچہ مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

آئینہ ہستی چو با شد نیستی
نیستی بگزیں گہ چو نیستی

...یٹ میں یکسانیت ہی فاصلہ ہے جس کا عکس عرش معلیٰ تک پڑ رہا ہے اور
...ں کو اسے منور ہونا ہے

حاجی غلام کاتب (دوش بوس) نے جو حضرت قبلہ سے بیعت تھے
...ں سے تھے ... عرض کیا اس غلام نے حضرت حافظ ناصر الدین سے
...حضرت قبلہ عالم سے ساتھ ... عشق میں سے ہے ... سنا ہے کہ
...حضرت قبلہ عالم ... سعی میں ...
...رایت معالج عورت کے پاس ... دوا پوچھنے کے لئے ... تھے
...علیہ رحمۃ رہتے ... سے ... سے ...
...سے مشرف ہونے ... چکے تو ... سے ...
...ٹھا رہا ہے ... ہاں انہوں نے وحیدی رکھنے سے ... لوہے
...میں واپس سے جاؤ کہ یہ بڑا ... مشرقی و مغربی ... علاج ہو ... اس دوا سے
...کی ضرورت نہیں ہے ... اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ ... محمد رحمۃ اللہ علیہ
...رہتے تھے ... کبھی کبھی حضرت قبلہ عالم کی زیارت کے لیئے اس ملک میں تشریف
...کرتے تھے ... یہ دفعہ ... اتفاقاً شہر زیرہ میں شب باش ہوئے ... شہر میں کوئی
...ان سے پاس ... دریچہ کی ... پوچھنے کے واسطے ... کو بہت تکلف پیش
...دیکھنے لگا کہ صحیح سورے تھے ... یہ مزہ چکھ دوں گا کہ لوگ تجھ سے عبرت حاصل کریں
...کہے ... نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے ... وہ ہو جو نہیں چاہتا ہے
...ہوا ... حسب معمول بغیر کسی پریشانی اور اضطراب کے ہو گئے ... لیکن ان کے ہم
...فقیر ... عرض کی کہ حضور ... ہو اور حضرت پریشان ہو گئے ... آپ اور ہی ... گزر

...ی سے ان کے درمیان جھگڑا اور قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو ... حتیٰ کہ
...ہو گئے اور کچھ ... ہو گئے ... حضرت قبلہ عالم سے ... کے وقت لوگوں
...پلنے کی آواز ... ترجیح کے وقت خبر دریافت کرنے کے واسطے اپنا آدمی
...طرف بھیجا ... رہتے ہیں ... اس کی ملاقات میاں صاحب ... صرف سے ہوئی ... نہوں
...پوچھا کہ کہاں جاتے ہو ... اس نے سارا حال بیان کیا ... کہنے لگے ہاتھ کے ساتھ
...چلو ... خود حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں ... واقعہ بیان کرنا ... جب حضرت
...عالم قدس سرہ کی خدمت میں ... آنے تو ... لگے ... آپ لوگ ... کتنے ... تھا
...ہم ... بھاگ رہے تھے ... اشتر و شغب ... ہیں کا قصہ ... اس کے بعد
...حضرت قبلہ ... سے ... کی ... سے ... معاملہ ... تو کیا ... معاملہ
...رہے تھے ... ان ... ملاقات میں ... نہ رکھنے تھے ... ایک شخص ان
...پاس ... ذریعہ ... سائل ... کہا ... ہوں ... آپ کسی عارف وقت ... مجھے
...ملتے ہیں ... آپ ... وقت ... کے ساتھ ... کی ... ہو گئے اور ایک
...کے درخت کے ... میں ملتے گئے ... اس کیچڑ گوبر سے ... لگے ... اس وقت
...پڑھ جاؤ ... دعا ... تاکہ ... اس سے ... بچے گویں ... اس ... سے ... طرح کیا
...اس درخت کے ... پتے ... جو کچھ ... گرتا ... سب حاصل ... بنتا جاتا
...حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ... قسم کے ... سب لوگ حق تعالیٰ ... راستہ ... ڈاکو
...ہیں ... سو نے حق تعالیٰ کی طلب ... جستجو کی ... اور کسی چیز ... رغبت نہ ... چاہیے
چنانچہ ... یہ مرد محمد ... نامی ... صاحب ... تھے ... قصبہ ... شہر میں ... تھے ...
کیا خوب فرما گئے ہیں ... ع

بچے کان چھوڑ کے ڈھونڈ محمود بھیں دل دا

یعنی تمام کامیابیاں طلب کرنے کا راز یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو تلاش کرو۔
جسے اللہ مل جائے اسے کچھ اور ملنا باقی نہیں رہتا۔ اللہ کل شیٔ ہے
پاک ہے اس ذات سے جس نے اپنے محبوب کو معراج عطا فرمائی۔

[illegible]

[illegible]

جب بادشاہ نے اپنی مسجد [illegible]
پوچھا کہ کیا تم نے [illegible]
تو کہا کہ حضرت [illegible]
سوچ کے بعد فرمایا کہ [illegible]
ہر یک سے جا کا [illegible]
عمارت پر حرام کا روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس پر
حلال کا روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور اس پر لوگوں کی اپنی حلال کی روپیہ خرچ ہوئی
لیکن یہ بات رہا عیب تو اس ہے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہماری طرف حرام کا مال
بھیجتا ہے جب پورا ڈھل ہو تو حق تعالیٰ متوکل کی طرف روانی کیسی چیز ہے
بھیجتے جو زیادہ حرام کی ہو اور مسجد کی پرتکلف عمارت دیکھ کر جلیح
حلال کا پیسہ ہو فرمایا کہ ایسی عمارتیں تو شہروں میں ہوا کرتی ہیں
درشکر وقت فضیلت کی عمارت کو عیب دار کرتا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرمایا کہ

یا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں [illegible]

[illegible] بہت دفعہ کہ [illegible] تسلی کرنے کے ساتھ [illegible]
سے نکلوا دیا [illegible] سے چرواہے نے [illegible] کر
[illegible] سے پہلے [illegible] کہنے لگے کہ [illegible] کسی گاؤں [illegible]
[illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] سے بچ جاتا ہے [illegible]
تو [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

غلام ... اور ... صاحب ہوتے تھے آخرکار اس بات سے کہ ہوں
عرصہ ... گزر رہا تھا ایسی حالت دیکھی کہ عرصہ دراز تک قید میں رہنے اس کے ساتھ
گزرنے لگے اور ایسی جگہ دفن ہوئے کہ ان کی قبر کا کسی کو نشان تک معلوم نہیں
ان کے بعد سعید کو ... بزرگوار صادق محمد خاں کے خاص امرا میں سے
تھے ... ان سے بھی نوکر ہو گئے۔ ان سے بھی نوکر موصوف کے ہاتھ پر
... خوش ... اس بات کا کسی کو علم نہیں ہے۔

... فرماتے تھے کہ ایک جگہ کہ ہندوستان کے اوپر منحصر ہے
... پہنچا ایک شخص ان کا ... ہوا ملا اس سے
پتہ پوچھا ... کہ آپ کا نام ... ہے کہا میرا نام ... ہے
... کے ذریعے ... کھڑا ہوا اور نیچے ... سے پانی ... پر
اس وقت ... کا کیا سبب ہے۔ کہنے لگا میں اپنے گلے پر چھری ... ہوں
کرتا ہوں ... محمد یعقوب قاری بیٹا نہیں ہے ... کو حق تعالیٰ سے ... ہے
فرماتے ... یار خان مرحوم ... فرماتا تھا جس وقت میرا باپ ... صادق خاں
مرحوم رخصت ہوا تو گھر میں ... سے زیادہ کچھ موجود نہ تھا ... پیسے باپ کی مسند
پر بیٹھنے اور اس کا نام مقامی اور ... کے حاصل ہونے ... تعالیٰ اور محمد یعقوب
کی ... منسوب تھا ... جو نا محمد یعقوب کو ... خاں موصوف ... شفقت ...
... پر کامل اعتماد تھا اس لیئے آخرکار ... یار خان ... مصلحت میں مبتلا ہو ...
ہو گیا ... کسی غیر معلوم جگہ دفن کیا گیا کہتے ہیں کہ جس جگہ پہلی دفعہ دفن کیا گیا وہاں سے
خان مرحوم کے حکم سے ... محمد یعقوب خاں موصوف سے ... لیا گیا اور اس

... دیں ... سے ... ملک حرام ... اور حکم دیا کہ ... دوبارہ دفن ... سے کی
... بلکہ ... کی حکایات مشہور ہیں۔

فرمایا کہ ... خاں مرحوم ... تھا ... شخص ... تھا ... دیا
... عشرت کی زندگی بسر ... ہیں ... ہوتا ہے سو ... ہر وقت حاضر ...
... ہی پہنتے ہیں حتیٰ کہ کھانے ... پہننے ... میں بھی انہیں ... ہے
... کھانا ... قلیہ ... ہے ... بعض ... ان کے پہنے
... ہی ... ہوتی ... کہ ... پہنے ... بھیجیں ...
... ماں کی

... فرمایا کہ ... خاں ... نے کسی ... سے ... صاحب ... خاں
... یا ... اول ... صاحب ... حافظ ... خاں نے اس ... سے کہا کہ ... خاں موصوف کے پاس ... صاحب ... خاں
... سے معاملہ ہیں کوشش کرو اور ... سے کام نکالو اس ... سے کہا کہ ... مسلوں کے
ساتھ ... مجھ سے ... گز نہیں ... سکے گی ... بیٹے آپ ... جان کی ... ہیں۔
... اس ... سے اس ... کا ... پایا ... خاں موصوف ... نے
... مسلوں اور ... حلاع ... سے ... سے ... تھا ... سے
... تمام ... کی ... جاری کیا ... ہوا ... گزرے ...
... طرح ... کی ... چند ... کرنے کے ... ہزاروں ... ٹھہرنے کا ...
... جگہ کے ... نے ... گزری ... حتی ... کوشش ...

سویرے وہاں سے سوار ہو کر چلے۔ اسی روز خان مذکور موضع دلاور سے سوا
فقیر کی ملاقات کے واسطے احمد پور آ پہنچا جب فقیر کے قریب آ کر نکل گیا تو
جانیں کہ اب اس دنیا میں نہیں تھا پھر بھی مجھے اس کے بدن پر حرارت محسوس ہوئی
اس کا چہرہ بھی متغیر تھا اور اس کے ہونٹوں اور دانتوں پر گرد جمی ہوئی تھی حسب
یہ دیکھ کر یا تو میں نے مردوں کی بوٹ خبیث سے — جو کہ اس کا محرم راز
تھا کہا کیا خان صاحب کی حالت ہمیشہ اسی طرح رہتی ہے یا کہ کچھ ہی
ہے دیکھنے لگا کہ اتنے حکمران کی حویلی میں تشریف آوری کی خوشی
بعد سوار ہو کر وہاں سے [illegible]
تو چالیس ثانیہ فوج کے [illegible]
صاحب کی کھانے پینے کے [illegible]
اور بیہوش ہو گئی — اس سے بعد [illegible]
ہوئیں اور چونکہ ان پر رام کا [illegible]
لیکن جو مرد درویشوں کی عیش و عشرت سے دلدادہ ہے — پھر وہ کہتے
و نعمان موصوف حقیر کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے بعد حضرت
صاحب محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے لنگر کی تنگی کا ذکر کرنے لگا اور بہانہ
ان سے لنگر کی تنگی دور ہو جائے میں نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا

جہاں پُر ز نعمت و مستان در شور
و لیکن چو بیسلد در آشیبستہ کور

جب اس نے یہ شعر سنا اٹھ کر چلا گیا و مولوی غوث بخش سے کہنے لگا

ہے اس درویش کی جلالی طبیعت سے بہت ڈر گیا ہے اور [illegible]
[illegible] ہوتی ہے جو کچھ [illegible] مقصد دعا ہے اور پورا کر دو تاکہ جس سے
[illegible] سے پہلے جاویں۔ چنانچہ ہم اپنا مقصد پورا کر کے خانقاہ مبارک پر واپس پہنچ گئے
[illegible] خان صاحب محمد بہادر خان نے خانقاہ مبارک [illegible] شریف
[illegible] حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ملاقات کی اور قدم بوسی کا شرف حاصل
[illegible] حضرت قبلہ اس کو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] مبارک پر لے گئے اور ان کے
[illegible] دینی و دنیاوی حاجات سے پورا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور
[illegible] اطمینان [illegible] حضرت صاحبزادگان [illegible] صاحب کے
[illegible] صاحبزادگان سے [illegible] خان بھی وہاں حاضر ہو کر اور قدم بوسی
[illegible] حضرت صاحبزادگان [illegible] صاحب کی تعزیت کی حضرت قبلہ نے صاحبزادگان
[illegible] طرف متوجہ کر کے فرمایا [illegible] میاں عبدالصمد صاحب شہید کو دشمنوں کی
[illegible] سے شہید کر دیا باوجود یہ بہادر خان [illegible] مرحوم حضرت قبلہ عالم کے مریدین میں سے
[illegible] اور اس کا لشکر بھی دو تین میل سے حاضر پہرہ مبارک پر بیٹھا تھا مگر اس سے کچھ نہ ہو
سکا — اور اصل حضرت قبلہ عالم ہی کا تصرف تھا لیکن ظاہری سبب یہ ہوا کہ گروہ
[illegible] سے مکر بہت باندھ کر ان نابکاروں کو بارہا دیا بارہا ہزار سے قریب تھے جنگ
[illegible] کے علاقہ سے باہر نکال دیا اور ان خبیثوں کا اور دفاریہ تھا کہ صاحبزادگان میں سے
[illegible] پھوٹے [illegible] نہ چھوڑیں گے — اس حکایت کے بیان کرنے میں اس طرف
[illegible] اشارہ تھا کہ اس سے قبل صاحبزادگان نے علماء کے معاملہ میں کچھ کوتاہی کی تھی — اس
[illegible] خان صاحب موصوف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اسی بات کی وجہ سے میرے

[illegible] میں قیامی مقبرہ ہے جس کی وجہ سے [illegible] ہو جاتا ہے
[illegible] جاتا ہے آئندہ [illegible] ہے راقم اس وجہ مقبرہ [illegible]
اور وہ بات یہ ہے کہ [illegible] سے باپ [illegible] محمد خان [illegible] نے اپنے امیر نصیر گرد کچھ [illegible]
محمد بن قاسم کی نیابت کے باوجود اور ان کے [illegible] میں موجود ہوتے ہوئے [illegible]
دی تھا حالانکہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرآن شریف کا پڑھا پڑھا ہوا کرکے [illegible]
ملک سے [illegible] لائے تھے۔ [illegible] نہ ہو سکے قتل [illegible] سے بچ بھی کر دیا تھا پھر
ہم نے شیخ محمد عقیل [illegible] سے [illegible] آنے سے پہلے ہی قتل [illegible] دیا علم سے
پہلے پہنچ جاتا راقم [illegible] سے [illegible] دیا جاتا اور [illegible] حضرت قاضی صاحب
کے [illegible] عصر وقت سے [illegible] اور [illegible] اور عصر
اس طرح اٹھا کر ایک امیر [illegible] دل [illegible] اتفاق سے [illegible] کا بڑے سخت [illegible]
سے مقابلہ ہوا [illegible] پائی اور [illegible] اور [illegible] مملکت [illegible] ہوئی۔ حاسدین
کے کہنے سے [illegible] کی جلاوطنی کا حکم صادر کر دیا۔ چنانچہ وہ درویش اپنے [illegible]
سمیت [illegible] طرف چل دیا تقدیر ہی سے کسی نے اس امیر سے کہا یہ درویش آپ کے
پیر و مرشد تھے اور [illegible] مانتے تھے محل سے بہت سی قیمتی چیزیں اور مال بھی اپنے ساتھ
لے جا رہے ہیں یہ سن کر اس نے فوج کو حکم دیا جس نے راستہ میں جا کر ان کو گھیر لیا اور لوٹنا شروع کیا وہ درویش [illegible] سے پہلے تو [illegible] اور [illegible] سے
ایک طرف ہو کر بیٹھ رہے۔ ان کی [illegible] چار سال کی لڑکی ان کے سامنے کھڑی تھی۔ جب ایک
شخص نے اس لڑکی کے کانوں سے گوشوارہ کو زور سے کھینچا تو اس نے [illegible] چیخ
شروع کیا۔ پس اس درویش نے [illegible] کو لڑکی [illegible] اور اپنی شہادت کی انگلی [illegible]

[illegible] نکلی کاٹتے ہی وہ مٹھی [illegible] باقی رہے اور وہ [illegible] بنا لیں اس
[illegible] اور [illegible] کرامت کی وجہ سے وہ [illegible] پہنچے ہیں [illegible] گویا وہ
[illegible] سے بعد [illegible] تبہ پر فائز ہوئے۔ اس سے بعد فرمایا کہ کوئی درویش [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے دوستی [illegible] اور [illegible] سے آخرت [illegible] کو
[illegible] سے [illegible]

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ جس نے عبادت [illegible] کیونکہ
[illegible] سے [illegible] ہے اس سے [illegible] فرمائی کہ اس
[illegible] سے [illegible] تھے جس سے پاس لوگ
[illegible] سے [illegible] تھے [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] سے [illegible] تو [illegible]

حضرت قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ [illegible] میں بہت امراض پیدا ہو گئے ہیں
جیسے [illegible] اور [illegible] اس لئے [illegible] کو ام الامراض کہتے ہیں نیز
فرمایا کہ [illegible] ریشمی [illegible] سردی سے بچنے کے لئے بہت [illegible] ہیں جیسے
روئی دار [illegible] [illegible] وغیرہ ان سے بعد روئی کپڑوں کا درجہ ہے نیز فرمایا کہ [illegible]
سردیوں میں [illegible] کی بھی قدر و قیمت ہوتی ہے اور یہ حدیث [illegible] زبان مبارک سے بیان
فرمائی [illegible] خیر [illegible] نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ نے [illegible]
[illegible] اور دن کو پیدا فرمایا ہے اگر ہمیشہ رات ہی رہتی تو مخلوق عاجز ہو جاتی اور
اگر ہمیشہ دن ہی رہتا تو بھی مخلوق پریشان ہو جاتی۔ [illegible] اپنے کلام کالج میں مشغول

رہتی ہے اور رات کے وقت آرام کرتی ہے۔ کما قولہ تعالیٰ

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اللہ نے اپنی مخلوق پر رحمت و مہربانی میں سے یہ بات بھی [illegible] اللہ نے تمہارے واسطے رات اور دن کو پیدا کیا تاکہ تم رات کو آرام کرو اور دن میں کمائی فضل (روزی) تلاش کرو۔ تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب [illegible] سے پوچھا [illegible] سے پہلے [illegible] اس نے فرمایا [illegible] میں [illegible] میں مبتلا ہے یہ بات [illegible] کافروں سے پیدا ہوئے [illegible]

پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی علیہ السلام کے قصص ذکر فرمائے ہیں چنانچہ قوم نوح علیہ السلام کا قصہ ہے کہ بعض دیوانے لوگ لڑکوں کے ساتھ بدعمل کرتے تھے جس بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے ساری قوم کو ہلاک کر دیا اور آل نوح کو بچا لیا اور حضرت نوح نبی علیہ السلام کا قصہ ہے کہ انہوں نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو دعوت دی۔ لیکن قوم ہر دفعہ کانوں کی پارلیمنٹ میں [illegible] اور پیغمبر نبی علیہ السلام ان کو پتھروں کے پیچھے سے نکالتے تھے جب آپ نے دیکھا کہ میری قوم [illegible] دین کو قبول نہیں کرتی بددعا فرمائی حق تعالیٰ جل شانہ نے طوفان بھیجا اور ساری قوم کو غرق

اسی طرح حضرت صالح نبی علیہ السلام و حضرت ہود علی نبینا و علیہ السلام کے [illegible] سے منع کیا لیکن جب [illegible] قوم تباہ ہو گئے اور آرکاب سے [illegible] اور اس جہل و علاوے کافروں کو تو ہلاک کر دیا مگر مومنوں کو جن کشتی [illegible]

ہود گرد مومناں خطے کشید
سرِ حنظلہ و چوں [illegible]

[illegible] تھے تو [illegible] میں [illegible] گئے ہیں تا حضرت [illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible] سے [illegible] تو [illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible] کوشش [illegible] میں [illegible] کوئی محبوبیت و [illegible] حاصل کرے۔ چنانچہ قرآن شریف میں [illegible]

[illegible] کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اے حبیب صلی اللہ [illegible] اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میری [illegible] اخلاق و [illegible] عبادت [illegible] تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے

فرمایا کہ دنیا داروں کی [illegible] نہ کرنا چاہیئے [illegible] کے لئے بتاہ کر دیتی ہے حسد کا کتا اس کی کوئی خیر [illegible] سے [illegible] قرار نہیں پکڑتی نیز فرمایا کہ [illegible] کی دنیا دار فقیر کے پاس نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ [illegible] ہے اس کا فقیر کے پاس نہ آنا بایں وجہ بھی وقعت نہیں رکھتا چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ

نے اس کتاب میں حدیث نقل کی ہے "اذا رأیت الدنیا مقبلۃ علی العبد فاعلم انہ
اذا رأیت الفقر مقبلا علی العبد فاعلم انہ یقول گر میرے فقر سے دوست دوڑ رہے دیکھے تو اس بات کو سمجھ لو
وہ میرے دوست ہیں اور اگر اس فقیر کے آنے سے دوست دور بھاگ رہے دیکھے تو جان لو کہ وہ
میرے دشمن ہیں۔

سید زادہ رحیم خان صاحب نے حضرت قبلہ عالم جہانگیری کی درخواست
کی جاگیر کی تھی بعد میں جاگیر نہ ہوا۔ خان خانان مرحوم سے منسلک
تھے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ سے اپنی رہائی میں ان کی بابت کوئی پروانہ
لکھنے کی درخواست کی۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے ان کے لئے خان موصوف سے سفارش
کرنے کا وعدہ فرمایا۔ سید زادہ رحیم خان موصوف سے ملے اور
کہا کہ میں بیرگڑھی، حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ
عالم میرے پاس تشریف لائیں تو میں علماء کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ حضرت قبلہ عالم
نے جواب میں لکھا کہ میرے پاس کوئی ایسا عالم نہیں ہے جو کہ علماء کے ساتھ
درقم پر شریعت کی فرمانبرداری واجب ہے جو کچھ علماء شرع حکم دیں اس پر
چلے کیونکہ قرآن اعظم سے بڑے نہیں ہو اور اعظم و بھی علماء کے حکم سے شریعت
پابندی کرتے تھے ہم حضرت سے زیادہ بزرگ نہیں ہیں کہ ہمیں سے بھی حکم شریعت
کرنا ہو اور رسول پر لٹک گئے اس لئے حکم شریعت سے مرگز اعراض نہ کریں۔ جب
جواب پہنچا تو خان مذکور نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی جاگیر کر بحال کر دی لیکن انہوں
اس کی واگزاری کے دسنے ذرہ بھر بھی کوشش نہ کی۔

سید زادہ فرمایا، حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ

مولانا حافظ صاحب محمد بن بلتان و حضرت قاضی صاحب محمد فاضل رحمۃ اللہ علیہ
جاگیر کو جاگیر بدور کی واگزاری کے لئے خان موصوف کے پاس بھیجا صاحب
خان موصوف سے ملاقات کی تو خان موصوف نے کہا کہ ہم بھی حضرت قبلہ عالم
دوست رکھتے ہیں ہم نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم انتہا درجہ کی اخلاص کی کوئی
اور شانی نظر نہیں آتی وہ یہ خان تبدیل ہو جس جگہ آگ بجھائی جاتی ہے وہاں
دھواں اٹھتا ہے۔ اگر تم کو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ سے ارادت حقیقی تو
ارادت بھی ضرور ظاہر ہوتیں اس کے بعد خان موصوف نے جاگیر بدور کو واگزار

حضرت قبلہ نے فرمایا، جب اہل دنیا کو کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو پیروں
کے پاس دوڑتے ہیں اور ان سے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں، ورنہ
بے خود دردمندی کی وجہ سے خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق اور
رہتے ہیں بلکہ دل ہی دل میں اپنی بہادری کا دعوی کرتے ہیں اور کسی کو بھی اپنے
نہیں سمجھتے۔

سید زادہ فرمایا، رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ایک معجزہ ہے، دنیا داروں میں
کوئی شخص اپنی بہادری کا دعوی کھلے طور پر نہیں کرتا۔

سید زادہ فرمایا، دنیا دار بے فہم ہمیشہ دھوکہ ہی کھاتے ہیں درس کے مناسب حکایت
یہ فرمائی کہ ملا محمد یار عشی نام ایک مسخرہ کا ملازم تھا، ایک دن مذکور اس کو پیٹا
تھا جب کسی معاملہ کی انجام دہی سے دوسرے اس کو اپنا ہمراہ لیجاتا، اور وہ کوئی کام
انجام دے کر واپس آتا تو خان مذکور سات روز تک خوشی مناتا کہ میرا بیٹا بہادر

سے واپس آگیا ہے، اس قدر اس پر طنز و ملامت کرتا تھا کچھ ٹھکانہ نہیں ہے۔
خان فرماتے ہیں محمد علیشہ کے دل کو دنیا کی محبت اور اس پر لٹانے کی ہلاکت کو

فرمایا کہ مولانا روم قدس سرہ نے اہل دنیا کو خوب طریقہ سے یاد دہانی فرماتے ہیں ہے

اہل دنیا چہ کہیں و چہ مہیں
لعنت اللہ علیہم جمعین
دل دنیا چوں گلخن دورہ
دوست بنشاں بر سر مگذار
پیست دنیا سرہ صرفہ مردار
در پئی آں کہ تن چوں خر شدن

یعنی دنیا اور دنیا والوں کی مثال گدھے کی ہے جو کہ بوجھ پر بیٹھ کر اٹھانے والے کی طرح ہی دنیا دنیا کی طلب میں دھوکہ نجاست اور گندگی کے بوجھ لے کر اور اس پر بیٹھے ہوئے ہمیشہ حیران و سرگرداں رہتے ہیں، قناعت نہیں کرتے اور دنیا کو جمع کرتے ہیں، آخر کار دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جاتے ہیں

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ جس کسی کی قسمت میں کوئی چیز ہوتی ہے اس میں لکھی گئی وہ اس کو پہنچ کر رہتی ہے اگر قسمت میں نہ ہو تو نہیں ملتی۔ چنانچہ سلطان سکندر کی قسمت میں آب حیات نہ تھا باوجود کوشش کے باوجود یہ کہ حضرت خضر علیہ السلام کو اپنا رہبر بنایا تھا اور انہوں نے بھی سکندر کو پانی پلانے کی پوری کوشش کی تھی کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ حکم الٰہی اسی طرح تھا کہ سلطان سکندر آب حیات نہ پیئے

اور حضرت تشنہ لب واپس لوٹ آئے اس کے بعد یہ شعر پڑھا ہے

ہندوستان قسمت را چہ کنم و از ہر کہ
کہ خضر را آب حیات تشنہ می آرد سکندر را

"ہندوستان قسمت" سے وہ لوگ مراد ہیں، یعنی ہندوستان کے جن کے متعلق لکھا ہے اور یہ کہ وہ دنیا میں کافر ہی رہیں گے توحید و ایمان علم سے خالی و محروم رہیں گے دنیا اور دنیا والوں کے دیکھنے اور ان کی محبت میں گرفتار ہونے سے بچ نہ سکیں گے جب کہ ہر اہل ایمان پر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ کی اور ہر مرد و عورت سے بیعت یا ہم عقیدہ ہونے کے ساتھ دونوں نے حضرت غوث علی شاہ علیہ السلام سے ہاتھ دوستی میں مگر اسے ہر ایک جو دنیا اور دنیا کے ساتھ رہا میں محبت میں گرفتار ہوتے ہیں اور دنیا فرشتہ ہیں ان کو نہایت حسرت ہوگی کہ ہم نے دنیا میں دنیا اور دنیا کے ساتھ دوستی کیوں نہ کی تاکہ ان کی دوستی ہم کو دوزخ سے علیحدہ سے نجات دیتی

فرمایا کہ اہل دنیا کی دوستی کرنا بہت بُرا ہے اور دنیا داروں کے معاملہ میں اہل دنیا سے بھی زیادہ بُرا ہے چنانچہ اگر کوئی کسی دنیا دار کی عزت سے مخلوق خدا کو حکم دیا جائے اور وہ مخلوق پر اپنا علم چلائے اور ان کی رعایت کرتے رہے حلال اور حرام صلی اللہ علیہ وسلم سے علم اور پرہیز ڈال دے اور لوگوں سے علم و تعلق سے مال حاصل کرے اور وہ اس اپنے دنیا دار حاکموں سے پاس سے جاوے اور وہ دنیا دار اس سے خوش ہوئے اور اس کو اپنا مقرب بنا لیں تو ایسا شخص تباہ اور بہت

لائق کہے ——— اور جو قسم کے مخلوق خدا پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے تو حق تعالیٰ اس کو دنیا
حاکم کو اس پر مسلط فرما دیں گے کہ وہی اس ظالم کو سزا دلا کر دے گا۔ اس پر آپ نے
یہ حدیث مبارک بیان فرمائی:

مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا فَقَدْ سَلَّطَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ

جس کسی نے ظالم کی اعانت کی اللہ تعالیٰ نے اس ظالم کو اس پر مسلط کر دیا۔

نیز فرمایا۔ حق تعالیٰ کی فکر کرنی چاہیئے میں حق تعالیٰ کی جانب سے [illegible]
سے بہتر ہے کیونکہ کوئی شخص حق عزوجل کی [illegible] متوجہ ہو
کر دے تو حق جل [illegible] سے [illegible] فرمائی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرا ہو جائے میں اس کا
دوست ہو جاتا ہوں۔

ایک دن حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ غیبت زنا چوری کرنے سے بھی
بُرا ہے۔ مثلاً چوری کرنے سے تو چوری کی ہوئی چیز سے چھ فائدہ بھی اٹھا لیتا ہے
غیبت میں تو کوئی ظاہری فائدہ بھی نہیں بلکہ غیبت کرنے والے کا عمل بیکار ہو
جاتا ہے۔ حدیث کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے کہ غیبت
سے [illegible] تمام عمل ضائع ہو جاتے ہیں گے اور تم کو معلوم بھی نہ ہوگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ پس جانتے ہو
سے بعض لوگ دوسروں کی غیبت نہ کریں اور غیبت یہ سوائے کے کسی کی پیٹھ

بات کہی جائے کہ اگر وہی بات اس کے منہ پر کہی جائے تو اس کو سخت غصہ آئے،
حق تعالیٰ غیبت کی بُرائی ظاہر کرنے کے واسطے مثال بیان فرماتے ہیں کہ کیا تم
سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے اور آپ ہی کہے کہ وہ
مردہ ہے بلکہ ہم بالکل اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں اور مُردہ بھائی کا گوشت نہیں
کھاتے پس جس طرح کہ مُردہ کا گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہو اسی طرح غیبت
سے بھی پرہیز کرو فقط

[illegible]

نیز فرمایا کہ فقر ایک عالم ہے ہر شخص کو اپنے سے اچھا سمجھ جائے، اور
اس کے واسطے دعا کرے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کام حق تعالیٰ کرتے ہیں اس میں مخلوق کی بہتری
ہوتی ہے اور نقصان کی نسبت نفع زیادہ ہوتا ہے اور جو بظاہر نقصان معلوم ہوتا ہے
اس میں بھی حقیقۃً نفع ہی ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اس ذات پاک کا کام عبث نہیں
ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ اپنی مخلوق پر مہربان ہیں اور ارحم الراحمین ہیں۔

نیز فرمایا کہ قرآن مجید کی قسم نہ کھانی چاہیئے یونکہ یہ نام ہے اور سے قوی
کا نام ہے

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ انسان تو صرف [illegible] ہی نہیں درندے
سب چار پائے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ اس پر آپ نے یہ آیت مبارک پڑھی

ادیبہ کا انتظام ہی ہم اصل ؛ نیز فرمایا کہ درویش سے واسطے خرچ کر، ہے
آسان ہے کیونکہ اسے دنیا سے ساتھ محبت نہیں ہوتی، اور دنیا داروں کے واسطے
خرچ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ان کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور اگر کوئی دنیا سے
محبت رکھتا ہو تو باوجود اس کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں خرچ کرنا
ہزار درجہ بہتر ہے۔ پھر یہ شعر ارشاد فرمایا ہے

تو است رگردن خر ... کوست
گر تو نہ بخشی کسد نوشتے دست

یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا مخلوق خدا کے ساتھ تو صلح اور اتحاد سے ساتھ
پیش آنا اور درویشی سے بہتر نہیں ہے کیونکہ دنیا کی محبت ہوتی ہے
چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

الشقی شقی فی بطن امہ

ایک بدبخت بچہ ماں کے پیٹ سے بدبخت ہوتا ہے اور بدبخت بچہ
ماں کے پیٹ سے بدبخت پیدا ہوتا ہے۔

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ درویش کو کوئی حرام چیز نہیں بھیجتے
چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا
(جو خدا سے ڈرے اللہ اس کے لئے راہ نکال دیتا ہے اور اس کو روزی پہنچاتا ہے وہاں سے جہاں سے
اس کو گمان بھی نہ ہو، اور جو کوئی بھروسہ کرے

پر اللہ اسے کافی ہو رہے تحقیق اللہ اپنی بات پوری کرنے والا ہے۔ اور اس
نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا ہوا ہے۔
چنانچہ شیخ عطارؒ نے فرمایا ہے ؎

بر توکل گر بود پیروزیت
حق دہد مانند مرغاں روزیت

اسی طرح قرآن مجید میں حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ آیا ہے کہ جب
وہ بی بی مریم علیہا السلام کے پاس گئے تو ان سے پاس طعام دیکھ کہنے لگے کہ
اے پاس یہ طعام کہاں سے آیا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ رزق اللہ تعالیٰ سے
ہے وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ آگے ہر حساب
مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے عشق رکھے جس کسی کو نصیب ہوا اس نے دونوں
جہان سے ہاتھ دھوئے چنانچہ مولانا رومی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

عاشقاں را ہر دمے جانے دگر ست ۔ مر ورا کار و حرفت خدمت ست
عشق آں شعلہ است کہ چوں برفروخت ۔ ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

... کے بعد آپ نے ہندی کا یہ مصرعہ ارشاد فرمایا ؎

بھوت کھڑیا ناہی تو دہائی میوں سنورے مجھے دیجا

... حضرت قبلہ قدس سرہ سے صاحبزادہ خیر محمد صاحبؒ نے دریافت کیا کہ
اللہ تعالیٰ نے علم باعمل فرمایا ہے بغیر عمل کے علم کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا جیسے
قرآن مجید میں آیا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

اظہار بعض اسرار

اور حدیث شریف میں آیا ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا عَلِمَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا

جس نے پڑھا علم پڑھا یا اور نہ عمل کیا جس سے اپنے علم پر عمل نہیں

وہ گدھا مثل ہے۔

اور حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے کہ

علم چہ بسود مرد را
چوں عمل در و نہ بود
علم تو را بر کشد
بار بود بر دو تا
چند

ایک روز شادی یاد سے نا میں بات چلی آپ نے فرمایا کہ جو دنیا کی

خیر کا ارادہ کرتا ہے وہ بہت خوش و خرم رہتا ہے لیکن نکاح کرنے کے چند

بعد عموماً پریشان ہو جاتا ہے ایک شخص آپ کے سامنے بیٹھا تھا جس کا بہت

حال تھا حضرت خواجہ نے اس کی طرف نظر توجہ سے دیکھا اور فرمایا کہ اس شخص

دنیوں نے خراب کر دیا ہے یعنی اس نے دو عورتوں کے ساتھ نکاح کیا

اس وجہ سے پریشان حال ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

غم فرزند و نان و جامہ و قوت
زنت آرد ز میرت ملکوت

شب چو عقد نماز بر بندم

گر نہ چہ خورد بامداد فریادم

اس لئے سالک کے واسطے مجرد رہنا بہت اچھا اور فضیلت ہے بہ نسبت

شادی کے کیونکہ شادی والا سالک سے واسطے بہت مشغول کا ہے چنانچہ حضرت

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ کا مقرر ہے بقول حدیث۔

تَاجُ السُّرُورِ فِي الْمَشْيِ عَلَى الْعُزُوبِ وَهُوَ نَفْسُ الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

یعنی تاج یک عزیز کی خوشی اور عزیز ہے واسطے علم اور دین کے ہے اور

تاج ہے دنیا اور آخرت کے واسطے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے فرمایا کہ جب ہم حضرت مولانا صاحب مرحوم

سہارنپور سے واپس ہونے کے بعد دہلی سے واپس ہوئے اور قصبہ تھانہ بھون میں پہنچے تو

حضرت نے فرمایا کہ مولوی یعقوب تم نے بہت بڑا کام کیا کہ مولوی ہمارے ہمراہ

ساتھ ہمیشہ رہنے کا ارادہ کر کے رہنے سے شروع کیے ساری دنیا کے تعلق

قطع کئے اور ہمارے وقت میں بڑھے رہیں گے اور فراغت حاصل کرو۔

فرمایا کہ میاں حافظ محمد حسن صاحب حضرت میاں صاحب مولانا قدس سرہٗ

کے یہاں سے تھا جاڑے کے موسم میں سارا دن کام کرتا اور رات کے ساتھ رمضان مبارک

کا روزہ بھی رکھتا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رسول کی امداد سے حاصل ہوتا

ہے اور جس کسی پر حق تعالیٰ فضل کرتے ہیں اس سے نیک کام ہی صادر ہوتے ہیں

جس کسی پر اس کا فضل نہیں ہوتا ہے اس سے برے کام ظاہر ہوتا ہے چنانچہ

ایک پیر بھائی تھا اس سے جو کوئی پوچھتا کہ تم کس سے مرید ہو تو وہ جواب دیتا

کہ میں نصرت خان ہوٹ کا مرید ہوں' لوگ کہتے کہ تم تو حضرت قطب عالم
قدس سرہ کے مرید تھے نصرت خان کے مرید کیسے بن گئے۔ وہ جواب دیتا کہ
نصرت خان نے قید کر کے حوالہ خان کیا۔ اور اس نے اپنی خانہ کو پیا
سے ہلاک کر دیا تو میں اس کے ہاتھ کی بے غیرتی اور بے حرمتی کرتے
ہوئے اس کے دشمنوں کے درمیان سے بالا خانہ سے یہ سب کچھ دیکھتے رہے تھے
دنیا کی خاطر اور دولت سے مرعوب ہو کر اس نے میرے
کا سبب اور اصل قصہ خان ہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے کو
خان کا مرید بنا لیا ہے [illegible] اور اس درجہ
پہنچ کر خراسان سے [illegible] قطب عالم قدس سرہ کی خدمت
تو اب کی بیعت لی [illegible] حاصل ولی [illegible]

شیخ فرماتے ہیں کہ ولی ہندوستان سے [illegible] لوگوں سے
کہا کہ ولی درویش بھی ہے جس سے ملاقات کریں لوگوں نے جواب
یہاں ایسے درویش سے سن وہ جنگل میں رہتا ہے اور شہر میں نہیں آتا' بادشاہ
جنگل میں گیا اور ایک بالاخانہ تعمیر کر دیا اس پر بیٹھ گیا اور لوگوں سے کہا کہ اس
کو تلاش کر کے میرے پاس لے آئیں' لوگ درویش کو ڈھونڈ کر لے آئے اور
ایک پچھوڑے میں بٹھا کر رسیوں کے ذریعہ بالاخانہ پر پہنچا دیا۔ بادشاہ نے
سے ملاقات کی اور کہنے لگا کہ تم نے خدا کو کس طرح ڈھونڈا۔ درویش نے جو
دیا کہ جس طرح تم نے مجھے ڈھونڈا یعنی طلب صادق ہو تو خدا بھی مل جاتا ہے

شیخ فرمایا کہ وہ بادشاہ ہندوستان میں اٹھتے ہوئے حضرت غوث الثقلین قد

کے روضۂ مطہرہ کے پاس سے گزرے' ان میں سے ایک نے کہا کہ میں روضہ
شریف کے ادب کی وجہ سے دوسری طرف کو پرواز کرتا ہوا نکل جاؤں گا
لیکن دوسرے نے روضۂ مطہرہ کے اوپر سے ہو کر گزرنا شروع کیا جب روضہ
شریف کے اوپر سے گزرا بے ادبی کی وجہ سے روضۂ مبارک کے صحن میں
گر پڑا۔

شیخ فرمایا کہ ایک بادشاہ ایک بڑے سمندر پر سے گزرنے کا اتفاق
ہوا تو اتفاق سے اسی وقت بارش برسنا شروع ہو گئی' درویش نے خیال کیا کہ
اگر بارش کسی خشک جگہ پر برستی تو بہتر ہوتا جونہی کہ اس نے یہ خیال کیا ہو
اس نے اپنے آپ کو بغداد شریف کے بازار میں کوچہ گرگ [illegible] دو تین روز تک حیران میں پڑا
رہا۔ تین روز کے بعد ایک صاحب نسبت شخص آیا۔ اسے دیکھا اور پہچان لیا
کہ یہ تو ابدال ہے اس سے پوچھا کہ تم کس جگہ کس گناہ کی پاداش میں آگرے اس
نے جواب دیا کہ ایک روز میں سمندر کے ایک حصے پر سے گزرتا ہوا اپنے
میں بارش برسنے لگی' میں نے خیال کیا کہ اگر یہ کسی خشک جگہ پر برستی تو اچھا ہوتا
یہ خیال کرنے سے میں فوراً اس جگہ آگرا۔ اب تم میرے پاؤں میں رسی ڈال کر
مجھے گھسیٹو تاکہ میرا گناہ معاف کیا جاوے اس نے جب اس کے دونوں
پاؤں میں رسی ڈالی تو غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اس کا گناہ معاف کیا۔
وہ ابدال زمین سے اٹھ کر ہوا میں اڑنے لگا

شیخ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
عمر میں راہزنی کیا کرتے تھے۔ ایک روز ان کے قافلہ میں ایک قاری یہ آیت

پڑھ رہا تھا۔

۳۶ رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ ۔ کیا ایسا ان کو دنیا کی
وقت نہیں دیتا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جائیں،

اس کا ان پر اتنا اثر ہوا۔ رہبری سے توبہ کی اور شیخ عبد
کی خدمت میں پہنچ کر بیعت کی اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے
درجہ تک پہنچے۔

سید حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ جب بندوں کا حوصلہ
ہیں اس سے زیادہ نہیں دیتا اگرچہ وہ کسی کو لاکھ روپیہ
وقت وہ اس کو اس کی پارسائی کی وجہ سے کرتا ہے لیکن جس جگہ
اپنے فضل سے ستر ہزار تک عطا فرما دیتے ہیں اور ان کی پا
دور کر دیتے ہیں۔

حضرت قدوس سرہ نے فرمایا کہ کافروں کے ملک سے ہجرت
پہلے زمانہ میں سنت تھی لیکن اس زمانہ میں کفار سے ملک سے ہجرت کر
ہو گیا ہے۔ چاہیے جہاں اسلام کا غلبہ ہو کافروں سے ملک کو چھوڑ کر وہ
ہجرت کی جائے کیونکہ کافروں کے ملک میں دین و دنیا کا نقصان ہوتا ہے
اس وجہ سے کہ نماز روزہ اور دیگر عبادت کے چھوڑ دینے سے لوگ
دل، اور سخت دل ہو جاتے ہیں اس لحاظ سے دین کا نقصان ہوتا ہے اور
کا نقصان اس طرح ہے دینوں کی وجہ سے بے برکتی ہوتی ہے اور ہر چیز

ہے۔ حسب حال آپ نے حکایت بیان فرمائی کہ ہم ایک دفعہ سفر میں
میں تخم خیارین کی ضرورت پڑی لیکن نہ ملے، ہمارے پاس ایک ہندو
ہم نے اسے کہا کہ ہم کو تخم خیارین کی ضرورت تھی کیا یہاں پیدا نہیں ہوتے
نے جواب دیا کہ جب سے کافروں کی حکومت ہوئی ہے تب سے ہر چیز
ہے۔ نیز حکایت بیان فرمائی کہ شہر بیانہ کے پاس اسلامی حکومت کے
ہندو کنوئیں پر زراعت کیا کرتا تھا اور کاشت کا فصل اٹھاتا تھا جب
نگریزوں کی حکومت ہوئی وہ ہندو اگرچہ بہت کچھ بوتا مگر اسے کچھ
اس خیال سے ہر وقت حیران و پریشان رہتا ایک روز اس کے
آیا فصل سے پیدا نہ ہونے کا سبب کافروں کا تسلط ہے اور جس
ہی حکومت تھی اور فصل اچھا ہوتا تھا اور ہر روز لوگ کا تانتا بندھا رہتا تھا
بہت زیادہ فصل ہوتی تھی، اسی وقت اس نے بیعت کا خیال کیا
ہاں آ کر نماز پڑھو اور جو کوئی تم کو منع کرے گا میں اس کا
دوں گا اور تمہاری حفاظت کروں گا جب اس نے وہاں پر نماز
پابند رہنا شروع کیا اس کنوئیں سے اس کی بہت زیادہ فصل ہونے لگی جس
سے غلبۂ اسلام کے وقت پیدا ہوتی تھی۔

حضرت قدوس سرہ نے فرمایا کہ اسلام کی شان زمین کی اور کفر کی شان
سے کی ہے۔ نیز فرمایا کہ انسان کے اندر ناشکری کی خصلت جتنی ہے
کی انسان شمار و حساب سے تو اس کی نعمت اور بھی زیادہ ہوتی ہے
تعالیٰ فرماتے ہیں لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ کیمیاگری در اصل خلق خدا کے ساتھ دھوکہ کرنے کا نام ہے کیونکہ اگر تانبے کو چاندی یا سونے میں تبدیل کر دیں یا پارے اور قلعی کو چاندی یا چاندی کو سونا بنا دیں تو سمجھ لے بلکہ یہ وہی تبدیل شدہ چیز اپنی اصلی حالت پر لوٹ جاوے گی ـــــ اور اس کام کے کرنے والے سے خداوند تعالیٰ یہ قوت چھین لیتا ہے اور اس کو عذاب دیتا ہے اور دوزخ میں ڈالتا ہے نعوذ باللہ من ہذہ الحرفۃ

نیز فرمایا کہ ہر شخص اپنی جگہ پر کار بار اور اپنے مذہب میں خوش ہوتا ہے۔ اس پر یہ مثل صادق آتی ہے کل حزب بما لدیھم فرحون ہر ایک گروہ اپنے حال میں خوش ہے

ایک روز ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ سے پوچھا کہ سماع حلال ہے یا حرام۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا

مردہ نفس زندہ دلاں را روا ست

ہر کہ حزیں است مر او را خطا ست

پھر اس کے مطابق ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ میں نے اپنے خسر سے یہ بیان کیا کہ جب نادر شاہ کی فوج ایک قلعہ کو فتح کر سکی تو ایک رات نادر شاہ نے کہا کہ صبح کو ہم اس قلعہ پر حملہ کریں گے۔ جب صبح صادق ہوئی اس نے ایک لشکر تیار کیا۔ لشکر کے سامنے سماع، اور سرود عرقی شروع کیا گیا۔ بعد قلعہ کے ارد گرد گھیراؤ کیا گیا درانحالیکہ تمام لشکری آواز خوش سے مست تھے

اور ان قلعہ سے جو تیر اور گولے لشکریوں پر آکر پڑتے تھے ان سے کسی کا ہاتھ کٹ جاتا، اور کسی کا پاؤں۔ لیکن سماع کے ذوق اور مستی کی وجہ سے لشکر کو اپنے اعضاء کے کٹ جانے کا کوئی احساس نہ ہوا۔ آخر جب قلعہ والوں کی طرف سے منادی کرائی گئی کہ کوئی شخص اب گانے نہ پائے جب توپوں نے قوال کی تو وہ سب لشکری جو زخمی ہو چکے تھے یک لخت زمین پر گر پڑے۔

نیز فرمایا کہ میرے خسر نے یہ بھی بیان کیا کہ ایک قلعہ بہت مضبوط تھا وہ بھی ہو رہا تھا۔ نادر شاہ نے حکم دیا کہ قلعہ پر حملہ کیا جائے کچھ سپاہیوں کے سوار بھی تھے وہ لشکر کے آگے آگے جا رہے تھے جب قلعہ کے دروازہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ دروازے کے اندر باہر نکل ہوئی بڑی بڑی توپیں ہیں۔ ان خاص سپاہیوں نے اپنی بیٹھوں کو ننگا کیا اور پیٹھوں پر دے مارے۔ اس کے بعد وہ بیقرار ہو کر گھوڑوں سے کود پڑے اور اس طرح قلعہ فتح ہو گیا۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ سپاہی جنہوں نے اپنی جان کو قربان کر دیا اس کا سبب کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ان کو جاگیر بخشی گئی ہے اب گو وہ مردہ ہیں لیکن ان کی جو اولاد زندہ ہے وہ اس جاگیر پر قابض اور متصرف ہے [1]

---

[1] ان حکایات سے حضرت خواجہؒ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ سماع کے وقت سے اگر ایک انسان بادی النظر میں دنیاوی حکام کے احکام کی تعمیل میں اپنی سرگرمی اور جوش و خروش دکھا سکتا ہے تو وہ سماع میں اور شرائط کے ساتھ بعض مشائخ نقشبندیہ اور مشائخ چشتیہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے حاضر رکھنے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل میں بدرجہا اولیٰ چست و چالاک ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

المترجم

اس کے بعد فرمایا کہ میرا خسر یہ بھی کہتا تھا کہ ایک روز ایک درویش ایک گدھا
پر سوار ہو کر نادر شاہ کے لشکر میں منادی کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اے لوگو! یہاں سے
بھاگ جاؤ۔ اب درویش سے اس نے پوچھا کہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ درویش نے
جواب دیا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ نادر شاہ کے سر
و شانہ پر دم نکل گئی ہے اور اس واقعہ پر ہنے پر نادر شاہ کے ایک اہلکار نے ایک
بڑے شخص پر حملہ کر دیا اور وہ مقتول ہو گیا۔ اس کی بیٹی کو درخت کرنے سے
وہ بے حد غمگین ہو گیا۔ یکایک وہ آیا اور اس نے اس لڑکی کے منہ پر ہاتھ رکھ
کر کہا کہ مجھے یہ لڑکی بہت اچھی لگی ہے۔ اب تم جب یہ بات سنو تو بہت رویا
کہنے لگا! اے خداوند! تجھے بھی یہ پسند ہے کہ میرا چھ بیٹوں کو قتل کرنے میں اور بعد
نادر شاہ کے قریبی لوگوں میں سے میں نے اور بہت سے لوگوں کو قتل کر
اور نادر شاہ کے قتل ہو جانے کے بعد شاہ مذکور کے لشکر میں ایسی ابتری پھیلی اور
لشکری آپس میں بے دردی سے کٹ مرنے لگے۔ اس کے بعد حضرت قدس
سرہ نے یہ دو شعر پڑھے ؎

بہ بیں گردش چرخ بیمہری — تو نادیدہ سجا مادر دری
شبانگہ سر و تاج و تخت — سحرگہ نہ تن سر نہ سر بر نہ بخت

آخر میں حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ اصل نعمت حق تعالیٰ کو یاد کرنا ہے
باقی سب کام فضول ہیں اور یہ شعر پڑھا ؎

چہ خوش گفت سعد درویشی در دریائے حقانی
کہ بیشانرا سفر ماند دو صد ملک سلیمانی

پسر، زسی سال ایں معنی محقق شد بہ خاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

نسبت حضرت قبلہ قدس سرہ فرماتے تھے کہ چیونٹی ایک سال میں گندم کا
ایک دانہ کھاتی ہے لیکن حرص کے سبب رات دن سرگرداں رہتی ہے اور آرام
نہیں کرتی۔ سالک کو چاہیئے قانع اور شاکر ہو۔ اور چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو
پانچ شیخ عطار قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں ؎

ماکے چوں مورہا شی و بیکسی — گر تو مردی ناقہ مردانہ کش

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ سب لوگ حرام و حلال اور گناہ و ثواب
سے واقف ہو جاتے ہیں لیکن جس پر حق تعالیٰ ہدایت فرماتے ہیں وہی حرام اور گناہ
کے کاموں سے دور رہتا ہے اور اللہ کی پناہ۔ اگر کسی کو ہدایت نصیب نہ ہو
تو وہ حرام اور گناہ کے کاموں سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ بلکہ غیر مشروط کاموں کے
کرنے پر مصر ہوتا ہے اور ہدایت خداوندی کے بغیر کوئی مرد کامل بھی نہیں ہو سکتا

فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ہر چیز کو قدر و قیمت الگ الگ بنائی ہے چنانچہ
کپڑا تولا جاتا ہے جو پیمانہ گز پر بنتا ہے اور ایک قدر ہر گز پر پیمانہ
میں فروخت ہوتی ہے۔ اس سے فرمایا کہ لعل بھی پتھر ہی ہوتا ہے اس کی بہت
قیمت ہوتی ہے لیکن دوسرے پتھروں کی قیمت ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں
ہوتی۔ اسی طرح بنی آدم کے درجات میں فرق ہے ——— اور ارشاد فرمایا کہ یہاں
محمد یار سپرزئی لنگ خورجہ بہت اچھا آدمی ہے کیونکہ اس کے دسترخوان پر اور دوسرے
غریب لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے حکایت بیان

فرمائی کہ ایک روز میں حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کی خدمت میں بیٹھا ہو
ایک شخص نے حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ آپ
آپ کا بیٹا مر گیا ہے۔ اس پر قبلہ عالم قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ میں کی مثال
پیش کرے گا۔

فرمایا کہ میں کے مرنے کے بعد حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کا
کی کچھ رقم شاہ نے میں سے مبلغ ستائیس روپیہ بطور قرض لیا تھا۔ حضرت
عالم قدس سرہٗ نے اس کے مرنے کے بعد میرن شاہ کا قرضہ اپنے پاس سے
کر دیا۔ اس وقت یہ قصہ بیان کیا گیا حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا بیٹا
بھی آپ کا بیٹا ہی تھا۔ حضرت نبی کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے عرض کی کہ حضرت
آپ نے بھی یہی معاملہ کیا کہ علی محمد کے مرنے کے بعد جو کہ آپ کے
میں سے تھا۔ آپ نے بیس روپے مجھے دیئے اور فرمایا کہ جاؤ یہ روپے
علی محمد کے قرضداروں کو دے دو۔ چنانچہ میں نے مبلغات نذکور میں محمد
کے قرضداروں کو دے دیئے۔ یہ سن کر حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ
کی مثال کون پیش کرے گا۔ اسی اثناء میں میاں صدیق ملا نے جو کہ حضرت
میں سے تھا عرض کیا کہ اے غریب نواز مکڑی بہت آئی ہوئی ہے اور
کھا رہی ہے۔ جواب میں فرمایا کہ مکڑی اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر
اس کے حکم کی پابند ہے۔ بعد ازاں یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک سال
میں جو کہ ہمارا وطن ہے لوگوں کی زراعت میں چوہے بہت پیدا ہو گئے
فصل کو کھا گئے۔ اور ایک سال بٹیر پیدا ہو گئے کہ گندم کا جو بیج بویا جاتا

[illegible] اس کے بعد فرمایا کہ اللہ کی رحمت مجھ بہت
[illegible] اس کی رحمت بھی بڑی ہے۔ اس کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیئے
[illegible] نے یہ بیت پڑھی

[illegible] لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکافرون
اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا
[illegible] کافروں کے۔ اس کے بعد فرمایا کہ نمرود نے خدائی کا دعویٰ
[illegible] کہا تھا کہ میں خدا تعالیٰ سے مقابلہ جنگ کروں گا۔ اور چنانچہ آسمان
[illegible] خدا تعالیٰ کے حکم سے لشکر [illegible] واپس [illegible] پروہ کہتا
[illegible] خود بادل ذلک حق تعالیٰ سے مجھ پر حکم دیا جس
[illegible] اس کے لشکروں پر مسلط کر دو گھڑی میں اور تمام بعض بے گھڑی
[illegible] فرمایا کہ آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

[illegible] چہ حقیر کہ تیر بہ خفتہ — بیفگند کار ثش کفایت مے نخفتہ

[illegible] چو نمرودی اندر بگذرد دماغ
نہ در پشہ مغز نمرود ماند

اس کے بعد فرمایا کہ شاہ بخارا نے لشکر بھیجا اور حکم دیا کہ کعبہ اللہ زادہا
[illegible] عظیماً کو ڈھا دیا جائے تو خدا تعالیٰ من ذالک۔ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت
[illegible] سے ابابیلوں کو بھیجا اور حکم دیا کہ تمام لشکر کو تباہ کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی
[illegible] ایک شخص لشکر سے بچ رہا وہ بادشاہ کے پاس جاگ گیا اور تمام قصہ بیان
[illegible] بادشاہ نے پوچھا کہ وہ پرندے کس قسم کے تھے۔ اس نے آسمان کی طرف نگاہ

کی اور کہنے لگا کہ اس قسم کے پرندے تھے جنہوں نے تمام لشکر کو تباہ کر
اس وقت [illegible] ایک پتھر چونچ اور پنجے کے درمیان سے گرا اور ہو گیا
پھینکا وہ اسی وقت بادشاہ کے ساتھ ہی مر گیا۔ اس کے بعد آپ نے
شعر پڑھا ہے

چو در لشکر دشمن آری رحیل ہزاران گسستی نیل در اصحاب فیل

حضرت نبیؐ نے بعد ازاں فرمایا کہ بخت نصر جس خدائی کا دعویٰ کرتا تھا
کا قصہ اس طرح ہے کہ ایک مجوسی حق تعالیٰ سے اس کے ساتھ بدفعلی کی درخواست
بعد اس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ یہی بخت نصر تھا۔ وہ مجوسی تو مر گیا اور بخت نصر
ایک پلے کے ساتھ کتیا کا دودھ پیا تھا۔ جب جوان ہوا تو لوگوں سے
چڑنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے وقت کے پیغمبر کو اطلاع دی کہ میں تمام ملک
بادشاہی بخت نصر کو دوں گا اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور لوگوں کو
قتل کرے گا۔ تم اس سے ایک خط ان مضمون کا لکھ رکھو۔ اس کے بعد
پیغمبر بخت نصر کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ حق تعالیٰ تم کو تمام ملک کی بادشاہی
عنایت فرماتا ہے تو مجھ کو قتل سے امان دینا۔ جب پیغمبر خدا سے اس نے یہ بات
سنی تو ہنسا اور مسکرا کر کہنے لگا کہ کیا اس کام کے واسطے کوئی اور موجود نہیں ہو گا جو
تو آیا ہے۔ لکھ کر پیغمبر علیہ السلام کو دے دی۔ چند دنوں کے بعد بخت نصر تمام ملک کا
بادشاہ بن گیا اور خدائی کا دعویٰ کر دیا اور لوگوں کو بے گناہ قتل کرنا شروع کیا۔ جب
اس پیغمبر کی باری آئی تو انہوں نے وہی دستاویز بخت نصر کو دے دی۔ اس نے
کہا کہ میں تم کو امان دیتا ہوں۔ اس کے بعد انہیں پیغمبر کی طرف حق تعالیٰ نے وحی

تعالیٰ کے حکم سے نصر سے بصر کو آگاہ کر دو۔ جاؤ سے کہ تم کو فلاں رات ہلاک
جائے گا۔ جب ان پیغمبر علیہ السلام نے اس کو اطلاع دی تو اس نے بڑا احتیاط
دیا۔ جب مقررہ رات آئی تو بخت نصر نے تمام لشکر کو دروازہ پر بٹھایا اور حکم
دیا کہ وحی رات کے بعد اندر آئے اسے قتل کر دیا جائے۔ اور خود قلعہ کے
پہاڑ کا جب دھوپ سے گزر گئی تو دل میں خیال آیا کہ میں لشکر کو بیٹھا ہوں
دیا ہوا ہے یا نہیں۔ جب قلعہ کے دروازہ کے پاس پہنچا تو صورت
گئی۔ میں نے اس کو پکڑ لیا۔ پھر جب اس سے باہر مجھے قتل نہ کر دیں ہی
[illegible] گیا اور قتل کر دیا گیا۔
بعد [illegible] خدائی کا دعویٰ کیا
[illegible] آنحضرت اس سے بہشت کے
[illegible] کے وقت بہشت کے دیکھنے سے
[illegible] تھا کہ حق تعالیٰ سے حکم
[illegible] اس کی جان قبض کر لی گئی۔ اور تمام لشکر اور اس کے اہل و عیال کو
[illegible] فنا کر دیا گیا۔

بعد ازاں فرمایا کہ اس سے اس طرح مرنے کا سبب یہ تھا کہ کچھ لوگوں سے
شداد کو تھا کہ ایک ان پڑھ لڑکے کے پاس ایک انگوٹھی ہے اور وہ اسی کو
نہیں دیتا۔ شداد نے اس لڑکے سے انگوٹھی چھین لی۔ لڑکے نے رونا شروع کیا
اور لوگوں سے پوچھنے لگا کہ وہ خدا کہاں ہے جو میری دعا قبول کرے۔ لوگوں
نے کہا کہ وہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ لڑکے نے سر بھی دیوار پر رکھا اور دعا کی کہ

کہے گا کہ [illegible] مجھے بہت عزیز تھی۔ جو شخص [illegible]
پھر بھی [illegible] حق تعالیٰ سے لڑنے کی [illegible] طاقتوں کی [illegible]
[illegible] دیا۔

[illegible] فرمایا کہ جب فرعون سے [illegible]
[illegible] کا دعویٰ کیا تو [illegible] اس [illegible]
[illegible] ہلاک اور [illegible] کے لئے [illegible] فرعون سے [illegible]
[illegible] حقیقی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

تمہارے دل قدس سرہٗ کے ایمان غرت کے لئے خیرات کریں گے جب ہاں
مرشد کی چنانچہ [illegible] ان کا تمام مال [illegible] تباہ ہو گیا۔

اس کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص محمد معروف نامی جو
[illegible] قدس سرہٗ کے مریدوں میں سے تھا اور ایک دن کی [illegible]
ہمارے وطن کرہ ورنگ میں رہتا تھا اس کی عادت تھی کہ روزانہ شام کے وقت
گاؤں سے دو میل [illegible] حضرت مخدوم صاحب قدس سرہٗ کی خدمت
میں لے جاتا اور پھر اسی وقت وہاں سے واپس لوٹتا۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میرے [illegible] جو [illegible]
حسن علی اور مرید احمد اور [illegible] نے بچپن میں فرمائے ہیں ہے

ہندی ۔ گروے پیلے حسن بھل خواست نہ بیں دوست

اس کے بعد شعر پڑھا فرمایا ہے

مارا برخ چستن تو دل ساختن کار خدا است

بدوختن دل دخلہ کردی تو ہے ما دان چرا

اس کے بعد فرمایا کہ یہ بیت حضرت قاضی صاحب میلیں والے کا ہے ہوتا

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا ملتان میں ایک طالب علم تھا جو کہ ایک بڑے
عالم کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس بزرگ کی خدمت
میں حاضر ہو کر ان کا مرید ہوا لیکن اس کے بعد اس کو اپنے گھر میں آرام نہ آتا ایک دن
اس کے استاد نے پوچھا کہ تم اپنے گھر میں آرام کیوں نہیں آتا۔ کہنے لگا مجھے میرے
شیخ نے اسم ذات کا ورد تلقین کیا ہے اس وجہ سے مجھے اب گھر میں آرام نہیں

استاد نے کہا کہ میں نے تجھے ہزار مرتبہ اسم ذات کی تعلیم دی ہے لیکن تجھ
پر اثر نہ ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ شیخ کا اسم ذات مکمل ہے اس لئے بہت
ہی تاثیر رکھتا ہے۔ استاد نے کہا چلو میں بھی تمہارے ساتھ ان کی خدمت میں جاتا ہوں چنانچہ
وہ اپنے شاگرد کے ہمراہ اس بزرگ کی خدمت میں پہنچا جب ان کو دیکھا ان
کے دل میں رقت اور تاثیر پیدا ہوئی۔ سب اسباب ترک کر کے اللہ کی یاد میں
لگ گئے۔ اس دوران میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ سیرالاولیاء قادری
میں نے دیکھا ہے کہ ایک بزرگ تھے صاحب ولایت کے ہمراہ مریدین رہتے
تھے جب اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آیا تو مریدوں نے عرض
کیا کہ حضرت ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے آپ کسی کو تقرر
فرما جو آپ کی وفات کے بعد آپ کے مصلی پر بیٹھے اور آپ کے کام کو جاری
رکھے۔ تین دفعہ عرض کیا گیا تیسری دفعہ شیخ نے جواب دیا کہ میرے مصلی پر وہ شخص
بیٹھے گا۔ مریدین یہ سن کر حیران رہ گئے۔ شیخ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔
تیسرے روز مریدین نے قل خوانی کی اور سب مریدین اس فکر میں بیٹھے کہ کس کو شیخ
کے مصلی پر بٹھایا جائے۔ اتنے میں شہر میں ایک طرف شور و غوغا بلند ہوا۔ یہ
بھی مسجد سے باہر نکلے دیکھا کہ دلشاد گبر چلا آ رہا ہے اور اس کے پیچھے پیچھے بہت
سے لوگ [illegible] اٹھائے چلے آ رہے ہیں۔ جب مسجد میں آیا کلمہ شریف لا الہ الا
اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ کر منبر پر بیٹھ گیا اور جس طرح شیخ کی عادت تھی اسی طرح
قرآن شریف حدیث مبارک اور اقوال مجتہدین کے مطابق وعظ کرنے لگا۔ انتظار
والے تین شخص پر نظر پڑی انہوں نے تینوں کو مرتبہ تلقین تک پہنچا دیا

تیلوں شخص ہر سن دناکس کی زیارت گاہ بن گئے' لوگ ان کے پاس جاتے
اپنی حاجتیں پوری کرتے

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ مرنے کی اپنے وقت پر قدرت ہوتی ہے
جیسے پانی کی قدر گرمیوں میں معلوم ہوتی ہے' گرمیوں میں اگر ایک وقت روٹی
نہ ملے تو آدمی صبر کرلیتا ہے لیکن اگر پانی نہ ملے تو تین دن تک نہیں پہنچتی ہے۔ اور
پر صبر نہیں ہوسکتا۔ اور پرندے سب چیزوں سے زیادہ پانی کے محتاج ہوتے ہیں
اس لئے حق تعالیٰ نے ان کو عام کر دیا ہے اگر پانی کی بھی قیمت ہوتی تو غریب
دیہاتی کے پاس کچھ نہ رہتا۔ اس طرح کی قدر دوسروں کی معلوم ہوتی ہے
لوگ اگر کے لئے سروں کی [illegible] پھر اپنے سے پوچھ رہے ہیں

[illegible]

فرمایا کہ ایک سال بڑی بہت [illegible] مرزا عالم نے کہا کہ بڑی
میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ اس ملک سے چل جاؤ ورنہ ہم تمہارے سر
سرفراز خان نے پیغام پہنچا دیا کہ میرے پیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہاں سے
چل جاؤ ورنہ ہتھیاں قید کر دیں گے' بگڑی نے جب یہ پیغام سنا اسی وقت علاقہ سنگھڑ سے
نکل کر دوسری طرف کو چل دی۔

دوسرے سال پھر بڑی علاقہ سنگھڑ میں آئی اور لوگوں کی زراعت و خراب کرنے
لگی۔ لوگوں نے حضرت مولانا کی خدمت میں دعا کے واسطے بہت عاجزی و زاری کی
فرمایا کہ ایک آدمی حضرت کی طرف سے حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کے ایصال ثواب
کے واسطے خیرات کیا جائے۔ حق تعالیٰ اس بلا سے نجات دیں گے' جن لوگوں نے

[illegible] زراعت کو بگڑی سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ لیکن ہندوں نے
[illegible] کی فصلیں کو بگڑی نے تباہ کر دیا۔

حضرت قدس سرہ کا دستور تھا کہ کسی کو کوئی مشکل پیش آتی تو حضرت
حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ کے ایصال ثواب کے واسطے ایک گائے ذبح کر
دیتے اور گائے موجود نہ ہوتی تو اس کی قیمت پانچ
[illegible] تاکہ یہیں سے خرید کر حضرت قبلۂ عالم کی خانقاہ شریف میں ذبح ہو
[illegible] خانقاہ کے فقراء و مساکین میں گوشت بطور خیرات تقسیم ہو جائے
[illegible] اس طرح کی مشکل پیش آئی علم ہوا اور ہوا سے کسی اطلاع ہوئی چنانچہ
[illegible] حضرت مولانا نے [illegible] میں لوگوں کی بھیڑ صاحب سوئڑ بگڑی
[illegible] بگڑی حاجی [illegible] کی بعد عرض کیا کہ میرے [illegible] ہیں
[illegible] تھوڑی [illegible] ہے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ہمیں [illegible]
[illegible] آپ نے فرمایا [illegible] ایک گائے حضرت قبلۂ عالم کے ایصال ثواب
کے لئے خیرات کی جائے حق تعالیٰ موذی علی محمد صاحب سوئڑ کی مشکل
فرمائیں گے۔ حاجی صاحب [illegible] حق تعالیٰ کے حکم سے مشکل حل ہوئی تو
صاحب اس کے کہ حضرت قبلہ کو علماء سے ساتھ بڑی محبت تھی۔ آپ نے خیرات
کے واسطے اپنے پاس سے گائے دی۔ اور موذی صاحب مذکور نے قریب
[illegible] کے دن اس طرف سے [illegible] باقی تھی [illegible]
حضرت قبلہ سے فرمایا کہ جب یہاں کی [illegible] ہو جائے اس کے علاج کے واسطے
ایک حکیم صاحب اور یہاں [illegible] آئے اور علاج معالجہ کرتے رہے چند روز

کے بعد میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حاجی خان کا اب آخری وقت ہے
جان کندنی کی حالت میں ہے کسی کو بھیجیں تاکہ اس کی میت کو سنبھالے۔ اب
طبیعت دوا کو قبول نہیں کر رہی، لیکن حق تعالیٰ نے حاجی خان کو شفا عطیہ
فرمائی ہے اور وہ دونوں عید فوت ہو چکے ہیں اس وقت
سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

طبیب آمد ز شہر شب نشینہ مریض را چہل سالہ گفت وقت است کز

یہ ایک لمبا قصہ ہے حضرت قدس سرہٗ نے اس موقع پر کہا
جہاں تک حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو یاد ہے کہ حاجی خان صاحب
اس سے گزر گئے۔ عید کے دن روایتاً یا حقیقتاً ہم چار سے [illegible]
و سلام کی بات کہی آپ نے فرمایا تم مجھے رہنے دو

ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا
فرمایا کہ محمد میاں سے حکایت سنو۔ ایک جنگل میں ایک شیر
میں دو بھیڑیئے آ گئے اور بھیڑوں کو ہلاک کیا کرتے تھے اب وہ شیر ان
سے پاس گیا دیکھا کہ دو بھیڑیئے آئے ہیں اور بھیڑوں کو ہلاک کر رہے
ایک تو اپنی اصلی شکل پر ہے اور دوسرے کی شکل بھیڑوں کی طرح ہے اگر اس
ظاہر ہوئی تو پہلے نے دوسرے بھیڑیئے کو ہلاک کر دیا باپ نے کہا کہ اس کو چھوڑ
جس کی شکل و صورت بھیڑوں کی مانند ہے اس لئے کہ وہ زیادہ سخت دشمن
وہ بھیڑوں کے ملنے پر ہے اور بھیڑیں اس کے دھوکہ میں آ جاتی ہیں
غلام فرید صاحب نیرہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ حاضر تھے انہوں نے یہ

اے نبا ابلیس آدم را بدے هست
پس بہر دستے نباید داد دست

حضرت قبلہ قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ اولیاء بہت کم ہیں اگرچہ اولیاء
تو انسانوں جیسے ہیں لیکن انسانوں کی سی عادات و خصائل سے
اور ولایت تو عطیہ خداوندی ہے جس کا نام ہے

مرتبہ علوی ولایت کار تو نیست
کاذر مشوی عشق خود را تو نیست

ایک دفعہ [illegible] رسول اللہ
[illegible] دو چیزوں کا نام ہے
[illegible] ایک دفعہ تاثیر صحبت کے بارہ میں بات چلی حضرت قدس
[illegible] عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک
[illegible] خلافت میں آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام نہیں
اسلام میں داخل نہ ہوں گا امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے بہتیری کوشش
[illegible] بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو بلاؤ
[illegible] جب وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو اس صحابی نے
[illegible] ایسا متاثر ہوا کہ خود ہی حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی خدمت
[illegible] یہ ہے صحابی کی صحبت کی برکت سے اس کو ایمان

اس کے بعد فرمایا کہ دو بزرگوں سے سفر کی نسبت کی جب گھر سے باہر نکلے تو
نے دوسرے سے کہا کہ آپ میرے آگے آگے چلیں، کہنے لگا آگے آگے لے
[illegible] نے تم سے شیخ عبدالقدوس سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ جب تک سالک کے دل میں دنیا کی محبت ہو
وہ حق تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب تمام موجودات کو حق تعالیٰ
پیدا فرمایا اور پوچھا کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے سب مخلوق نے کہا کہ ہم میں تو ہمارا حد
کرو یا [illegible] حق تعالیٰ کا مقرب کیا

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ [illegible] نبوت [illegible] حضرت قبلہ عالم نے تفسیر کو دیکھا تو اس میں
پھر پڑھنے، حدیث مبارک پڑھا فرمائی [illegible] حضرت قبلہ عالم نے
حضرت قبلہ عالم سرہ نے فرمایا کہ جب ہم غلان شریف میں داخل ہوئے تو [illegible]
حاجی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے حضرت بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ کی [illegible]
سے ایک بی بی نے آپ کی حضرت میں اپنے خواب کی تعبیر پوچھنے کے واسطے بھیجا
ہے بی بی کہتی ہے کہ میں شیعہ مذہب رکھتی ہوں، میں نے خواب میں دیکھا ہے
[illegible] جو تھوڑے وقت کے بعد بجھ گیا ہے اس کی تعبیر کیا
فرمایا کہ میں نے دو بار عذر کیا اور خواب کی تعبیر بھائی تیسری دفعہ پھر حاجی نے
خواب کی تعبیر بتانے کے واسطے اصرار کیا، اس لئے میں نے کہا کہ تم بی بی صاحبہ سے کہو
کہ تم خود اپنی زبان سے اقرار کرو کہ میں شیعہ ہوں، اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ

[illegible] بیان تھا جو کہ بعض مذہب اختیار کرنے سے مشکل ہو گیا ہے نور ما الذی من
[illegible] یہ حدیث شریف [illegible] مرچیز کا
[illegible] سے جانے پر ہے ——— نیز فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز
[illegible] ہاتھ مبارک میں [illegible] جو کوئی آپ کا ہاتھ پکڑتا اس کو ضرور اثر ہوتا ———
[illegible] سے بعد فرمایا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم بہاروی قدس سرہ
[illegible] چار عورتوں نے ہمراہ رہنے میں عرض کیں [illegible] سے بیان
[illegible] ہوا کہ [illegible] سے ایک عورت
[illegible] صاحب نے کہا کہ اس لڑکی کو [illegible] رکھا ہوں
[illegible] سے [illegible] حضرت قبلہ عالم
[illegible] حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا کہ [illegible] حضرت قبلہ عالم کے
[illegible] جب ہم جاؤ پور میں پہنچے تو [illegible] وقت ہاؤلی خان فلاں
[illegible] محمد محسن کے پاس اکیلا آیا اور میاں صاحب مدرسے سے آئے تو ان سے
[illegible] آج [illegible] حضرت قبلہ عالم مجلس آرائی کریں گے، اس وقت مجھے بھی اطلاع
[illegible] تاکہ میں بھی شریک مجلس ہو سکوں، یہ بات کہہ کر واپس چلا گیا میاں محمد محسن
[illegible] عالم کی خدمت میں گئے اور آخر الیکہ قبلہ عالم چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے فرمایا
[illegible] محمد محسن نے عرض کیا کہ غریب نواز بھی بہاؤ خان صاحب پاس آئے
[illegible] کہ جب مجلس سماع منعقد ہو مجھے ضرور اطلاع دینا ——— حضرت قبلہ عالم
محمد محسن سے فرمایا تم بچے ہو، میں تمہیں ایک حکایت سناتا ہوں جو اس حال

مطابق ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب مولانا شاہ صاحبؒ حاجی ہانس کے علاقہ میں تشریف لائے ہوئے تھے تو آپ کے مریدین میں سے حاجی مذکور نے ایک رات آپ کی مجلس سماع منعقد کی جس میں آپ نے درویش کہانیاں پڑھیں، میں بھی شریک مجلس تھا۔ حضرت مولانا شاہ صاحب نے مجلس تیار کی حاجی مذکور بھی مجلس میں آیا۔ اہل ذوق درویشوں پر حالت طاری ہوئی، اور رقص و وجد کرنے لگے جب صبح ہوئی تو حاجی ہانس نے نقاروں کو بجایا، اور کہنے لگا کہ درویشوں کی نقل، تاروحیب چھوڑ دیں۔ درویشوں نے وجد کی حالت میں ہاتھ سے سب کچھ پرا، پھینک دیا۔ شاہ صاحبؒ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے حاجی ہانس نے مریدوں سے روپیہ چھین لیا ہے۔ شاہ صاحبؒ کو اس بات سے بہت رنج ہوا، سچ ہے حاجی ہانس نے مجھے سب شاہ دربار ہو گئے۔ اس سے بعد حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ آج رات کو کوئی نظیر مولود شریف پڑھے، چنانچہ سب نے لیل حکم صاحب تک باری باری کی مدد دیں رہے کسو نے سماع نہ لیا۔

حضرت صاحبزادہ غلام رشید صاحب کے سامنے جن کے باپ صاحبزادہ محمد صاحبؒ کا یہ قول حضرت قدس سرہ نے نقل کیا۔ حضرت قدس سرہ فرماتے تھے کہ میاں عبد الحق اور مولانا شاہ صاحبؒ کو ہمیشہ وحدت الوجود کے مسئلہ میں مشغول پایا گیا تھا، اس وجہ سے مسئلہ وحدت الوجود کے بارہ میں انہوں نے بہت کچھ کہا ہے، اگر حضرت مولانا صاحب (مولوی فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں جاتے تو ان کی مشکل حل ہو جاتی۔ نیز صاحب زادہ صاحب نے نقل فرمایا

دہلی، ایا کس ہو کر صاحبزادہ فرزند احمد صاحب کے شہر تھے۔ محمد فاضل صاحب مولوی کی خدمت میں گئے، انہوں نے میاں ایاس کو دو تین دفعہ لوحدی، بعد میاں محمد فاضل صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب میں کوئی تو ہیں "معلوم ہوتا ہے" راقم نے اپنا یا لفظ مولانا صاحبؒ کے ہاتھ میں دیا ہے۔

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ فراغت اور علیش و آرام تو درویشی سے ملتا ہے، میں ہوتا ہے جو دنیا سے پیچھے پڑتا ہے، دنیا و دنیا کی حیات میں مستغرق ہے اور ذلیل و خوار ہو رہا ہے لیکن عیش و آرام درویشی کو ہی حاصل ہے۔ اور دونوں جہانوں سے درویشی سے بے نیاز اور آزاد ہوتا ہے۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

گدایان درویش را ہر دو نور — بامید او در گدائی صبور

اور میاں محمد یار مشن نے اسی وقت یہ شعر پڑھا ہے

مقام سلطنت درویشی و رد — ز صدر سلطنت فراغت بیش دارد

اور مولوی محمد نے اسی وقت یہ شعر پڑھا ہے

قرار دل حزینہ فراوان غم است — لم ادرکہ آں کہ دیا لم است

ایک اور صاحب نے یہ شعر پڑھا ہے

نگہبانی ملک و دولت بلاست — گدا در پناہ است و در عیش گدا ست

انسان کے دل حاصل ہونے کے بارہ میں کچھ بات چلی، حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ کہا ہے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ انسان جس طرح

بھی وجہ کرتا ہے۔ درحیں کام میں مشغول ہوتا ہے خود ہی کچھ ہو جاتا ہے ورنا
ہو جاتا ہے کہ جسے دھوکہ کسی کے وجود میں مشغول رہتا ہے۔ اور انسان جس
میں چاہے، جتنے آپ وغیرہ کر سکتا ہے، پھر اس سے مناسب بہ حکمت بیان
ہندوستان میں ایک قوم ہے جسے بھروپیہ قوم ہے ہیں ایک روز یا دو
سے وزیر کی محل بنائی، وزیر سے کہا چلو گیا وہاں وزیر بادشاہ کے ساتھ بیٹھ
علایا وزیر بیٹھا، جب وزیر گھر آیا اور بادشاہ سے کہا کہ بیگم کہتے لگی کہ تم ہیجڑے
میرے ساتھ لگا لاتے ہو [illegible] کر اس معاملہ تحقیق سے [illegible] معلوم ہو [illegible]
میری بیوی سے ساتھ [illegible] پیش ہوا اور عرض کیا کہ [illegible] کا علم ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ گیا، پھر وزیر سے بعد کئی بھروپیہ سے ان کو
پیر کی شکل بنائی اور اس وزیر سے پیر صاحب سید بھیک تھے ان کی
بھاکہ وزیر بادشاہ کو ساتھ لے وزیر سے ملنے میں آیا بھیک وزیر کو معلوم
کہ میرے پیر صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے استقبال سے واسطے نکلا وزیر
پیش کیا اس سے قبل وزیر نے بہت عاجزی وزاری کی، اور عرض
کہ قبلہ میں مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے۔ آپ میرے مذہبانہ قصور بھی فرما
اس نے جواب دیا کہ تم نے ہندو بھروپیہ کو قتل کر دیا ہے۔ اگر تم
کرو تو میں تمہارے مذہب کو قبول کرتا ہوں ورنہ نہیں وزیر نے کہا میں تمہارے
واسطے اس گناہ معاف کرا دیں صاحب وزیر گئے وہاں جا کر تو بھروپیہ کہنے لگا کہ

[illegible] پیر ہوں یہ سن کر وزیر نے کہا کہ چونکہ تم نے میرے پیر کی شکل بنائی ہے اس
[illegible] گناہ معاف کرتا ہوں اگرچہ تم لائق درگزر نہیں ہو [illegible] اس کے بعد آپ
[illegible] سید بھیک کی تعریف میں بہت مبالغہ کیا اور فرمایا کہ ایک روز میر سید
[illegible] کے حجرہ کے پاس کسی عورت کی آواز آئی، سید بھیک نے فرمایا کہ میری عمر
[illegible] سو چالیس سال ہو گئی ہے لیکن ابھی تک میں اس [illegible] شیطان کے فتنہ سے
[illegible] اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں پھر درویشوں کو بلا کر فرمایا کہ اے [illegible]
[illegible] سے [illegible] اور اپنے مقتلے بھیک دو کیونکہ [illegible] ایک [illegible] محرم ہوتا
[illegible] پھر فرمایا کہ [illegible] عورتوں کی صحبت سے [illegible] دور رہو
[illegible] وقت تمہارے [illegible] ہو کوئی بھی عورت کی صحبت میں نہ بیٹھے
[illegible] اس کے وساوس سے محفوظ رہے گا فعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وعن جمیع
[illegible] یعنی [illegible] سے مراد عورتیں ہیں جو کہ دوں کو گمراہیوں میں مبتلا کرتی
ہیں چنانچہ عورت کا تذکرہ قرآن شریف میں اس طرح مذکور ہے، [illegible] ایک
عورت کے فریب میں آگیا اور خود روزیل ہو [illegible] نعوذ باللہ من شرورھا

غلب [illegible] نعوذ باللہ من ذالک الحدیث

بعد ازاں حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک عورت تھی اس نے چار خاوند کئے
یاروں کو یکے بعد دیگرے قتل کر دیا اور چوتھے بی حق تعالیٰ عورتوں کے [illegible]
کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے کیونکہ نفس اور شیطان دونوں انسان سے [illegible]
شمن ہیں جو کہ انسان کو گمراہی اور فسق و فجور کے گڑھے میں [illegible]
ہیں ۔

نفس شیطان مے پرند از راہ ترا — تا بیفتد زندہ اندر چاہ ترا
نفس شیطان زندگی با راہ من — رحمت باشد شفاعت خواہ من

فرمایا کہ اللہ کا نفس اس کے تمام دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن ہے کیونکہ جس دشمن کے ساتھ بھی مہربانی کی جاوے وہ فرمانبردار ہو جاتا ہے بخلاف نفس کے کہ جس قدر اس کے ساتھ مہربانی کریں گے زیادہ دشمنی کرے گا جیسا کہ سعدی فرماتے ہیں ؎

مراد ہر کہ بر آید بطبع مے گردد — خلاف آں کند ار ہر چہ بیش بینی

ایضاً

ہمہ باز پیچاں نفس از حرام — ہمہ دی ستیزد بر ما تمام
تو خود را چو کودک ادب کن بچوب — بگیر گوش معزز دل بکوب

اور مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎ شعر

سے شہا شستیم ما خصم بروں — ماند خصمے زو بتر در اندروں
کشتن ایں کار عقل و ہوش نیست — شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست
خصم بیروں قصد جان پاکند — نفس قصد ہر دو ایمان کند

اور شیخ عطار قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎ مثنوی

تا تو انی بر مجاہد نام نفس — تا نیفتی اے پسر در دام نفس
گر پریشانی ز سودائے نفس — گم شود ہر سو ہوائے نفس ما
مرد آنست کہ بر فرق نفس پا — ما گجا یابد بہ درگاہ خدا

نفس باتو ہر دمے مسکین شود — گوشمالش نفس نازنیں بود
در ریاضت نفس را گر گوشمال — تا نیفتد روح تو در وبال
چوں نکو مرکب شمارد ہر نفس را — نے گزند آرد نہ پرورد ہوا
چوں بطاعت نفس تو نیکو شتی کند — عیب او در معصیت نیکو کند
تا کہ سازی رام ہر دم نفس را — نیست در ہر ساعتش پرخاش و جنگ
کاہلی و ہم شور و شر مت — جنگ و فتنہ جہد اکبر مت
ہر دو نفس تو بس رہ بندد — از خرد فرمان نیکو نام مت
چوں بود خوش ہر دو گشتہ — وحی ہر دو ہم سعادت گشتہ

حدیث مبارک ؎

الخ اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک

تیرے نامرد دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلوؤں کے درمیان ہے ؎

حدیث دیگر ؎

رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر لازالۃ نفسک ؎

ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد جہاد نفس کی طرف لوٹے ہیں ؎ اپنے نفس کو چھوڑ کر آجا ؎

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ صوفیاء کرام کی کتابوں میں ہے کہ فلاں صوفی نے اس قدر ریاضت کی اور فلاں نے اس قدر

حق تعالیٰ نے ہی توفیق عطا فرمائی تھی کیونکہ نیک اعمال بغیر توفیق حق تعالیٰ کے نہیں ہو سکتے۔ اگر حق تعالیٰ توفیق دیں تو کسی سے کوئی بھی نیک عمل نہ ہو سکے ہے

گر از حق نہ توفیق خیرے رسد ۔۔۔ ہے نہ بندہ شبے راہ بیرے رسد

حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں وما توفیقی الا باللہ میں کہہ دیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو توفیق مجھے حق تعالیٰ سے ہی عطا فرمائی ہے۔

سید فرمایا حق تعالیٰ نے تمام بیماری اور دیدار کو صورت اور رزق ۔۔۔ سے دی ہے ۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ماں کے پیٹ سے باہر آئے تو انہوں نے کہا مجھے قریب پہنچ کر حق تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور ۔۔۔ کا فرمانبردار ۔۔۔

حضرت قدوس سرہ نے فرمایا کہ میں دہلی میں تھا میں نے علام حمید رحمۃ اللہ علیہ قبلہ عالم قدس سرہ کی زیارت کے واسطے پیدل سفر کیا ۔۔۔ میں علام سید مرحوم دہلی شہر سے چار آنے کا آٹا رکھتے تھے میں نے ذکر کیا کہ میں خالی ہاتھ واپس لوٹا دیتے لگا کہ یہاں کھانا اچھا نہیں ہے میں نے کہا نہیں کھاؤں گا کہ میرا حلق مرجائے اس روز سے بھی میں نے آٹا نہیں خریدا۔ فرمایا کہ میں ہو گیا اور آٹا خریدا لایا اور دو روٹیاں پکائیں علام حمید کے سامنے رکھیں اور کہا کہ کھاؤ میں اور بیٹے لگا کہ میں نے آج کھانا نہیں کھاؤں گا کیونکہ آج میں نے بعض کو مارا ہوں پھر میں نے یہ روٹی تو خود کھائی اور دوسری یہ اور شخص کو جو اسے میں ہم سے ملا کھا دے دی اور روزہ نہ ہو گئے جب ظہر کا وقت ہوا تو علام حمید مرحوم ہم سے پیچھے رہ گئے میں نے دیکھا کہ آہستہ آہستہ چلے آ رہے ہیں

۔۔۔ کہا اے غلام حمید جلدی چلو ورنہ تم کو اس لاٹھی سے ماروں گا جو میرے ہاتھ ۔۔۔ ہے ہمارے ساتھی سفر بھی میں نہ کر کے پاس تھا ۔۔۔ کی دیر بعد میں ۔۔۔ رہنے کے واسطے ایک کنوئیں پر چلا گیا جب واپس آیا تو دیکھا کہ غلام حمید ۔۔۔ شیشے کا سرمہ کھول کر مصری ملا رہا ہے میں نے خوش ہو کر کہا کہ تم اپنے ۔۔۔ کو اس طرح مار رہے ہو کہ ہماری مصری کھاتے ہو۔ تمام سے وقت ہم ایک ۔۔۔ میں پہنچے ۔۔۔ سے وہاں گنا کی بہت اچھی چیز کھائی جب چلنے لگے تو میں نے کہا ۔۔۔ کہ ہمارے ساتھ ۔۔۔ غلام حمید رحمۃ اللہ علیہ بھی گر ۔۔۔ ہو گیا ۔۔۔ میں نے کہا کہ میں ۔۔۔ ہو گیا ۔۔۔ ہو گیا ۔۔۔ ہو گیا

پاس ایک مقدمہ لے کر آیا۔ دیکھتے ہی کہا کہ اے نائب رسول! تم قاضی ہو میرے پاس
بہت گائے تھی، سے چرا لیا گیا ہے آپ اس معاملہ میں انصاف فرمادیں قاضی
نے یہ سن کر تسمہ پا درخت لگے رہتے تو حق میں سے کس طرح اس معاملہ
رد ۔ ابھی ۔ ت ۔ ں رہے تھے کہ چانک شیر قاضی صاحب کے سامنے
مجدہ کیا اور چیرا اور قاضی بولا کہ
اس کے بعد فرمایا کہ پہلے زمانہ میں
صاحب نسبت ہوکر سے تھے اور اگر کوئی قاضی "موت خود بد تو خدا کی پناہ
ئی شخص اس طرح سے کہ مجھ شخص کو دری کا خانہ
ہے ر سے آپ شخص سے رو ور تھے ر سو ر قاضی
آپ اس بات سے تھے ں در ہوا سے جاتا ہے ہر اس عمل و
کرتے ہیں،

صاحب ۔ ر قاضی عبد الواحد صاحب جو احمد آباد قدیم سرا سے
تھے عقیدت و محبت سے ملاقات کو آرہے تھے یہ روز دو پہر دوسرے
سے ایک مقدمہ لے کر آپ کے پاس آئے انہوں نے حق کے خلاف
فیصلہ کر دیا۔ ایک پیر زن ناراض ہو گئی اور پیر سے کوچ کر کے علوٹ میں جا کر
گئی اور اس نے دستور بنایا کہ ہر روز صبح کو پیر سے قاضی صاحب کے دسلے
کرتا ۔ فرمایا قاضی بننا گرچہ جائز ہے لیکن اس کام میں لوگوں کے دل بگڑے ہوتے ہیں
لئے اس کا چھوڑنا بہتر ہے کہ حدیث میں آیا ہے "قضاۃ ثلاثۃ فی النار" یعنی

فاطمہ ۔ ر محمد ۔ ے پسر
در اخوردی ر حم بر جاں اے پسر

ایضاً

• د بد ست آور کہ حج اکبر ست ز ہزاری سعہ یک دل بہتر است

شیخ فرمایا کہ ہم نے قاضی احمد علی، درمیاں عبد الرزاق کی مہر کو توڑوا کر
ر میں ڈلوا دیا اور فرمایا کہ میرے، قاضی میاں حسن علی صاحب کے دادا قاضی تھے
ں حضرت خواجہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی انہوں نے قضاء سے توبہ کی اور
صاحب منصب ہو گئے ۔ نیز فرمایا کہ ایک ہندو کی ہمارے ساتھ دوستی تھی ہر
ہمارے پاس آتا رہتا تھا ہوتے کہتا کہ اللہ کے ہندوں کی دعا کام آتی ہے
ے اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو مسلمان ہو گیا اور کہا کہ اس کے بعد میں نے
روحانیت رہا اور فرمایا ہے ہوئے مغرب کی طرف سے آرہے ہیں نے سنا ہے
اسے دین محمد کیا ہے آرہے ہو کہنے لگا دس دن صلے اللہ علیہ وسلم کی
زیارت کر کے واپس آرہا ہوں۔

شیخ فرمایا کہ ہم نے خواب میں دیکھا کہ میرے دوراں قدم قرآن شریف پر
ہیں صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور مولوی محمد بخاری صاحب سورۃ ص، تسمہ اللہ علیہ کو
پڑھا رہے ہیں اور خواب کی تعبیر پوچھی مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ بہت اچھا ہے ہیں لیکن اس
خواب کی تعبیر میرے ذہن میں اس طرح آتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کاملہ و فضل و تحیات کی ظاہری و باطنی متابعت بدرجہ کمال عطا فرمائی
ہے جس میں بال برابر فرق نہیں ہے۔ اللھم ارتا متابعۃ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
متابعۃ الشیخ قدس سرہ متصلۃ یا ارحم الراحمین۔

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں سانکوں کی تعداد بہت ہوا

کرتی تھی کشمیر عالم بہر ہوتے تھے لیکن اس زمانہ میں ضرورتی ہے وہ عالک
ضرورت کھانا کھانے کی ہے اور رات دن مجاہدہ میں لگا رہے۔ حتی کہ سے مشابہ
درجہ غریب ہو اور روزہ رکھنے پر طبیعت نہ کرے کیونکہ اس سے خشکی پیدا
ہے بعد روزہ پیدا ہوتا ہے اور قوی نہار روزہ اور دوسرے اختیار خرچ
کی بجائے اور کی سے بھی رہا ہے کیونکہ مادہ اخلاط خشکی کی وجہ سے غلیظ جاتی رہتی
پھر آپ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش بہت عبادت گزار آدمی تھا
سے ہم سے پوچھے بغیر پانی اور کھانا ڈوبنے کی مجاہدہ کرنے کے بعد اس کے
سودا پیدا ہو گیا جس سے علاج معالجہ کرایا گیا مگر اچھا نہ ہوا بعد اس سے
رکھا گیا کہ اس سے بھی کچھ فائدہ ہوا اور نماز روزہ اور شریعت سے دور
حکام کی بجا آوری سے غافل رہ گیا۔ فرمایا کہ ہمارے استعداد میں
کم ہیں ہمت سے مطابق ہی کام کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں فرمایا حضرت ما
رحمۃ اللہ علیہ بڑی اچھی عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ گرمی نے ہم کھانے میں مبالغہ
کیا ہوا تو بہت اچھا ہوا کیونکہ بہت زیادہ کم کھانا کھانے کی وجہ سے مجھے ضعف
ہو گیا ہے عبادت سے دستے کھڑا ہونے کی طاقت بھی نہیں رہی

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سید نہ ہو اور کہے کہ میں سید ہوں تو اس
پر اس کا ادب کرنا بھی واجب ہے۔ بیت :-

ادب تاجے است زیبندہ ہر
ہر سر کہ ہر جا کہ خوبی ہی

پھر اس کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص سید مشہور تھا لیکن ایسا
ہوا ہے کہ اس کو نہ تھا کہ تم سید نہیں ہو ایک دفعہ ایک بزرگ جنہیں رسول کریم صلی اللہ
و سلم کی حضوری حاصل تھی اس محلہ میں سید رہتے ایک سفر میں ہمراہ ہوئے اور اس سے
سے کوئی واقف نہیں ہوا اس کے اعلان کرنے پر کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
سے مشرف ہو گئی وہ بزرگ بہت حیران ہوئے اور بڑی بیقراری سے
سے بعد ان بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی مفصل حال
و سلم نے اس بزرگ سے فرمایا اگرچہ وہ سید نہیں تھا پھر بھی تم پر ادب کرنا
سے لیا تھا

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مرد بھی حق
ہوتی ہے اس سے معاملہ کے کسی سے کہنا چاہیئے جاہل
ہو سکتا ہے تو نہ ہی چاہیئے کہ ضرور خدا اور خدا کے لئے ہر قوت کا
نہ رہنا چاہیئے کیونکہ اس سے انکار کرنے لگا تو گنہگار ہوگا
اور صحت کی نسبت زیادہ ضروری ہے

ایک روز ایک فقیر نے حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں عرض
فقر و فاقہ کی وجہ سے بہت سے فقیر پاس سے جاتے ہیں حضرت نے
اگر فقیر جا رہے ہیں تو مجھے کوئی غم نہیں اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے پیر
فرمایا ہے کہ درویشی کے دو حصے فاقہ کی ہیں اس سے غلیظ
چونکہ لیۃ الفاقۃ بمقتضیۃ المزاج اس کا شکر کرنا چاہیئے
اللہ والوں کی فاقہ کشی اور زیادہ ریاضت کے بارہ میں

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اللہ والوں کی دوستی دونوں جہانوں میں کام آتی ہے
دنیا والوں کی دوستی کچھ اعتبار نہیں ہے بعد کو اس کے مناسب موقع
بیان فرمائی کہ تین بزرگ تھے محمڈن قوم کے رہنے والے تھے ان کے
لڑکے تھے ان کے انتقال کے بعد ان سے ایک لڑکے نے حسن خان
دوستی پیدا کی اور اس کا اعتقاد ہو گیا لیکن چند روز کے بعد حسن خان مذکور نے
بزرگ زادوں کو قتل کرایا اور ایک والد کو چھوڑ دیا جو کہ قتل کے قریب تھا

نیز فرمایا کہ ہندوؤں جاٹوں نے بھی گرو نانک کو پیر مان لیا ہے مجھے
کی کرامت فرمائی کہ میں نے ان کی کتاب کو اٹھا کر دیکھا اور
ویسا ہی پایا کہ جس طرح قرآن میں لکھا ہوا ہے یہ فرمایا کہ اگر
کسی دوسرے انسان کا عیب دیکھتا ہے تو اس کو خراب کرتا ہے حق تعالیٰ
بندوں کے ... اور تقصیر دیکھتے ہیں لیکن تو ... ہیں
ہیں پھر کفر جو ... ہر قسم کے گروہ کا فرقہ ... رکھے لا الہ الا
رسول اللہ تو اس ... حق تعالیٰ اس کے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہ
فرما دیں شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

عذاب تو کس مسلماں نہ کند
گر ہمہ گبر بود ایماں نہ کند

نیز فرمایا کہ دنیا دار لوگ کی صحبت سے دور رہتے ہیں سلامتی ہے
ان کی صحبت میں جان کا ہلاکت کا خطرہ ہے اس پر یہ مصرع پڑھا ؎

وصحبت سلطان الفقر سوزاں بود

نیز فرمایا ہندی ۲ جنتی حاکم آدمے ہندو دیوانہ دریں تل دا

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ہندی ... سکتی ہے چڑھی
... یعنی عشق کی راہ میں مرد ہو کر قدم رکھنا چاہیئے اور تائب گور خدا در
... صلی اللہ علیہ وسلم کے حکام کا مقامات سے باہر رہنا چاہیئے اور نفس و
... کے حکم کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے کیونکہ یہ دونوں سخت دشمن ہیں اگرچہ بظاہر
... پیش آتے ہیں۔

... قدس سرہ نے فرمایا کہ ... اطلاع دی
... سے مریدین ہوئے اس شخص نے ... پڑھ کر ہے اور مرتب مذہبی ہو
... وہ شیخ کی یاد سے ... یا تو یہ ہے کہ جو کچھ ... ہمارے
... یا رہ گیا ... درویش پر صفت ستاری ... پردہ پوشی فاضل ہوتا ہے
... حاضرین مجلس سے فرمایا کہ ہمارے لئے دعا کرو کہ خدا ہمارے ...
... درد کی ہے جس کی وجہ سے ہمارا یہ ساتھی فتنہ میں مبتلا ہو گیا ہے نیز فرمایا
... عالم مدرس تھے جب ان کا کوئی شاگرد یعنی ناخواندہ ... سے ہنسے ہم سے
... گناہ سرزد ہوا ہے اس سے بچنے کا ... فرمایا ہے۔ بیت ؎

اگر کم از ... گاہ گاہے ... آئی در بہ ما کمی نگاہے

نیز فرمایا کہ ایک شخص حضرت بیتوری کے پاس رہا کرتا تھا اس نے اپنی
... نقل یا لکھنے کے نہایت فصاحت سے ... کہ حق تعالیٰ سے تھے
... نقل کرنے کے واسطے پیدا نہیں فرمایا بلکہ اپنی بندگی کے واسطے پیدا فرمایا ہے

جب اس شخص نے گانے سے یہ بات سنی اپنا مال و اسباب چھوڑ کر اللہ
یاد میں لگ گیا۔ فرمایا کہ جو کوئی مال مویشی رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ ان
گھاس چارہ اور پانی وغیرہ دینے میں غفلت نہ کرے کیونکہ قیامت کے
اس سے ان کے بارہ میں پوچھا جائے گا پھر آپ نے یہ حدیث پڑھی کلکم
وکلکم مسئول عن رعیتہ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے اہل و عیال اور مویشی کا
ہے قیامت کے روز ان سے ان کے کھانے اور چارہ وغیرہ کے متعلق پوچھا

فرمایا کہ ایک شریف آدمی تھا اس کے پاس کچھ گھاس تھا اس شخص نے
کو دے دیا صاحب خانہ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس شخص
باباصاحب کے پاس پہنچا اس نے روپیہ نذر کیا اور قصہ بیان کیا
روپیہ دیکھے باباصاحب نے اس سے فرمایا کہ تم نے یہ روپیہ کہاں سے لیا اس نے
دیکھ کر تبسم کیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ شخص شہزادہ ہے
اور باقی روپے باباصاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے اور توبہ کر
ہوا اور مجاہدہ و ذکر میں مشغول ہو گیا۔ صاحب باباصاحب قدس سرہ سے اس کا عقیدہ اتنا
پایا سے خلافت دے کر سیستان کی طرف روانہ کر دیا الحمد للہ علی ذالک

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت اورنگ آباد قدس سرہ
خانقاہ مبارک کے دس دروازے تھے ہر دروازہ پر درویش بیٹھے رہتے جو
حاجت مند آتا اس کی حاجت کو لکھ کر اسے دیتے۔ نیز فرمایا کہ حضرت اورنگ
آبادی قدس سرہ کی دو مہریں تھیں ایک مہر کا سجع مبارک یہ تھا۔ ذکر عروی از ہر
دی۔ اور دوسری مہر کا سجع مبارک یہ تھا:۔

اے نظام در عالم دہا کرش دین را بہ دنیا مفروش

فرمایا کہ محبوب الٰہی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مجھے واقعہ میں یہ شعر
دیا گیا ہے

مے کوشش کہ راحتے بجانے برسد
یا دست شکستہ بہ خدائے برسد
[illegible]
[illegible]

حضرت [illegible] نے فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے مریدین
[illegible] لوگ ہیں ان کی صحبت سے بہت فائدہ رکھتے تھے
[illegible] کے متعلق یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے مریدین
[illegible] سے ایک شخص احمد پور سے میں رہا کرتے تھے بڑے عالم اور مدرس تھے
[illegible] دار تھے مگر بڑی تنگی سے گذر بسر کیا کرتے تھے ایک دن حضرت قبلہ
عالم قدس سرہ [illegible] گھر تشریف لے گئے ان سے فرمایا کہ میں [illegible]
[illegible] سے تمہارا وظیفہ مقرر کر دیتا ہوں انہوں نے جواب دیا کہ [illegible] قبول ہے میرا
وظیفہ آپ حق تعالیٰ سے مقرر کر دیں کیونکہ فقیر وسطے دینے والے دروازہ
پر جانا سنت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں [illegible] روایت [illegible]
[illegible] الفقیر یاب الامیر واذا زارت الفقیر یاب [illegible] الفقیر اللھم ارزق آل محمد
[illegible] اگر کوئی امیر کو
امیر کے دروازہ پر دیکھے تو سمجھے کہ یہ بھی امیر ہے اور اگر کسی فقیر کو امیر کے دروازہ پر دیکھے
تو جان لے کہ بہت بڑا فقیر ہے اے اللہ ہم کو ہمارے شیخ کی حرمت سے غنا

تلف [illegible] فرمادے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا اور دنیا کے ہیں ہزار ہیں جو تھے اس سے مناسب حکایت فرمائی کہ سلطان ٹیپو نے ایک تالاب مال و دولت سے بھر دیا تھا چالیس روز تک اس خزانہ کو لوٹوں اور بیوپاریوں کو لٹاتے رہے کسی نے سلطان مغفور سے کہا کہ سب خزانہ لٹ کر ختم ہو گیا، ٹیپو سلطان نے جواب دیا کہ یہ خزانہ تو تھوڑا ہے، سلطان کی حرص پر دلالت کرتی ہے، اس پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر ہے

گدا را گند بیدرم سیم و زر — فریدوں بر ملک جم نیم سر

بیت۔ "گفت" پیش شگفت دنیا دار
یا قناعت پر کند یا خاک گور

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میرے تو صرف دو ہی لوگ ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں "اللہ بس ماسوی اللہ ہوس" اس کے بعد یہ شعر پڑھا ہے

ہر بہ زکف زرہ کسی — ویتاں زدہ کف کہ عنا اللہ کفی

واللہ تعالیٰ رب العالمین۔

پھر مسجد کی تعمیر کے بارے میں باتیں چلیں حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت پریشان حال بیقرار اور مفلس تھا ہر روز مسجد سے گھڑے بھر کر منادی کرتا "کچھ مدت کے بعد حق تعالیٰ نے اس کی روزی فراخ کر

دولت سے مال و جائداد کا مالک بن گیا۔ یہ فرمایا کہ ایک بوڑھی عورت تھی بیوہ بھی بوڑھی تھی وہ ہر روز گھڑے بھر کر مسجد میں رکھ دیتی اس نیت سے کہ حق تعالیٰ اسے روزی عطا کریں گے کچھ مدت کے بعد حق تعالیٰ نے اسے دولت کے دیئے ایک کا نام عیسیٰ اور دوسرے کا نام موسیٰ تھا

شیخ فرمایا کہ ایک ہندو عورت ہر روز صبح مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی اس نیت سے کہ حق تعالیٰ اس کی لڑکی کو نصیب دے جو کہ بوڑھی تھی چند روز کے بعد حق تعالیٰ نے اس کی لڑکی کو شادی دی اور وہ صاحب اولاد بھی ہو گئی۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ تمام عمل ظاہر و باطن نیت پر ہے اور اس کے صاحب نے بیان فرمائی کہ ایک ہندو نے ایک مسلمان سے پیتل کا قرضہ لیا مسلمان نے انکار کر دیا، ہندو نے کہا کہ میرا "قرض" ادا کر دے ورنہ میں تجھ سے لڑ کر سچ دوں گا مسلمان مرد نے اپنے ہاتھ سے اس "قرض" پر ہتھوڑا چلا دیا،

یہ معاملہ ظہر کے وقت ہوا۔ جبکہ میں نوسہ شریف مسجد سعیدیہ میں پڑھا رہا تھا مولوی حسن علی صاحب سے قرآن پڑھا کرتا تھا ہم نے یہ معاملہ خود دیکھا کہ تمام دوست ہوئے اس مسلمان شخص کے لڑکے کو گائے نے پیٹ میں سینگ مارا وہ اس لڑکے کا باپ ہی لڑکا تھا اسی وقت مر گیا

شیخ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ایک ہندو نے ایک مسلمان سے نو روپیہ لیے تھے لیکن اس نے اٹھارہ روپیہ دیدیئے کہ دو روپیہ سود کے ہیں چند روز کے بعد اس ہندو کی نو گائیں چور لے گئے ہیں ہر ایک گائے کی قیمت بیس روپیہ تھی، جب پہنچ گئیں، تو اس ہندو نے اقرار کیا کہ یہ سب ان دو روپوں

ل شامت ہے جو ہیں بے وفا بازی سے زیادہ ہے ہیں۔

حضرت قبلہ فرمایا کرتے تھے کہ ہندوستانی سب بہشتی ہوتے اگر

فرقہ ورفرقہ ہوا اور ایمان سب بہشتی ہوتے اگر ہیں فتنہ ہوتی۔

یہ رد رمغرب سے دولت بعض لوگوں سے چھوٹ نہ سکی بلکہ

یہ شخص سے حاضر ہوتے رہا بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا

ہ ڈھ رکھتے ہیں کیونکہ حدیث اور رسول کے ذکر سے بغیر اب ضرورت

کو قرآن شریف میں بیان سے قل یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم یعنی

چاہیے تھے کہ اپنے آپ سے

تو ان کو جب ہوا ان سے

میں مشغول ہو اس قدر سے مراد امر بالمعروف اور ان طاعت سے

دوسرے علوم ظاہری ہیں۔ نیز فرمایا۔ ہندی ؎

توڑ نہ سکدیاں موڑ لکھیا وچ قلم دا

نیز یہ بیت پڑھا ؎

دائم نظارہ کردی چوجری پرلی کریمی دا آمر نگاہ می

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا دنیا دار لوگ ماہ رمضان اپنا

روزہ نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم تو خشکی ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ ہوا سے نفس و شیطان

کی گمراہی کے سبب کہتے ہیں ورنہ دنیا داروں کے پاس سب کچھ موجود ہوتا

ہے اگر گرمی کو سہار اور سردی میں تبدیل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ بلکہ

میرے خدمت بابرکت میں عرض کی کہ غریب نواز بندہ ڈرتا ہے چل کر

رمضان تک پہنچا ہے اس درمیان میں کس کو نہیں دیکھا جس نے رمضان شریف

دو روزہ رکھا ہو یا نماز ترویح والی ہو سوائے اس بڈھے کے جناب کی برکت

سے دو سو بیس روزہ رکھے ہیں اور تراویح پڑھتے ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ

نے جواب میں فرمایا کہ جب مسلمانوں نے بچے، عمل چھوڑ رکھے ہیں تو حق تعالیٰ

نے ان پر کافروں کو مسلط فرما دیا ہے۔ نیز عثمان مذکور نے عرض کیا کہ غریب نواز

جب کشتی میں سوار ہوا تو کشتی میں سوا اس سے بھی زیادہ آدمی تھے لیکن ان

سے کسی کا بھی روزہ نہیں تھا سوائے ایک طالب علم کے جس کا روزہ تھا

جہاز میں بہت لوگ روزہ رکھتے ہیں اور فرمایا معروف اور نہی عن المنکر

بھی کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس جگہ اسلام کی برکت ہے۔ اور حضرت

قدس سرہٗ نے فرمایا کہ الصوم سیف اللہ یعنی روزہ رکھنا تلوار کی مانند

ہے جو نفس کو قتل کر دیتی ہے

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں لوگ ایک دوسرے کے

دشمن پرست کو نوچنے میں لگے ہوتے ہیں اسی لئے ایک دوسرے کی غیبت کرتے

ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں ایسے لوگوں کی صحبت سے الگ رہنا

چاہیئے کیونکہ ایسے لوگوں کی صحبت میں نفع کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔ نیز

فرمایا کہ "قلاع طریق" وہ لوگ ہیں جو خدا تک پہنچنے نہیں دیتے اور ہوا و ہوس اور

محبت دنیا و حرص کے گڑھے میں ڈالتے ہیں اور اس طرح تیرے دین کی راہ مارتے

ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ وحدث اللہ تعالیٰ ابصر بعیوب نفسہ جب اللہ تعالیٰ

کسی بندہ کو دوست رکھتے ہیں تو اس کے عیب اس پر کھول دیتے ہیں۔

حدیث دیگر: ایاکم وصحبۃ الاحیاء فانھا کی صحبت سے بچو

حدیث دیگر: اللھم لا تفتنا من بعدھم ۔ اے اللہ ہمیں ایسے لوگوں کے بعد فتنوں میں نہ ڈال جو ان کی طرح ہمارے دل کو غیر سے لگا دیتے ہیں

حضرت غوث قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مدبخت وہ شخص ہوتا ہے جو کہ سب سے زیادہ نیک بخت سمجھے اور بہتر ہے اگر اس کو وہ ہوتا ہے جو سب سے بیزار و مددگار اور گمراہ سمجھے اس کے ساتھ سب سے زیادہ [illegible] فرمائی کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نے رمضان میں [illegible] رہنا اور عید کے دن روزہ رکھنا۔ اس سے صحرا میں نکلے اور ہر طرف دیکھا کہ کچھ بارش نہ ہوئی اس پر لوگوں سے کہا کہ تم لوگوں کی خباثت اعمال کی وجہ سے بارش نہیں ہوئی حضرت سلطان بایزید بسطامیؒ نے کہا کہ سب لوگوں سے زیادہ بُرا میں ہی ہوں اس لیے چلا جاتا ہوں۔ لوگ آپ کے پاؤں پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ آپ ہمیں کس طرح چھوڑ کر جائیں گے۔ نیز فرمایا کہ جو کوئی اپنے آپ کو سب لوگوں سے بہتر سمجھتا ہے وہ حق تعالیٰ کا محبوب و مقبول ہوتا ہے ؎

خود ستائی پیشہ شیطان بود ہر کہ خود را کم نداند مرد آں بود

اس بارہ میں بات چل کہ ہر کسی کو جو کچھ ملنا تھا وہ مل چکا ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں تین روز کے بعد مر جاؤں گی مجھے کچھ نیز مفید نصائح فرمائیے کہ میں مرتے وقت سے کھاؤں

[illegible] بعد اس کا حال دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس طرح اس نے کہا تھا اسی طرح ہوا کہ [illegible] کہ نور محمد کہانی کا دل میں، بر ہم بزرگ میرے پاس آیا اور وقت رخصت [illegible] بار میرے پاس آتا اور مجھے زحمت کرتا میں نے اسے کہا کہ اے برہم! [illegible] تمہیں کیا ہوا ہے بار بار میرے پاس آتے ہو اور مجھے زحمت کرتے ہو [illegible] کہا میں نہیں جانتا مجھے دوبارہ آپ کی زیارت نصیب ہوگی یا نہیں چنانچہ اسی [illegible] ہوا اپنے گھر پہنچتے ہی مر گیا ۔۔۔ فرمایا کہ میں اور برہم کانپور میں تھا اور اس [illegible] اسے فرمایا کہ حال ہے [illegible] کرتا ہے [illegible] کا مال لوٹ کر کھاتا ہے [illegible] یہ [illegible] میرے پاس آیا اور [illegible] کہ میں آج مر جاؤں [illegible] مجھے کچھ وصیت فرمائیے جو کہ میں مرتے وقت پڑھوں۔ میں نے اسے [illegible] کہا کہ کسی [illegible] مر گیا اور [illegible] میں دو پہاڑ ہیں ان کے [illegible] جائے اور [illegible] اس کے بعد آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

دنیا کے متعلق بات چلی۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ دنیا سخت دشمن ہے اس سے دور رہنا چاہیئے اور فرمایا کہ کسی شخص نے آج تک خدائی کا دعویٰ نہیں کیا جس کسی نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا ہے غرور دنیا کے سبب کیا ہے جیسا کہ نمرود، فرعون وغیرہ ان سب نے غرور دنیا کی وجہ سے خدائی کا دعویٰ کیا اور حق تعالیٰ نے ان کو عذاب کیا جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ آپ کے وصال کے بعد کوئی

شخص خدائی کا دعویٰ نہیں کرے گا لیکن اس زمانہ میں بعض لوگ خدائی کا دعویٰ
ہیں تاہم علماء سوء ایسا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کوئی بندہ کسی سے کوئی چیز مانگے یا
صوفیاء کرام کے مذہب میں حرام ہے مانگنے میں صاحب وہ بیان خیر محمد نے
باعلم و عمل الصالح نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ عریضہ تو از میری گھوڑی
پر سواری فرمائیں فرمایا کہ میں اس گھوڑی پر سواری نہیں کرتا جو چیز سوال
کے حاصل ہوئی ہو میرے نزدیک حرام ہے۔

اچھے اچھے لوگوں نے بارہا اس بات کی خواہش کی کہ حضرت قبلہ
سرہٗ العزیز سے دعا کرائیں بعض لوگ [illegible] سے اپنی [illegible]
ہوتی ہے اور بعض لوگ مظہر [illegible] ہوتے [illegible] ہی جلد [illegible]
پھر اس کے مناسب حکایت بیان فرماتے میں بیٹھا رہتا تھا [illegible]
رحیم شاہ تھا اور مظہر خیر تھا جب بھی لوگوں نے دو میاں بیوی کو لڑتی جھگڑتی ہوتا دیکھا
یہ کہہ کر کہ ابھی معلوم ہوتی فوراً درمیان میں پڑ کر صلح کرا دیتا ۔۔۔ نیز فرمایا کہ سنہ نہ کرو
بیٹا مظہر شر تھا جو لوگوں کے درمیان جنگ و جدل پیدا کرتا تھا اور جہاں جاتا
اس سے جائے غیر سے شر ظاہر ہوتا اور فرمایا کہ اسی طرح شیخ خان لودھی مظہر شر ہے
اور یہ بیت ارشاد فرمایا ہے

نالائق را بچہ بینی تختیہ ۔۔۔ عاقلاں تسلیم کردند اختیار

فرمایا کہ پہلے مصرع میں لفظ تسلیم محذوف ہے مطلب یہ ہے کہ جب کسی
نالائق کو صاحب تختیہ پاتے تو رضا و تسلیم اختیار کرتے کیونکہ عاقل لوگ رضا و تسلیم ہی

فرمایا کرتے ہیں

کچھ عرصہ پہلے کو جب دنیا کے معاملوں میں پڑا ہے مسی کا یہ ہیں کرتا حضرت
قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ایک شخص ڈیرہ غازی خاں کے پاس رہتا تھا جو بہت
سخت مزاج تھا ایک دفعہ اس نے اپنے نوکر سے ناراض ہو کر پستول نکالا اور کہا کہ
میں تجھ سے رخصت ہو جاؤں کیونکہ میں کل صبح مدعا ہو جاؤں گا اور کسی کو
نہیں ملوں گا اس سے فرمانے لگا کہ بابا نے جو [illegible] دیا ہے
[illegible] سے مر جائے گا تو پھر کسی کو نہیں ملوں گا۔
[illegible] یہ شخص [illegible] رہتا تھا وہ کہا
کرتے ہیں دنیا دار لوگ خود دنیا سے مست ہوتے ہیں تو حق تعالیٰ کی یاد بھی
نہ چھوڑتے یعنی حق تعالیٰ کی یاد میں بھی سخت سرشار رہتے ہیں،
[illegible] نیز شخص مذکور یہ بھی کہا کرتا تھا کہ جب حق تعالیٰ اپنی عطائی
کے اظہار پر آتے ہیں تو ایسے لوگوں کو اس طرح تباہ و برباد کرتے ہیں کہ ان کا
[illegible] باقی نہیں رہتا چنانچہ مولانا روم قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں:

نقش با نقاش چہ بہ نزند ۔۔۔ سبلتان در شش خود بر میکند

یہ روز ایک شخص نے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ
[illegible] مجھے بہت سے بل دعیال گالیاں دیتے ہیں اور میری خدمت نہیں کرتے
اس پر ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ کا بھروسہ ہی کام آتا ہے صبر کا کیا کام نہیں آتا اور

اگر دولت ہے، اہل دنیا پر یہ بھروسہ کرتا ہے، وہ میری خدمت کریں گے،
کچھ فائدہ نہیں ہوتا، اور اس سے مناسب حکایت فرمائی، وہ یہ کہ ایک
شخص تھا، اس کے تین بیٹے تھے، اپنے بیٹے کو اس نے ساٹھ ہزار روپیہ
دوسرے کو ستر ہزار دیئے، اس امید پر کہ یہ میری خدمت کریں گے، بعد
اس کے وہ سب برباد خراب ہو گئے، اور خود بھی پریشان ہو گیا،
مرے تو روپیہ کچھ نہ تھا، اور بیٹے پیشہ کا کام کرتے ہوئے بڑے ہنر
تھے کہتے تھے اس کے باوجود حال [illegible]
دولت [illegible]
[illegible]
مرحوم علاؤ الدین خلجی کے عام خاص سے مرتے وقت پہلے [illegible]
طلب کیا، بیٹوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو [illegible]
متوحان حکمران رہا تھا، اور جس کو لوگ یہاں سے کہتے ہیں، علی اکبر خان مرحوم
متوحان کی قبر پر سوا روپیہ لقدرے گئے تھے گھوڑے بھی واپس لے آئے تھے
اس تعریض کی، شیخ سعدی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں ؎

برگِ عیشے بگور خویش فرست　　کس نیارد ز پس تو پیش فرست

فرمایا کہ جب شیخ شیوخ العالم شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
وقت وصال قریب آیا، ان کے ایک بڑے سے لنگر کی سے توشہ خانہ
طلب کی اور توشہ خانہ کا دروازہ کھولا، توشہ خانہ میں سوائے پانچ روپیہ کے
کوئی چیز موجود نہیں تھی، وہ پانچ روپیہ تجہیز و تکفین پر خرچ کیا گیا۔ بعد ازاں فرمایا

[illegible] نے توشہ خانہ کی چابی مانگی تھی اس کی، وہ تنگی میں رہتی ہے، اور جس
[illegible] نے تحمل طلب نہیں کی تھی، اس کی اولاد خوشحال ہے۔

کچھ بات چلی کہ جس جگہ بدعت اور کھیل کود کا کام ہوتا ہے بہت لوگ
جمع ہو جاتے ہیں، اور جہاں نیکی کا کام ہو وہاں کم لوگ جاتے ہیں، حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ نیکی کے کام میں نفس اور شیطان مخالفت کرتے ہیں اس وجہ
سے لوگ نیکی کے کاموں میں کم جمع ہوتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] اس واسطے کم تھے، اور کافر بہت زیادہ تھے ان [illegible] کے کاموں میں
[illegible] اور شیطان بھی مخالف رہتے ہیں اس وجہ سے بدعت اور کھیل کود کے
[illegible] میں بہت لوگ جمع ہوتے ہیں چنانچہ مسیلمہ کذاب نے بھی ایک بدعت کا
[illegible] ناحق کام کا بیڑا اٹھایا، اس کے پاس تھوڑی مدت میں چند لاکھ آدمی جمع ہو
گئے، اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا بعدہٗ اس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے قتل کروا دیا اور نجد کے ملک کو خراب کیا، کیونکہ نجد کا ملک مہبِ فساد ہے جیسا
حدیث شریف میں آیا ہے، الفتنۃ من ھھنا وھناک الشیطان،
نیز فرمایا کہ مذہب وہابیہ بھی نجد کی پیداوار ہے۔ اور فرمایا کہ خراسان
کے علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ جو کوئی وہابی مذہب اختیار کرے گا کافر ہو جائے گا
نعوذ باللہ من ذالک، لہٰذا ان لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے، یعنی جو وہابی
نجدی کے مقلدین ہیں، حدیث میں آیا ہے [illegible] موجبۂ صحت کا ضرور
اثر ہوتا ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند　　صحبت طالح ترا طالح کند

قطعہ

پسر نوح با بداں بنشست — خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند — پی نیکاں گرفت مردم شد

ایک روز بندہ مؤلف ملفوظات نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی
میں عرض کیا کہ دعا فرمائیے حق تعالیٰ اپنی محبت نصیب فرمائیں، فرمایا انشاء اللہ
اسی طرح ہوگا، بندہ نے یہ حدیث شریف پڑھی انکم مع من احببتم، راوی حدیث و
یہ شعر زبان مبارک پر لائے ؎

پس با کسی بسال، با کسی نکند حساب
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سبا

کچھ بات چیت کرتے ہوئے حساب نگاہ سے کچھ فائدہ نہیں ہے
قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جس وقت ہم دین شریعت میں داخل ہوئے تو ہم نے ایک مجلس
دروازہ پر یہ بندی ہیت لکھا ہوا دیکھا۔

ہندی:۔ دیج آنکھ اس ٹھگے کوں — کہیں نہ دیں مگے کوں
اور ہنر مرنا — منہ کالا کہاں کرنا

ایک روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں مولوی محمد عمر صاحب نے
صحیح بخاری شریف کا ایک نسخہ پیش کیا، حضرت موصوف نے فرمایا کہ حدیث
کا صحیح فہم بغیر مجتہد کے اور کسی کو نہیں ہے، ہمارا عمل مجتہد سے تو ثابت ہے نہ کہ
پر کیونکہ حدیث کی جانچ اور پھر بعض متعارض احادیث کی ایک دوسرے سے

[illegible] بات سے معلوم ہوا اور استنباط و استخراج مسائل مجتہد ہی کا کام ہے،
کچھ بات چل کر [illegible] ہر وقت لڑائی جھگڑے ہی پڑے رہتے ہیں،
[illegible] قبلہ نے فرمایا کہ دنیا ایک مکڑی کی مانند ہے جس طرح مکڑی پر گتے اور
جھگڑا کرتے ہیں اسی طرح طالبان دنیا دنیا کے واسطے جھگڑا کرتے ہیں ایک
سے کوئی نہیں رہتے ہیں [illegible] خدا ہی ہے جس دنیا کو چھوڑ کر گئے چلے
گئے ہیں [illegible] اس کے متعلق بیان فرمائی کہ حضرت سلطان سکندر
[illegible] ہندوستان پر حملہ کیا، اس نے اپنے عزیز [illegible]
[illegible] ہندوستان پر حملہ کیا [illegible] حضرت قبلہ قدس سرہٗ
[illegible] سلطان سکندر نام جہان
[illegible] ان سونی چاندی سے اپنے ساتھ لے گیا اور مٹھی بھر خاک
[illegible] حضرت سلطان سکندر کہ اس کی وصیت پوری کی گئی، ہاتھ سے دنیا نکل
[illegible] خالی ہاتھ اس دنیا سے باہر رکھتے ہیں

نیز حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ہر شخص ولی نہیں ہو سکتا
ہے لیکن شہوات کو چھوڑنا اور لذات کو ترک کرنا ولی کا کام ہے، اس سے بار
[illegible] کام ہے۔

عربی

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں مولوی محمد احسن [illegible] مولوی

[illegible] اللہ ساکن دائرہ دین پناہ سے عرض کیا کہ غریب نواز بعض لوگ میرے حق میں بُرے الفاظ کہتے ہیں اور ہم لوگوں کی بھی مخالفت کرتے ہیں، فرمایا صبر و سکوت کا ہے کیونکہ ہر طرف کفر کا حکم جاری ہے ـــــ ایک دن پھر عرض کیا دعا فرمائیں حق تعالیٰ بدمذہبوں کو غرق کریں، حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ ان کو ہدایت دیں۔

نیز فرمایا کہ فعال حقیقی ہر مقام کا حق تعالیٰ ہے، لیکن بعد مقام فنا فی اللہ کے سالک موحد حق تعالیٰ سے [illegible] ہے کیا جائے، اور اگر سالک اس مقام کو طے کر کے حق تعالیٰ سے [illegible] آیت [illegible] پڑھی [illegible]

[illegible] وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ

[illegible] ہمارے [illegible] ہم سے گناہ کرائے ہے اپنے پر ظلم کیا ہے [illegible] ہم کو معاف فرمائے گا اور ہم پر رحم فرمائے گا تو ہم نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اگر مولانا رومی قدس سرہ فرماتے ہیں مثنوی ؎

زانکہ خوے کریم ذوقیتی دہد ۔۔۔ ہے ادب محروم ماند از فضل رب

ہے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔۔۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

از ادب معصوم و پاک آمد ملک ۔۔۔ از ادب پر نور گشتہ ہیں فلک

کچھ بات چل کر کہیں کہ اپنے وطن اور بھائی کو دوست رکھتا ہے تو اسے رد فرمایا کہ "حب الاوطان من الایمان" فرمایا کہ وطن دو ہیں، فرعی اور

[illegible] وہ ہے جہاں آدمی پیدا ہوا، اور وطن اصلی سے مراد یہ ہے کہ تمام دنیاوی [illegible] کو ترک کر کے وہ حق میں محو ہو جائے ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ۔۔۔ باز جوید روزگار وصل خویش

نیز فرمایا کہ خشکی سے رہنے والے اگر پانی میں جا پڑیں تو مر جائیں، اسی طرح پانی میں رہنے والے اگر خشکی پر آ جائیں تو ہلاک ہو جائیں گے ؎

گرچہ دریا خشکی ہا را رنگ ہاست ۔۔۔ ماہیاں را با بر جنگہا ست

نیز فرمایا کہ گاؤں والوں کے رہنے والے شہر میں جائیں تو حیران ہو جائیں گے، اگر شہر والے دیہاتوں میں چلے جائیں تو پریشان ہو جائیں گے، پھر آپ نے [illegible] پڑھا ؎

یوسف را بہ مصر و ناس را بہ روم ۔۔۔ ہے گفت گر بود کسان جوئے نہ شم

ایک روز ایک شخص کبیر شریف سے آیا اور حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں عرض کی کہ غریب نواز بندہ نے حج کا ارادہ کیا ہے، اس درخواست حضرت خواجہ [illegible] احمد عبدالحق قدس سرہ کی خدمت میں پیش کی ہے، ساتویں روز کے بعد آپ نے فرمایا کہ تیری حاجت گنگوہ شریف میں پوری ہوگی تو جا کر محمد سلیمان کے پاس [illegible] تیسری حاجت یہ ہے کہ میرا قرض ادا ہو جائے نیز مجھے بہت فرمائے، حضرت قبلہ قدس سرہ نے اسے بعد فرمایا اور کہا کہ تین بار سورہ مزمل نماز عشاء کے بعد پڑھ لیا کرو حق تعالیٰ تمہارے قرض کی ادائیگی کی صورت پیدا فرما دیں گے [illegible] اللہ تعالیٰ اور تب اپنے گھر چلے جاؤ۔

ایسا ہو۔ میاں کی محبت ہی محبت عدل حکومت میں آیا۔ آپ نے
نے فرمایا وہ تم پر واجب ہے۔ اس لئے کہ بچے میاں کے ذکر سے عرض کیا
تو اور جب بزرگوں کے ذکر سے تجھ پر تعویذ ثابت تو ان سے حاجت
تعلق رہا حضرت کا بھی مبارک ظاہر ہوا۔ درست سمجھے ان دنوں استعمال
جو اس فرمایا مرید کس طرح کرنا چاہیئے رہبر حاجت ہیں پیر کا تعلق رکھے
رس سے دیکھے۔ وہاب سے چھ ہو تعارف ہے

رباعی

ماضیہ پیر ہما صدر سے ہو جیسے صحت ہو جاتے
ہر ہر بدن و امن ہو ایک گنج عاشق رہ و ساکن

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ حور کے وقوع آدمیوں کا ہوتا ہے
ان سے بُرے، حال یہ ہے کہ بول سکتے ہیں تو وہ رہے ہیں اور حق تعالیٰ
کلام نہیں ہیں۔ کہ حق تعالیٰ کو علام کہے تو کافر ہو جائے، اور کلام وہ ہوتا ہے
دوسرے کی فضیلت کی تعریف کرے اور حق تعالیٰ تو تمام چیزوں کے تنہا مالک
جو چاہتے ہیں رہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ

لا تتحرک ذرۃ الا بدن اللہ — کہ ذرہ بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہلتا

کچھ مال بھی رہتی کا فرمانروا ہو جائے اس پر بڑی مشکل پڑ جائے
اس نے مناسب حکایت فرمائی کہ ایک دفعہ کفار کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی میں بہت
سے صحابہ شہید ہوئے ایک صحابی کی میت دستیاب نہ ہوئی، رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لاشوں کے پیٹ پھاڑ کر جگہ کو کھولو جس لاش کے جگر میں دو
سوراخ ہوں اس کو لے آؤ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی طرح کیا، اور ایک
لاش سے مطابق پایا۔ اور اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے
گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابی کے جگر میں دو سوراخ کس
سے ہو گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ان کے دو بیٹے تھے
پہلے ہیں ان کو علم کی وجہ سے ان کے جگر میں دو سوراخ ہو گئے ہیں۔

فرمایا کہ علم کے ڈنگ کے دل سے خبر ہوتی ہے جس کو اس سے
اور حور کی رحم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے حضرت ابن عباس پر ہوں
ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ الفاظ زبان مبارک
سے فرما رہے تھے ۔ انعین مدمع و تعب یطول فی قبر ثلث،
سر اھلہ

اے ابراہیم تیری جدائی میں آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل جلتا ہے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ آپ نے ہم کو تو اس سے
منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو رونے سے منع کیا ہے نہ
رونے سے کہ یہ تو اللہ رحمت سے ہے جس دل میں وہ چاہے ڈال دے۔
نیز فرمایا کہ ایک صحابی کا مرتبہ ستر ولیوں سے زیادہ ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے
صحابی کا مجموعہ [illegible] میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی سی ہے
ان میں سے جس کسی کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے

پھر بات چلی کہ جس کسی پر کوئی مصیبت پہنچے چاہیئے کہ وہ صبر کرے اور
فزع نہ کرے، اور نہ تقدیر پر حق تعالیٰ کہتی ہے کہ تجھے یہ اور یہ بلا میں مبتلا کروں
گی جس سے تجھے یہ یہ مصیبت ہوں جائے گی۔ حضرت قدس سرہٗ نے
کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک عورت تھی وہ اپنے بیٹے کے مر
ہونے سے بہت زیادہ جزع و فزع اور نوحہ و ماتم کرتی تھی ہم نے اسے منع کیا،
اور کہا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر اس سے جو اب زیادہ مصیبت
پیش کھڑا ہو جائے یاد رکھا کرے گا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد
مصیبت میں مبتلا ہوئی جس سے اس کا اپنے بیٹے کا مرنا بہتر تھا۔
فرمایا کہ جو ڈھونڈتی تھی جس کا ڈھونڈنا فوت ہو گیا وہ ہر روز
اور ہر گھڑی صبر کرتی چند روز کے بعد ایک اور مصیبت میں مبتلا ہو گئی کہ اس کا
فوت ہو گیا۔

نیز فرمایا کہ جو کوئی صبر کرے اس پر مصیبت پر مصیبت پیش آتی ہے اور
جو کوئی صبر کرتا ہے وہ اس مصیبت سے بھی نجات پا لیتا ہے اور حق تعالیٰ سے اجر عظیم
بھی عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین اللہ صبر کرنے
والوں کے ساتھ ہے

کچھ بات چلی کہ بعض علماء نے اس آیت میں عجیب طور پر
پناہ "ستر" پر سمجھا ہے۔ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حدیث
قدسی میں آیا ہے۔

الانسان سری وانا سرہٗ
آدمی میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں

اور فرمایا کہ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اس کے بعد یہ بہت ارشاد فرمایا:-

گر نبودے روئے حق اندر وجود آب و گل را کے ملک گشتے سجود

فرمایا کہ فی قولہ تعالیٰ ان مکنّٰھم فی الارض کہ مکنّٰھم
تمکین سے ہے تمکن سے نہیں
نیز فرمایا کہ ہر برائی کا علاج ہے اس کی روک تھام ہو جاتی ہے اور
وہ برائی جاتی رہتی ہے جیسا کہ چور چوری سے خوار ہی رہتے ہیں
حضرت قدس سرہٗ سے ایک شخص نے پوچھا تم نے کس قدر علم پڑھا
ہے اس نے جواب دیا میں نے علم طب پڑھا ہے حضرت نے یہ
شعر پڑھا ہے

طب نہ پڑھی ہو تو کر طب النبی
سارے طبیبوں کا ہے جملہ علل اجنبی

کچھ بات چلی کہ بہت سے درویش ایسے ہیں جو لباس میں چھپے ہوئے
ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جو گیوں کا لباس رکھتا ہو
اس سے انکار نہ کرنا چاہیئے کیونکہ بہت سے صاحبان دل ایسے بھیس میں ہیں

آپ کو لوگوں سے چھپا رکھا ہے بلکہ ہر ایک شخص کی خدمت اور تعلیم کی جا
یہ کو حدیث میں آیا ہے۔

من خدم خدم حضرت کی خدمت کی وہ خدا ہو گیا۔

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ قیامت کی علامات میں سے ہے بات بھی
ہوگی آپ کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے گا جس طرح کوئی لڑکا اپنے باپ کا ادب
ہوگا سے بالکل بادو ہو جائے گا اور ہر معاملہ میں اس سے مقابلہ کرے گا
کے یہ شعر پڑھا ؎

دختراں را ہمہ جنگ است و جدل با مادر

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ جو لوگ حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے
کی نعمت بڑھا دیتے ہیں جیسا کہ خود فرماتے ہیں لئن شکرتم لازیدنکم
گے تو ہم تم کو اور زیادہ دیں گے۔ اور اگر کوئی ناشکری کرتا ہے تو اس کا عذا
سب غرب و تباہ ہوتا ہے۔ اس سے مناسب حضرت نے یہ بیان فرمایا
کوہ ورف میں چند سوداگر تھے ان کے پاس بہت سا مال و اسباب تھا جس کو
ہمیں دیتے تھے ایک بار چور آئے ان کو لوٹ لیا اور ان کے مال و اسباب
غرب رکھے اپنے ساتھ لے گئے چنانچہ وہ سوداگر صرف گدھیاں ہی لے گئے
بے نیاز گاتے ہیں لے گئے چنانچہ ہر ایک چور کو لگ سو میں گاتی تھی
اور ایک گدھی اٹھارہ نیس روپیہ میں فروخت ہوئی

اور فرمایا کہ ہی تیدہ میں سے ایک بندے نے اپنے لڑکے کو اپنے معلم

سے قرآن شریف پڑھا دو جب معلم نے بندہ کے لڑکے کو قرآن
سے ختم کرایا تو بندہ نے بہت سی دولت اور روپیہ اشرفی وغیرہ معلم کے گھر میں ہی
اور بندہ کے گھر سے پہنچ گئی

کچھ بات یہ ہے کہ دیار اللہ کو بندوں کی طرف سے جو تحسین مل رہی ہے وہ کچھ
ہی سے نالائق نہیں مل جاتے۔ حضرت نے جلالدین سیوطی کے
بات فرمائی کہ بہت سال ہوئے ہندوستان میں بارش کی بندش ہو گئی مخلوق خدا
حضرت والے کے پاس گئی اور دعا کی درخواست کی آپ نے وضو اور نماز
سے فارغ ہو کر دعا کی بعد دعا کے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اللہ نے بارش دے دی
ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آسمان پر کہیں بادل کا ٹکڑا بھی نہیں ہے تو اللہ سے دعائی اور
ان لوگوں نے بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آسمان پر کچھ بھی نہیں دیکھتے صبح سویرے
کوئی بدلی دیکھے تو کیا مطلب ہے تمام شہر اور پہاڑ میں بہت گھاس لگی ہوئی
اس وجہ سے اس دیار کا لقب "تحسین" رکھا گیا اور پٹھانوں کی زبان میں
"پاہا" کہتے ہیں اور "تحسین" سبز گھاس کو کہتے ہیں۔ اب تک اس دیار
اس لقب سے مشہور ہے ——— نیز فرمایا کہ اہل اللہ جو کچھ
اپنے حلم سے رہتے ہیں وہ عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا جیسے حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے جو کچھ حق تعالیٰ سے حکم سے کیا۔ حضرت خضر نے
دو بار مرتبہ ہوتے پر اعتراض کئے اس سے بے خبر تھے چنانچہ قرآن
تے ہیں مذکور

کاں پسر را کشتن خضر بہر حق — مر تراں را در نیابد عام حق

آنچہ نہ حق را فتد وحی و خطاب — ہر چہ فرماید رود جملہ صواب

آنکہ جاں بخشد گر بشکد رواست — مالک است و ہر چہ در ملکش رواست

فہم موسیٰ با ہمہ نور و ہنر — شد زمل محجوب لم یرنی بدید

سعد کا جامع تھا تو حضرت جلالتہ الدین سرخ کی خدمت میں مثنوی پڑھ رہا تھا جب ہودی بادشاہ اور اس کے وزیر کا قصہ آیا تو فرمایا نفس کی اصلاح و تربیت کی وجہ سے آپ کو بھی عذاب یاد آ گیا اور آپ کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے بلکہ ابھی تک ان میں خرابی ای ہے اس سے متعلق یہ شعر پڑھا ہے

نفس را سرکوب کن تا کم خرد دار

تا زوالی دور باشی از شرور دار

سعد نے عرض کیا کہ ہودی بادشاہ نے کیا کیا تھا فرمایا کہ اس نے اخدود نامی ایک گڑھا اور بھڑکتی آگ تیار کی اور تمام قوم نصاریٰ کو اس میں پھینکا اور شیطان کے مکر سے ساری قوم نصاریٰ خراب کر دی (العوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا)

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ نفس اور شیطان کے مکر سے ہاتھ اور کان کٹوا کر مر گیا اسی طرح ایک شخص نے نام خدا دیوان سازی کو خنجر مار کر اسے ہلاک کر دیا لیکن اسے بھی مار دیا گا ——— نیز فرمایا کہ اسی

شیطان کے مکر سے ایک شخص نے علامہ مصطفیٰ خان خفائی کو تلوار ماری اسے علامہ نے بچا لیا لیکن تلوار چلانے والے کو مار دیا گا نیز فرمایا کہ ہر شخص اپنی برائی تحریر رکھتا ہے لیکن جب نفس غالب آ گیا تو اس کے دھوکہ میں آ کر اپنے آپ کو برباد کر لیا جیسے کہ میاں علی محمد تمدنی جو کہ عام تھا اس نے اپنے پیٹ میں چھری ماری اسے نیز فرمایا کہ جب اس عورت کنوئیں میں گر کر اپنے گلے میں رسہ ڈال لیتی ہیں :-

مثنوی

نفس و شیطان رہ زنان راہ کن — رحمت است از طاعت خود کن

نفس و شیطان ہست رہ زن راہ را — تا بعید از ند درگاہ را

مستعد اللہ من شرھما — اللہ ھلکاہ من طمعھما

اے خدائے پاک بے تا یار یار — دستگیر و جرم ما در گذار

یاد دہ ما را سخن ہائے دقیق — کہ ترا رحم آورد اندر رقیق

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو — ہم بیانی از تو جابت ہم ز تو

گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن — مصلحی تو سے تو سلطان سخن

ہم بیاری ہم تو مدشش کنی — گرچہ جوئی خان تو نیلش کنی

ایں چنیں کیمیا گری کار تست — ایں چنیں اکسیر با اسرار تست

آب را ہم خاک را بر ہم زدی — نر آب و گل نقش تن آدم نہ دی

نسیتش دادی بر حضرت دماں دم — باز لعنتی را رہائی دادۂ — زیں غم و دست دی جاودانی دادۂ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور فرمایا کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ہم نے بنی آدم کو عزت عشق
نیز فرمایا کہ ابلیس سے کسی نے کہا کہ تو لوگوں کو خراب کرتا ہے
ابلیس نے جواب دیا میں لوگوں کو خراب نہیں کرتا بلکہ ان کو تو علوم ہی خراب کر رہے
ہیں جن سے یہ پیار رہے ہیں اور دکانیں کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو
رہے ہیں بھلا میں کیا ہوتا ہوں۔

بیت

اگر تیغ بارد ز ابرو مترس — نہ ترس از خدا ہم بترس

نیز یہ شعر پڑھا ہے

در رفع حجاب کوش نہ در جمع کتب
از جمع کتب ہے نہ شود رفع حجب

میاں غلام رسول نیلہ والے صاحب نور محمد ناروی قدس سرہٗ سے حضرت
کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ حجابات پیر دور کرتا ہے حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے
فرمایا حجابات کو حق تعالیٰ ہی دور فرماتے ہیں لیکن سلسلہ پیر بھی شعر زبان مبارک
پر لاتے ہے

آنکہ بتیر دیدہ نظر از تو کس دہیں — طعنہ زند بود بہ سخرہ کند بر چہ

نیز فرمایا کہ حضرت امیر خسروؒ نے فرمایا ہے ؎

چوں مرد پیر مر گشت یار — نیست مر حاجت پروردگار

حضرت قبلہ نے فرمایا اور یا اللہ بوجہ فنا ثبت در حق گویا علیٰ ذات

ہدایت اُن سے وابستہ ہے اور ان کی توجہ گویا حق تعالیٰ کی توجہ
ہے ۔ نیز فرمایا کہ اللہ اللہ سر برتی کہتا ہے لیکن وریاد اللہ یا اللہ اللہ کہنا کوئی
اور ہی تاثیر رکھتا ہے ۔ بیت ۔

عالم سے گوئیند ہر دم نام پاک
ویں اثر نکند چو سوز عشق پاک

نیز فرمایا کہ حضرت حاتم قدس سرہٗ پڑھتے ہوئے نہیں تھے لیکن
اپنے مریدوں کو اس دعا کی تلقین کرتے تھے ۔ [illegible] والے میں عین
ہو اللہ یعنی علامت اللہ کی ہونی چاہیئے اور لوگوں سے غائب ہونا چاہیئے ۔
[illegible] اور اللہ ہی اسمِ محمد کہتے ہیں ؎

آنانکہ حال ما بہ نظر کیمیا کنند — سنگ دل کنند و مگس را ہما کنند
آنانکہ چشمہ در دہ خیلہ کنند — آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

نیز فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے

[illegible] یقرؤن القرآن ویحسنون [illegible] وہیں کی طرح ہیں [illegible]
دیکھ یہ زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قرآن پڑھیں گے اور نمازیں پڑھیں
گے لیکن ان کے دل میں ایمان نہیں ہوگا ۔
اس وقت اگر کوئی لوگوں سے الگ ہو کر گوشہ گیر ہو جائے گا تو سلامت
رہے گا چنانچہ پہلے زمانہ میں نیک لوگ مخلوق سے بھاگ کر غاروں میں گوشہ نشین
ہو جایا کرتے تھے ———————

نیز فرمایا کہ اس وقت اگر کسی کے گھر آگ لگ جائے تو اس کے بجھانے

سے وابستگی ہی نہ چاہتے اس لئے کہ وہ گمراہی کی وجہ سے صاحب حمام دم
دست گاہ اس شخص نے میرے گھر کو آگ لگائی ہے

فرمایا کہ صاحب الماس کی خدمت میں کچھ مرد دن اور رہ کر قوت
دعوت کی اور یہ صاحب کامل مکمل ولی تھے لیکن یہ شخص کا مام اس پر
یہ نہیں لکھا بلکہ وہ تا یہ محمد سے ساتھ دوستی رکھتا تھا۔ فرمایا کہ
مرید صاحب قدس سرہ مولانا نور الدین دیوری سے مریدوں میں سے ایک
امر سے ساتھ وہ تھا اور صاحب کی
واسطے ایک مرید صاحب سے دیدار کی محفل ہے اور مرنے
کا طلب مرید سے مولیٰ صاحب سے دیدار کی
سے معلوم ہوتا ہے بعد ازاں حضرت قبلہ قدس سرہ سے یہ شعر پڑھے

ہر چہ در دیں عالم است از ذرہ محبت ست
ورنہ کجا یافت سید بہائے نجات

فرمایا کہ حاجیان جدہ کا طریقہ یہ ہے وہ اپنے آپ کو تمام مخلوق سے بڑا
گنہگار سمجھتے ہیں فرمایا کہ نیک آدمی وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو سب سے
زیادہ گنہگار سمجھے اور برا آدمی وہ ہے جو اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھے

ایک روز حضرت قبلہ قدس سرہ سے بعد نماز عصر لفظ طاب ثراہ
میں اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ مجھے چاہیئے کہ جیسے کام سے اور رہبر حق تعالیٰ
طاعت و عبادت میں مشغول رہے

بعد ازاں یہ آیت شریف زبان مبارک پر لائے۔ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ

بعد نماز عصر حضرت خاص سے مشرف فرمایا لحمد للہ رب العالمین

قول مؤلف فوائد شریف میں جس کا ذکر مخزن رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مجھے
حضرت جلوت اپنی قدس سرہ نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تجھے چاہیئے کہ ہمیشہ حق
تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں مشغول رہے اور اوراد و اذکار و اعمال کتاب میں
درج ہے اکیلا بیکار نہ بیٹھے بعد ازاں اجازت خاص سے مشرف فرمایا اور
تعلیم اور خلعت خلافت عطا فرمائی الحمد للہ رب العالمین سید حضرت سلطان
قدس سرہ نے یہ بیت پڑھا:

با خود ہمہ نفس زمزمہ عاشقی کنیں
با نیست عاشقی کم شود آب فر یں

اکثر میرے حضرت قبلہ یہ شعر بہت پڑھا کرتے تھے ؎

پس در سی سال ایں معنی تحقیق شد جاہلی
کہ یک دم با حبیب بودن بہ از ملک سلیمانی

فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم مجاہد دین قدس سرہ ابتداء میں ایک
سال سے پھپیر میں عبادت کیا کرتے تھے آپ کا اور کوئی مکان نہ تھا
پھر سہروردیہ میں آیا ہے کہ مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان
شیخ سہروردی ایک پرانا اور خستہ سا پھپیر رکھتے تھے۔ چنانچہ علیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں۔ نظم:۔

دولت لقمان ستد گر پیخی تنگ
چوں گدا کاہ نائی سینۂ تنگ
بو شحمہ سے سوال کرد از دست
پست ہیں خانہ بشستش دست و تر
ماند سرد و چشم گریاں پیر
گفت ہذا من یموت کثیر

شیخ ذکر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر پر پھوس کی رسی جلانے کے واسطے رکھتے ہے۔ چنانچہ روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا عرصہ ایک چوہا پالا ہوا گھر تھا اس نے حضرت نوح سے بار بار آپ کی اور گھر بار میں حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کی جس سے مراد ہے اس سے رسی جلانی ہے

شیخ فرماتے ہیں علم سے مقصود عمل و ہدایت و محبت باری تعالیٰ حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ میر لاولد دہلی کہتے ہے کہ ایک دفعہ یاران دوستہ نے التماس کر کے حضرت سلطان المشائخ سے متعلم و بحث کی عبارت لیا چاہی درحقیقت کی حدیث میں عرض یا حضرت سلطان المشائخ سے فرمایا میں کیا کروں میں تو کچھ سے کچھ اور چاہتا تھا لیکن یہ لوگ پیاز کی طرح محض پوست در پوست ہیں۔ مغز ملفوظات حضرت سلطان المشائخ کے اس جواب سے نتیجہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ معرفت نہیں رکھتے جو علماء ظاہر نے شروع کر رکھا ہے اس کے لیے محض قال علم کی ضرورت ہے انہوں نے حاصل کیا ہے اور اس علم سے بھی مطلوب عمل ہے

معرفت باری تعالیٰ جو ہر مسئلہ مغز ہے اور جو کچھ اس کے سوا ہے وہ بمنزلہ پوست ہے کار مذکور سے مراد عمل اور محبت باری تعالیٰ ہے چنانچہ مولانا جامی اس مسئلہ فرماتے ہیں

رباعی

اے دل طلب کمال در مدرسہ چند
تکمیل اصول و حکمت و ہندسہ چند
ہر فکر کہ جز ذکر خدا وسوسہ است
ترسم کہ خدا ہم نرسی وسوسہ چند

بیت ۔ عمر تو شد بمشغلت اصول و فروع
یک سئلہ ہم بمسئلہ نرسید

یک روز بندہ جامع ملفوظات نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں قرآن شریف یاد کروں یا حضرت قبلہ قدس سرہ نے قرآن مجید یاد کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پیر مریدوں کو تمام وظائف سے منع کرتے ہیں سوائے ایک وظیفہ کے اور کچھ نہیں بتلاتے چنانچہ حضرت قبلہ قدس سرہ نے بندہ کو حسب اور بندوں میں بارہا کہا ہے روکنا جائز بہت کر دیا کہ بمنزلہ لاشے ہے حتیٰ کہ حضرت سلطان المشائخ نے مولانا شمس الدین کو فرمایا تھا کہ سب بوعدی دوبارہ بندی یعنی بھی سہ بھی دوبارہ بھی بندھو۔

فرمایا کہ [illegible] مشرح قاضی جھوٹا فتویٰ دیتے ہیں

فرمایا "لڑکا اور لڑکی ہوں تو پڑھوں سب بھائی بھائی ہیں"

کچھ "سعدو" اور "نذکی" کے بارے میں بات چلی حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا یہ لاہور میں سعد اللہ نامی ایک طالب علم ہے عالم کے پاس پڑھا کرتا تھا اور اسے بعد میں سعد بادشاہ کا وزیر بن گیا ایک روز سعد اللہ مذکور عالم کی زیارت کے وسیلے آیا اور کچھ روپے بطور نذر کے پیش کئے عالم نے کہا کہ تم کون ہو کہنے لگا میں حضور کا شاگرد سعد اللہ ہوں فرمایا کہ روپے تم اپنے پاس رکھو اور علم سے بھلائی فرمایا کہ پہلے روپے لاتے تھے کی کیا ہی عمدہ تھی سعد اللہ نے حضور حق تعالیٰ سے اور کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے

حضرت قدس سرہ کی خدمت میں تیسرے وقت میاں محمد قوں نے ہ میں یہ کافی پڑھا تھا وہ حاضر ہندی۔

کریں میالیں دو پھیرے ۔ رنجھیا وے
سب مانگو ہے دکھ ڈھیرے ۔ رنجھیا وے
جو کچھ کیتا ہاں لکھیاں وے ۔ رنجھیا وے
کریں میالیں دو پھیرے ۔ رنجھیا وے

حضرت قبلہ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔

ناکوئی روے نہ کوئی جارے ۔ اکھے کیتی وے
رنجھیا وے ۔ کریں میالیں دو پھیرے ۔ ع

اور قادر کے وقت دلگی جوگی سفائی پر بہت پسند تھا۔ نیز یہ بیت مطلع الانوار آپ بہت پڑھا کرتے تھے:۔

گر ہمہ عالم بہم آئند جنگ ۔ پہ نشود پائے یکے مور لنگ
جملہ جہاں عاجز یک پائے مور ۔ وائے کہ بر قادر عالم چہ زور
خیز و مال در مہر و بیست خیز ۔ سوئے فقیران خدا نے گریز

نیز یہ مصرع:۔

جاں کے بدن ہا رائے کرد سازند محفلہا

حضرت قدوۃ الاولیاء سرہٗ سے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں حضرت قدوۃ العالم مہاروی قدس سرہٗ کی خدمت میں یہ شعر پڑھا ہے

ہاں صحبت با علماء شد
ورنہ ز تربت ریا ناید

اس پر قبلہ عالم قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مجھ سے بھی ایک شعر سنو۔ فرمایا ہے

گو پیر شدی تاب عالمت نہ دہد
سر شو ب کہنہ مستی دگر آرد

حضرت قبلہ قدس سرہٗ سے فرمایا کہ حضرت بابا صاحب قدس سرہ کی خدمت میں دو شخصوں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ غریب آدمی ہیں ہمارے درمیان ایک جھگڑا ہے آپ اس کا فیصلہ فرمائیں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ

بہ خالد بن اسحاقؒ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ کو فرمایا کہ تم دونوں جاکر ان سے
کلام کرو۔ حضرت بہاء الدین اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم دونوں نے آپس
گفتگو شروع کی تو ان کی شیریں کلامی اور حلاوت تقریر سے ہم پر گریہ طاری ہوگیا۔
باوصاحب کی خدمت میں ہم نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ عجیب نوجوان ہیں اور
اس قسم کی آپس میں گفتگو ہوئی ہے۔ ہم پر گریہ طاری ہوگیا۔ حضرت گنج شکرؒ نے فرمایا
فرماتے تھے کہ تمہاری تعلیم کے واسطے آئے تھے۔ حضرت قطب قدس سرہٗ نے
فرمایا۔ حضرت گرگانیہ علیہ رحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ؎

[illegible]

نیز فرمایا ؎

نفس را مرکب بہ دانم خوار دار
تا توانی زو دلش از مردار دار

نیز فرمایا کہ حضرت سلطان المشائخؒ نے فرمایا ہے کہ جب شخص سے
شخص کو بی صورت پر اپنے گھر میں بے مصلی پر بیٹھے ہوئے دیکھا محزون ہوا۔
میری مثل و صورت کا من آدمی میرے گھر میں میرے ہی مصلی پر بیٹھا ہے اس
پوچھا تم کون ہو کہنے لگا میں تمہارا نفس ہوں پھر پوچھا کہاں رہتے ہو کہنے لگا
میں بڑی تکلیف میں ہوں۔ اس نے کہا میں تجھے مارونگا۔ کہنے لگا مجھے مارنا اس طرح
نہیں سے مجھے مارنا تو دین کی مخالفت کرنا ہے۔ یہ کہا اور غائب ہوگیا۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ سلامتی تو طلب اور کوشش میں ہی ہے باقی
ہی ملت میں زوال اور خرابی ہی ہے۔ حضرت خواجہ حافظ شیرازی نے کیا خوب
کہا ہے ؎

دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال
رونقے ما کہ نباشد خلل از باد خزاں است

نیز فرمایا کہ جب کوئی بزرگوں کی اولاد سے ملاقات کے لئے آئے تو
ان سے [illegible] عظیم کی جائے۔ ان سے سامنے نظر نہ جھکائے بلکہ سامنے دیکھتا
تعظیم کی حد سے بڑھ جاتا ہے اور اپنی فرسے کرتا ہے باہر کر دیتے ہیں۔ اگر
تعظیم سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ دعا دیتے ہیں مناسب حکایت
فرمائی کہ ایک بزرگ نے حضرت باوصاحب اور بدر الدینؒ کے جانشین کی
قدم بوسی کی اس سے ہمیں ہوا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے جواب
دیا کہ بزرگ اپنی اولاد کے پشت پناہ ہوتے ہیں اس لئے مجھے ان کی تعظیم کرنا
ضروری تھا۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے حضرت صاحبزادہ خواجہ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خدمت میں عرض کیا کہ میرے ایمان اور دین و دنیا اور دونوں جہانوں میں میرا کیا وسیلہ
حضرت قبلہ عالمؒ نے آپ ہیں دعا خیر فرمائیں کہ حق تعالیٰ اس غلام کو شفاعت کا مرتبہ نصیب
فرمائیں۔ میرے حضرت قبلہ عالمؒ کی خدمت میں اسرار عباد کے پوچھنے کے واسطے حاضر ہوا کرتا تھا
فرمائیں اور عرض کیا کہ میرے اعمال پر نظر نہ کریں بلکہ اپنے فضل و کرم پر نظر کریں۔
اس غلام کا دونوں جہانوں میں کیا وسیلہ جناب کی ذات ہی ہے کوئی اور

بعدہٗ یہ بیت زبان مبارک سے فرمایا

ہر قدم است رہے دیدہ و قبلہ گاہے
من ندانم کہ دریں ہر سہ کجا می نگرم

نیز فرمایا کہ اگر غلام کو عارضہ پیری لاحق نہ ہوتا تو پرندہ کی طرح اڑ کر حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوتا کیا کروں پاؤں میں طاقت نہیں رہی اور نہایت ضعف ہے پھر یہ شعر پڑھے ؎

جوانی مست و مدہوشی نماند — جہاں گرمی چو آں جوشی نماند
جوانی بود خوبی روئی — چو موئی رو دگئے بود ظرفی

حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا — ذکر ہندی ؎

بیٹھوں نہ میں اٹھوں تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی

فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ — چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے —

ھو الاول والآخر والظاھر والباطن

نیز فرمایا حاجی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے ؎

ہمہ نوتی ہمہ تختی

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے زبان مبارک سے یہ بیت پڑھا ؎

بعدہٗ پیر خبر باتم کہ مطلق دائم ست
نہ کہ مف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

... حضرت قبلہؒ کی مجلس میں ہیر بخش نامی سے جو کہ صاحب درد و سوز ... تھا فرمایا ؎

کر سیاں روہیر بخشا ہیا
... کوئی ہاوے میرے ہیر نوں لیائی ...
... رانجھن رانجھن کر دی نی میں آپے رانجھن ہوئی ...

... قبلہ قدس سرہٗ ... حضرت قبلہؒ نے ... چہرہ مبارک ...
... مجلس ... فرمایا ...
... طرف سے ... فعال مجلس و ملفوظات حضرت مولانا قدس سرہٗ مجلس میں حاضر تھا ...
... ڈیرہ غازی خاں سے ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ...
... شخص سے مولوی صاحب کی بابت دریافت کیا ...
... دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مولوی صاحب کو ان سے متنفر ...
... حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت بابا صاحب حاجی شکر قدس سرہٗ نے ...
... ہے جو کوئی ... اپنے پاس رکھے گا وہ ہمارے مریدین میں سے نہیں ہے ...
... پاس رکھنا چاہیئے اس لئے کہ اس وقت میں غیبت ... ہو جاتے ...
... ہے

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ خدا نصیب ہی ہے جس کے ہو
خدا ہی سے گرد و سر خدا ہو تو بھی لوگ اس پر قابو نہ رکھتے لیکن وہ
ہی میں بجز حمد کے متعلق عرض کیے ہے کہ یہ ہے کہ اس سے مدد پر رحم
چونکہ ہر ہم یہ ان راز کا لکھیں ہے لکھاں اور ہے ہے کہ یہ وہ شیخ

یہ دوسرے حضرت قدس سرہٗ کی مجلس میں ہے متعلق سے حضور
عرض یاد ہی تھا حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ سے واسطے سے
فرمائی حضرت قدس سرہٗ
قبلہ عالم قدس سرہٗ

یہ دوسرے حضرت قدس سرہٗ کی مجلس میں ہے جو کہ عرض کیا
دستم مجنوں زدہ یل مست بادیہ نمودہ
یعنی کیا مجنوں کیا خود وہ بادیہ نمودہ
نیز دوسرے دن مذکور نے یہ غزل پڑھی۔

غزل

دل و جگر ترا جاں گرفتہ ۔۔۔ ہر درد تو صد دل گرفتہ
جاں دل ناتواں چہ پرسی ۔۔۔ حسرت زدہ زباں گرفتہ
بر تن چو دلی گلاب و عنبر ۔۔۔ ہر شعر ز دستخوں گرفتہ

یہ دوسرے جمعہ کی مجلس میں حضرت قدس سرہٗ سے حضور میں میاں حسین

ان سے یہ غزل پڑھی۔

نعت

ہر حدا سید لی مدنی العربی ۔۔۔ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش عجبی
ہر ید بیضا داری تو عجب چیزے ہم ۔۔۔ ہر خدا کہ چو تو پیغمبر صاحب ہنری
اے صبا بر سر آں خاک ز من بوسہ بیار ۔۔۔ ہر مقامے کہ در آں یار سر و کار منی
ہر طرف کہ نگرم جلوۂ او می بینم ۔۔۔ ہر طرف کہ روم من ہمہ جا او نگری
ہر کہ دیدار محمد بخرد ہر دو جہاں ۔۔۔ ہر کہ او دید محمد ہمہ جا او نگری

حضرت قدس سرہٗ کی مجلس میں ایک دن ایک صاحب جو کہ قدیم
ہیں یہ بعض حاضرین مجلس نے اس کی تعریف و ثنا کی حضرت قدس
نے فرمایا کہ ہر گروہ علوم میں ایک خاص ہوتا ہے۔ بعد حضرت نے عرض کیا کہ ہم
چھوڑ آئے تھے لیکن حاب کی دعا ہو جائے، ہم ہو واپس لوٹ گئے
حضرت نے فرمایا کہ ایک دن بہتر آدمی وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو سب سے
بھلا اور سب کو اپنے آپ سے بہتر سمجھے نیز فرمایا حضرت قبلہ عالم قدس
سرہٗ کی دست مبارک میں عجب تاثیر تھی اور یہ شعر پڑھا

گر ہم ساغرے نہ رسانند مستے ۔۔۔ لعلی اللہ چہ دستے دہ چہ مستے

فیر حضرت قبلہ نے یہ شعر پڑھا ہے

مصلحت آنست کہ ناگفتہ بہ

فرمایا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

گر پیام شنود ور نہ مدد ۔ ور نہ باشد بہر شر پیغام

اور یہ دنیا ہے موجود ہونے میں ہزاروں حقیقی ہیں اور یہ
میں دونوں جہانوں کی حاصت ہے۔ فیر فرمایا کہ گو دنیا کی بھی چیز
کو میاد اور دنیا کی تعلق رکھتے ہیں لیکن صورت میں یہ دونوں
سے قبول ہیں ۔ حضرت علی کی ہے علیہ۔ شیخ علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں ۔ بیت

مقبل آں مردے کہ اللہ زیں جنت طلب
پشت بر دنیا کند دنیا کشد سوئے طلب

فیر فرمایا کہ گو دنیا کی فرشتہ بھی ہو معاملہ حکومت میں بڑا دشمن
ہے ۔ اور حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو بلا حاکم کی
ہوتی ہے، سانپ بچھو کے کاٹنے سے نہیں ہوتی ہے، یہ بلا
مکلف ہیں حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

شنیدم کہ مرغ و ماہی دو دد
تنو دنگ روزی ز اصل جدا

فیر فرمایا کافروں کے ملک سے ہجرت کرنے کے حکم

یہ ہے کہ کافروں کے ملک میں رہنے سے دین برباد ہو جاتا ہے، اس لئے کہ
بادشاہ کافر ہوتو دین کی طرف سے لاپروا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے
انا من بعض دین المسلم ۔ لوگ ہے مرتد ہوں سے ین پر ہوتے ہیں

ایک روز حضرت قبلہ کے حضور میں ابراہیم عدن نے سماع کیا اور کہا

شعر

خاک ما را بہ کوئے کشن کیتا ہاب نظر بہا شد
ہیں کہ ما را بہ کوئے تو ہم ہیں ملاقات سازے
ہیں منت بطر یاری ہاں سر ساں دی تی
وے صحبت سنے ای رہی ہیں پاک ای جلیٹی

ٹکڑاں وٹیدے پیر ای نرس سر بندے گھر آیا محرم یار
گھڑیاں ویو سکاں ای اج پی گھر آیا
گیے پیل پنگیاں ہتاں ہستیاں دل ہا جھوٹن گیاں
گھوئی ہر سیاں ای اج پی گھر آیا

شعر

باغ ہا ہاں نے گلزار ہا ہاں و گلہا ہاں حاصل
ہاں گھر دے وچ یار نہ ہوئے گے نے گھر ہاں

عنداللہ

[illegible] کہ کسی بیست گنجد در دو درجانہ ما

[illegible] قربی و دوری ہمت مردانہ ما

[illegible] ثوابم [illegible]

[illegible] شرف [illegible] مقرر [illegible] ملفوظات

میں موجود ہے

نعت

[illegible] ما [illegible]

[illegible] ما [illegible]

[illegible] ما [illegible]

[illegible] ما [illegible]

[illegible] ما [illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہودی جبریل امین کے

دشمن ہیں تو ہم بھی ان کے دشمن ہیں۔ اس لڑکے سے پوچھنے لگے۔ بتاؤ اس وقت

جبریل کہاں ہیں؟ لڑکے نے کچھ دیر سوچا اور کہنے لگا جبریل اس وقت زمین و آسمان

کے درمیان ہیں۔ یا تو جبریل ہی ہیں اور یہ بھی معنی ہے کہ میں جبریل نہیں ہوں

[illegible] تم جبریل ہو پھر لڑکے نے سوال کیا کہاں؟ آپ کس کام کے لئے

[illegible] جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس شہر کو غرق کرنے کے لئے آیا

[illegible] کے لئے ہوا روانہ ہوئے۔ تاکہ وہ معلوم کریں۔ چنانچہ وہ گئے اور

[illegible] واپس آکر جبریل اس ملک کو غرق کرنے کے لئے گئے ہیں۔ ہوا سے تدبیر

[illegible] شہر [illegible] کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

حضرت کعبؓ میں جو کچھ ان سے کرامت و ولایت ظاہر ہوا اسے معجزہ کہتے ہیں

رحمت وہ ہے جو دیدار سے دنیا میں عام حلاوت و طاوت ظاہر ہو۔ ان کا اصل

ظہور عمل کا ہوا ہے فرق صرف "نہایت" یہ لوگ مغلوب ہوتے ہیں ان سے جو

چیز ہیں سے رحمت ہیتے ہیں

معجزہ یہ ہے روحانی قوت و حلاوت عارف محبین سے ظاہر ہو۔ ان لوگوں

کا علم ہوتا ہے۔ عمل اس پر ان سے جو قوت و حلاوت کی دیکھی ہوئے سے

معجزہ ہیتے ہیں

مندرج ذیل واقعہ سے ظاہر ہوں گے ہیں ہوں گے

ماضر لوگ جو چیز ہیے لوگوں سے اور پر ہیں سے مندرج ہیتے ہیں

ایک شخص نے حضرت قطب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری

آنکھوں کی بینائی گم ہو گئی ہے کوئی ذریعہ اللہ بالخیر نے فرمایا درود شریف پڑھا کرو

درود شریف کی برکت سے حق تعالیٰ تمہاری بینائی واپس دے دیں گے۔ اس کے مناسب

حکایت بیان فرمائی کہ بغداد میں ایک فقیر نے مشائخ میں سے ایک شخص تھا اس کی آنکھوں

کی بینائی گم ہو گئی میاں نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی

بینائی واپس دے دی۔

شیخ زادہ گنگوہی صاحب نور اللہ مرقدہ صاحب نے فرمایا میں سے ایک شخص

کی آنکھوں سے معذور ہو گئے ان کو بھی درود شریف پڑھنے کی برکت سے

بینائی مل گئی۔

حضرت خواجہ قطب قدس سرہ نے فرمایا کہ روح جب ناں حاصل ہوتی ہے تو جس

میں ظاہر ہوتا چاہیے ہو سکتی ہے اور روح کی کیفیت متابعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر موقوف ہے اور "فنا" ہی سے حقیقی "بقا" اور "فقر" کے "مقام" پر

طلب اور روح کو حق کی طلب سے صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد "روح"

ذات میں جیسے ظاہر ہو سکتی ہے

حضرت خواجہ قطب قدس سرہ سے فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے مرید ہونا

ایک شخص ہے اور ان کی نورانی حیات میں اس کو درجہ کمال نظر کی گئی ایک

دن یہ شخص حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کے پاس آیا

اس نے ارادہ کیا تھا کہ حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کے ہاتھ پر توبہ کرے

اس شخص کو چار مخبروں نے راہ میں گھیر کر مار ڈالنے کے

لیے پکڑ لیا تھا۔ تلوار اس وقت اس کا ہاتھ خشک ہو جاتا تھا کہ خود بادشاہ اس

کے واسطے آیا جب ہاتھ اٹھایا تو پھر اس کا ہاتھ ویسا کا ویسا رہ گیا۔ بعد

میں اس نے توبہ کی۔ دوسرے کا مرید ہو گیا حق تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد پارسا کے مرید کو اس

کے کہنے کے کتنے کا درجہ کیا "تمام مراتب ولایت" عطا فرما دیئے۔

حضرت روم قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ مثنوی۔

زہد تو تسلیم و توبہ نیز خوب ۔ لیک اندر بحر ما خود زفقر خوب

ہست ابدال ہا بدریا غرق ۔ کہ نیابد ہیچ کس ایشاں را بحق

ہست اوتاد ہا بکوہ و دشت و بر ۔ کہ نہ بیند ہیچ کس ایشاں را بشر

ہست اقطاب مستقر در آسمان ۔ کہ نہ بیند ہیچ کس ایشاں را بجان

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ نفس اور شیطان دونوں سخت دشمن ہیں حق تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے یہی لوگوں کو خراب کرتے ہیں چنانچہ شریف الدین رحمۃ اللہ کی قرآن شریف کی عادت بھی بہت اچھی تھی روزانہ قرآن پڑھتے تھے ایک روز میں نے دیکھا کہ عادت میں کچھ کمی ہوئی ہے تو اس سے میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ میں ایک مکان میں رہتا ہوں اور ایک مکان میں میرا بھائی رہتا ہے ہم دونوں کے مکان کے درمیان ایک دیوار ہے اور دوسرا مکان بھائی کا ہے اس دیوار پر فرمایا کہ ایک نابینا عورت رہتی ہے اس کے پاس دن رات نفس و شیطان سے [illegible] نابینا عورت سے نکاح کر لیا ہے دو تین روز کے بعد ہم نے اسے دیکھا کہ [illegible] میں لئے ہوئے ہے اور گھر گھر گھوم رہی ہے۔ ہم نے کہا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی خراب کیا۔

فرمایا کہ جو کوئی اچھے عمل کرتا ہے اس پر حق تعالیٰ کی رحمت اور محبت ظاہر ہوتا ہے اور جو کوئی برے افعال کرتا ہے اس پر حق تعالیٰ کا قہر و جلال ظاہر ہوتا ہے۔

فرمایا کہ محمد محسن ہمارے پیر بھائی تھے بہت فاقہ کشی کیا کرتے تھے ایک روز والد بزرگوار قدس سرہٗ نے مولوی سلطان محمود پور کھ کی سفارش سے محمد بخش کو درد بتلایا اسے پڑھتے چند روز کے بعد محمد بخش مذکور عبداللہ خان نوکر ہو گئے اور رنگ لشکر پیادہ شروع کیا ایک روز عشق کی حالت میں ایک شخص کو بے گناہ قتل کر دیا اور قصاص میں محمد بخش کو قتل کر دیا گیا۔ فرمایا کہ میرے لوگوں کو خراب [illegible]

[illegible] میں نفس و شیطان کا انسان پر غلبہ ہوتا ہے جیسا کہ شیخ عطار قدس [illegible] نے کہا ہے:۔

مثنوی

نفس بد را ہر کہ سرکش مے کند ۔ بر گناہ کردن دلش مے کند
نفس را سرکوب دائم خوار دار ۔ تا نرانی دور خویش از مرد و یار

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے کسی کو محتاج نہ رکھا سب سے محتاج میں دنیا سے سوا کو صرف حق تعالیٰ کی نوکری رکھنا چاہیئے کہ یہ نوکری نوکروں کی نوکری ہے اس میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں۔

نامد ناج در خطر جان نگارن لا خرد مند ں ہیمت

(یعنی روٹی کی امید میں جان کو خطرہ ڈالنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے)

اگر حق تعالیٰ کی نوکری میں ہزاروں دنیا و دین کے فائدے ہیں حق تعالیٰ کی نوکری میں عبادت ہے اور مرکا بھلا ہے اور ہمیشہ اس سے دور رہنا اور ہمیشہ طاعت میں مشغول رہنا۔ جب حق تعالیٰ اپنے بندوں عبادت قبول فرماتے ہیں تو ان کو قیامت تک خوشحالی و عیش میں رکھتے ہیں اور جس حال میں بھی ہو خوش و خرم رہتے ہیں۔ حق تعالیٰ اپنی اولاد کو ضائع نہیں کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وکان ابوھما صالحا

حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام کو شکستہ دیوار کی تعمیر کے وسطے اس ولی کے مجاہد

(جن کی طرف آیت مذکورہ میں اشارہ ہے بھیجا گیا تھا اور یہ معاملہ اس کے ساتھ پیش آنے کے بعد ہوا تھا۔

یہ دور حضرت قبلہ کی مجلس میں یہ تقریر شروع ہوئی تھی۔ بعض حاضرین نے فرمایا کہ جب نفس رذیل ان آدمی پر غالب ہوتے ہیں تو بعض اوقات ان کے دل سے خوف آخرت کے نکل جانے سے وہ گناہوں کے ارتکاب میں بے باک ہو جاتا ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ شیطان سے تحفظ کے لئے ہمارے حضرت کو بڑا اہتمام تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت تھانوی کے پاس سے گئے تھانہ بھون کے ایک شخص نے اس شخص سے کہا کہ تم نے میرا خوف نہ کیا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اس وقت شیطان نے مجھ پر اس قدر غلبہ کر رکھا تھا کہ تمہارا خوف کہاں ہوتا۔ فرمایا من خاف اللہ خوفہ اللہ من کل شیء ومن لم یخف اللہ خوفہ اللہ من کل شیء جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈرا دیتے ہیں اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اس کو ہر چیز سے ڈرا دیتے ہیں۔ ظالم بادشاہ پر بھی ایسا رعب ڈال دیتے ہیں کہ وہ بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ میت

چوں کار بسکندر بود از جہت و نخت — زدوا نہ نیامد بجز کار سخت

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ حال رذیل اور اخلاق ذمیمہ سے باطن کو پاک کر کے ظاہر کو گناہ سے علیحدہ کرنا یہ موقوف ہے قیامت کے روز حسنہ اور اخلاق حمیدہ کے کام آئیں گے ذکر صورت ظاہری اس پر یہ بیت پڑھی

ے ظاہر بہ عشق و نگارے کہ ہست حق
تحسین کند دخل ہر آنچہ درست است

فرمایا کہ ماشاء اللہ کان ومالم یشأ لم یکن جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا۔

حضرت خواجہ قدس سرہ نے فرمایا کہ جو کوئی دوسرے سے ساتھ بدی کرتا ہے تو وہ اپنے ہی ساتھ بدی کرتا ہے اس کی مثال شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

بیا تا ترا سرت آموختم — خدا و بدی را بدی دوختم

کسے را کہ بینی بدی کردہ پیش — مکن با بد اندیش جز بد کنش

فرمایا کہ "ہر چہ بعد از قول فاعل" سے حاصل ہوتا ہے اس میں بہت فائدہ ہے کہ جو شخص "قول فاعل" سے اپنے اصل رکن سے محجوب ہیں جیسا سلطان مشائخ نے فرمایا ہے کہ

"ہر دروے باطل ہمہ است ہر سرد ظاہر"

اور "سر دل" سے یہ مراد ہے کہ ظاہر کو طاعت سے آراستہ رکھے اور دل میں اپنے دل میں رہے کہ کوئی شخص مجھے فلاں چیز دے سکے۔ یہ بات بہتر ہے "سوء ظاہر" سے۔

حضرت مسیح مدس سرہ نے فرمایا کہ دیندار لوگ اپنے مال کو بعد موت میں خرچ کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے حضرت خواجہ سے کچھ رقم طلب کی ہم پر دے

خرید کر، ع لگانا چاہتے ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ
کا نہیں ہے کہ جس وقت حق تعالیٰ ہم کو روزی پہنچا رہے ہیں ہم علاوہ اور فکر کریں
ہیں تاکہ اطمینان سے علم پڑھیں اور حق تعالیٰ کی یاد میں لگا سکیں۔ مرد کا
ہوگا ہے مال کو اپنے علم میں خرچ کرتے ہیں محض حفظ نفس سے واسطے ہ
ہر بار دیکھ بھال کر اپنے پر اور بال بچوں پر خرچ کرتے ہیں جیسے یہ دنیا کا
یہ سب کام ہمارے احکام میں داخل ہیں۔ ان کاموں کے ہوتے ہوئے اس سے
نکلے ہوتے ہیں۔ ان کاموں سے نکلنا ہمارے حکم اور شریعت سے
مقصود دین [illegible] جس میں سے جو ضرورت سے زیادہ
رہا اس کو ذریعہ طریقت بھی بنا لیا ہے جو اب دیا ہے۔

الشریعۃ ہو فی والطریقۃ ہو فی والحقیقۃ ہو فی

فرمایا کہ شریعت میرے ان اعمال میں طریقت میرے اخلاق میں اور حقیقت
میرے احوال کا نام ہے۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر جہر نام اور درود
سے بہتر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
ایک روز راقم حاضر ہوا حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ عربی اور
فارسی میں ایم اے کیا اور مدرس ہے لیکن اس کے مسائل بہت تنگ ہے روپیہ
سے تعلق رکھتا ہے حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ وہ حق تعالیٰ سے متعلق ہے
اور "ممکن" کا تعلق تو کوئی اعتبار ہی نہیں رکھتا کیونکہ ممکن عدم محض ہے اور بھی موجود

[illegible] بھی نہیں ہوا اس لئے اپنے رزق اور اپنی معاش کے لئے حق تعالیٰ پر بھروسہ
چاہئے جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور تمام مخلوقات کے رزق کا ضامن ہے
جس کے لئے قرآن مجید میں فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہ
زمین پر کوئی چلنے والا جاندار نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔
اور حدیث میں آیا ہے رزق تلاش کرو ہے دنیا کی حرص سے رزق کو
ڈھونڈتے ہیں اور اس کے راستے ہیں اور وہ حدیث ہے [illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں [illegible] چاہتے ہیں [illegible] کی حرص سے لوگوں
[illegible] کی جاتی ہے۔

چنانچہ مولانا رومی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

کسب کن تا نفی مزدوری کنی ۔۔۔ ہم بدیں نوکر خدا کی چاکری کنی

یعنی تو روزی کمانے سے حاصل کر کے گو بیکار رہنا اور اللہ تجھے روزی پہنچائیں
خدا کی نوکری اور چاکری سے تجھے روزی ملتی ہے کیونکہ بیکار اور بیکار تمام
انسانوں کے واسطے رحمت ہیں۔

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا ؎ ہندی ؎

بکسی کسے نہ کھشی

تصوف اور روشنی کی بادشاہی لانوں ہے اس میں کچھ خلل نہیں آتا
پھر بات چلی کہ اگر کوئی خرابی میں پڑنے لگتا ہے تو اس سے کوئی نہ کوئی غیر شرع
[illegible] کام ہو جاتا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ شہر

قریدہ ہ کا تھا دیرہ بہت ذ ق ہے سال ان سے شہر میں حضرت محمد ہاد
رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، ان سے حضرت محمد ہاد رحمۃ اللہ علیہ نے
کیمیا گر ہے ہم دم با اصحاب محمد ہاد نے کہا کہ ہم درویش لوگ ہیں ہمیں
کیمیا سے کیا کام ہے ان لوگوں نے بہت تنگ کیا ہے بار محمد ہاد رحمۃ اللہ
تھا کہ ہم درویش ہے ہمیں کیمیا سے کیا کام ہے ان لوگوں نے بہت تنگ کیا ہے بار محمد ہاد رحمۃ اللہ
اس نے کوئی چیز دیکھی ہے سعد فرمایا حضرت قطب عالم خواجہ نور محمد
فرماتے تھے کہ ہمارے اس طریق میں جو کچھ ہے نظر سے ہے
ہے یہ شخص دل سے بالکل ہے ہدا
مرید کرنا چاہیئے اس پر اس شخص نے عرض کیا
کیونکہ حق تعالیٰ پر چڑھا چاہیئے یا اس نے دل پر حضرت قطب عالم سرہٗ نے
جب عاشق پر معشوق سے عشق غالب ہوتا ہے تو عاشق معشوق کے روبرو
بولنے نہیں کرتا ہے جس شخص پر حق تعالیٰ کی محبت غالب ہوگئی وہ ہوئے حق تعالیٰ
کسی پر بھروسہ نہ کرے گا ہے کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ بھارت
علاقہ درگ میں ایک عورت ایک شخص پر عاشق ہوگئی جس کا نام زندہ تھا ایک
بعض لوگوں نے اس عورت سے کہا کہ تو خاوند کیوں نہیں کرتی اس عورت نے
دیا کہ اگر میں نے دو کو نہ دیکھا ہوتا تو ضرور دوسرا کوئی خاوند کرلیتی اب بھروسہ
کسی شخص پر نہیں رہتی چنانچہ مولانا جامیؒ فرماتے ہیں ؎

چوں دل بادہر سے آرام گیرد
بدو صل دیگرے کے کام گیرد

اور شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

افسوس بر آں دیدہ کہ روئے تو نہ دیدہ
یا دیدہ بغیر از تو دگر ہیچ نگزیدہ

ایک روز حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قدس سرہٗ
خدمت میں عرض کیا کہ غریب نواز (دعا ہے) حق تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے
حضرت قطب عالم (خواجہ نور محمد مہاروی قدس سرہٗ کا بیٹا ہمیشہ آپ کو ہمچنان
نے قدس سرہٗ نے زبان مبارک سے فرمایا ؎

العمر للہ کہ در میدہ بار ست
نہ نزد مرا در پس روئے کار ست

یعنی مکہ مجھے حضرت قطب عالم قدس سرہٗ کی جناب میں بہت نیاز ہے مجھے
آپ کا فیض کافی میسر ہے۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نماز مغرب اور نماز تہجد کے بعد مگل یا کسی اور
سے کا دامن اپنی گردن میں ڈال کر اور سر مبارک برہنہ کرکے حضرت قطب عالم
کی سرہٗ کی طرف منہ کرکے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوجاتے اور بڑی نیاز مندی
سے اور دعائی طور پر امداد طلب کرتے تقریباً تین چار گھنٹے تک ایک سو بار
شیخ حضرت خواجہ نور محمدؒ" اور ایک سو بار "یا مولینا حضرت خواجہ نور محمد"
چند بار کبھی "مدد یا یتیم" کہتے۔ اس کے بعد اوراد میں مشغول ہوتے۔

---

(۱) حاشیہ منظوم ۲۰۰ پر۔

ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ عرب
میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو ایک عورت سے عشق میں مبتلا ہے
دن گویا کی کرتا رہتا ہے اور لوگ اس سے تمسخر کرتے ہیں حضرت خواجہ
کا یہ شعر پڑھا "کہ چشم بجوں" سے دیکھا جائے۔ یہ فرمایا ؎

ہندی

عشق حوریں ہیرے سے آئے ۔ ناداں را نخچے لن ترانی آئے
صاحبان کی ۔ ۔ ۔

بیت

گہے ماہیاں گوہر خار خیز ۔ گہے بوطلمس را کمی سنگریز

حضرت قبلہ قدس سرہٗ بنگلہ شریف میں بیٹھے تھے میاں ابراہیم خان
اس نے سماع شروع کیا پہلے یہ نعت پڑھنا شروع کی :-

نعت

دلا شمس بقرآں صلت علے محمدؐ ۔ دلا قیل سواد رسم موئے محمدؐ
کل پرتوں ہم لیلت سب پرتوں ۔ سہل پرتن مایہ نبوئے محمدؐ
از پاکنند سرو مقیم سب بوئے ۔ چوں جلوہ مدینہ سب دلوئے محمدؐ
دائم زیارتش چشم بصیرت ۔ چوں سرمہ کشم خاک برائے محمدؐ

اس کے بعد یہ غزل پڑھی :-

غزل

سے جاناں دوا، زور کاشانہ ما ۔ کہ کسے نیست بکز درد تو درمانہ ما
شکر للہ کہ مردیم و دریں بدولت ۔ آفریں بادریں ہمت مردانہ ما
گر نگیرد آئید پرسد خداوند کریم ۔ گرم ش کس کہ دہد دیوانہ ما

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ شروع شروع میں والدہ ماجدہ نے مجھے
حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کی خدمت میں جانے سے منع کر دیا تھا، ایک رات میاں
محمد بارک کہ جو دم جعفر میں سے تھے، میری چوکیداری کے لئے مقرر کیا گیا، جب میں

دیکھا کہ میاں مذکور پر نیند غالب آگئی ہے، اپنی خواب گاہ سے اٹھا اور فصیل
دیوار پر چڑھ کر چھلانگ لگائی، حصار کے ارد گرد کانٹوں کی باڑھ تھی اس پر
پاجامہ پھٹ گیا اور میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ان سے خون جاری
ہوا، پہلی منزل دھرہ آنرد سب میں کی، دوسری منزل قدوم رشید میں، اور تیسری
منزل پر ہانسی شریف میں پہنچ کر حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوا،

مہر رحمت سرشت من خاک درت بہشت من
عشق تو سرنوشت من سوز تو جنت من

حضرت فرمایا کہ بڑے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے یہ کہ صحبت بد انسان
پر اثر کرتی ہے اس سے متعلق حکایت یوں فرمائی کہ ہادی خان کا مذہب
شیعہ تھا، یہ نیک آدمی تھا اور رات کو ذکر کیا کرتا تھا بعد میں اس نے سنی
حضرات کی صحبت اختیار کی وہ شیعہ تھا، صحبت بد سے اس میں بھی اثر ہوا، بد مذہب
ہو گیا اور آخر کار دہلی وکھنو رہا، اس طرح سے ہادی خان نے بہتیروں کو علم دیا کہ پہلے
ان کو بدمذہب اور پھر قتل کر دیں، نعوذ باللہ من ذالک ۔۔۔ صاحبزادہ خواجہ محمودؒ
سجادہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ نے حضرت قبلہؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب
نواز اجمیر میں یعقوب مذکور کو خرابی پیش آئی، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ ایک
باغ میں ایک گنبد ہے اور اس گنبد میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں
ایک سیڑھی گنبد کے اندر جاتی ہے اور لوگوں کا پیغام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
تک پہنچاتی ہے، اور وہ بہت سی خواجہ قطب صاحبؒ ہیں خواب بیان کیا بعد
خواب ہی میں حضرت خواجہ قطب الدینؒ کی خدمت میں عرض کیا مجھے رسول خدا

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرے۔ حضرت خواجہؒ نے رسول اللہ صلے اللہ
کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو مجھے دیکھنے کی ہمت نہیں
رکھتا، اس لئے سب دیکھنے والے نے بلایا کہ میں سے دیکھا کہ محبوب
کی بیٹی سے خلق بدلی گئی اس طرح شیعہ مذہب اختیار کرنے والا
سے خراب ہوتا۔

بیت

صحبت صالح ترا صالح کند ۔ صحبت طالع ترا طالع کند

حضرت [illegible] سے زیادہ [illegible] سے پیر بھائی کسی وقت [illegible]
تھے۔ [illegible] خدمت میں عرض کیا کہ [illegible] ایک روز [illegible]
عالمؒ نے میاں محمد صاحب جہانگیری سے فرمایا کہ تمہارے وسیلے بہادل [illegible]
سے کچھ [illegible] گئے۔ میاں صاحب نے کہا کہ [illegible] مجھے
کے حوالے کیجئے۔ بعد ازاں حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کا
جو ہمارے پیر بھائیوں سے ادب رکھا۔

فرمایا ہمارے پیر بھائی عشق سبحانی میں اس طرح مست و بے
رہتے تھے جیسے کہ [illegible] صاحب کے [illegible] بے شعور ہے
ہوتا ہے۔ اللھم ارزقنا فناء فی المحبوب والعشق۔

فرمایا کہ لالچ کے مال اور مردہ کے مال اور بخیل سے طعام سے
کرنا چاہیئے کیونکہ ان تینوں شخصوں کا مال محو ہوتا ہے اس سے دور رہنا چاہیئے

حدیث شریف بیان فرمائی۔

طعام بخیل سقم و طعام فاجر داء و طعام فقیہ شفاء

(بخیل کا طعام مرض اور بیماری ہے اور فقیہ کا طعام شفاء ہے)

اور اس سے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ ہمارے [illegible] میں علم پڑھتے تھے۔ ایک روز ایک بخیل عورت کچھ طعام [illegible] طالب علموں کے اس طعام کھایا۔ کھانے سے تین بیمار ہو گئے اور [illegible] ہو گئے۔ ہم کو کھانا کھاتے ہی [illegible] نے فرمایا کہ بخیل سے بارہ کوس دور رہنا چاہیئے اور بخیل کا کھانا [illegible] سے وسیلے بارہ کوس قطع کر لے جی کھانا چاہیئے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ میں نے ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ جو کوئی یہ اعتقاد رکھے مجھے بغیر چوری کرنے سے روزی نہیں ملے گی اس کو اس کے اعتقاد کے [illegible] بغیر چوری کے روزی ملتی اور اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ حق تعالیٰ مجھے [illegible] روزی دیں گے تو اس کو حلال ہی کی روزی ملتی ہے۔ اس پر آپ نے یہ [illegible] قدس سرہ نے بیان فرمائی۔ انا عند ظن عبدی بی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے [illegible] گمان کے پاس ہوتا ہوں یعنی اس کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ [illegible]

مولوی شہور نے حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ علماء نے [illegible] بیان کرتے وقت [illegible] اور مثالوں سے حالات بیان کئے ہیں۔ حضرت [illegible] نے جواب میں فرمایا کہ ضروری علم تو علم فقہ اور تصوف ہے کیونکہ فرض [illegible] حسب

لعت مستحب حرم درگاہ کا جانا علم فقہ پر موقوف ہے، باقی تمام علوم ر
کے سوا کچھ نہیں۔

قول مؤلف:۔ میرے حضرت قبلہؒ اپنے درویشوں و علم عشق کی
سوں کی بہت تعلیم دیا کرتے۔ تا آنکہ یہی جان جہان آفریں کے حوالے کر

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ میں جب سال تعلیہ ماڈیرالہ میں حضرت قبلہ عالم
سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قدم بوس ہوا، چند روز کے بعد رخصت حاصل
ہوئی وقت رخصت قبلہ عالم قدس سرہٗ نے، پہلے دونوں ہاتھ میرے کندھے پر
رکھے پھر دایاں، دو بیت پڑھا ہے

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ ۔ رخ بالا کن و ہر دو زدی ہنوز

حضرت قبلہ قدس سرہٗ دعا بہت پڑھا کرتے تھے۔

دعا

لا آدم فی الکون ولا تبیین ۔ الا لک سبحانک ولا الٰہ
فالکل عبید انت المعنی ۔ یا من ھو بالقلوب مقناطیس

ترجمہ:۔ جہان میں کوئی آدم ہے، نہ عیس تو ملک سبحان کی کوئی حقیقت
نہ بلقیس کی، یہ سب عبد ہیں، اور تو ہے باری تعالیٰ معنی ہے اے وہ
جو کہ قلوب کو اپنی طرف کھینچنے میں مثل مقناطیس کے ہے۔

فرمایا کہ یہ دعا حضرت ہی ہے جس نے ہر باس میں ظہور فرمایا ہے
کہ مولانا فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا ہے

گاہ در آئینہ بکسوت آدم ۔ گاہ در آدم بصورت حوا

اور مولانا رومی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

گاہ نقش دیو گاہ آدم شد ۔ گاہ نقش مادی گاہ عم کند

شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وقتل یعبد وقوم صالحا
حکم حال، فتنا وحدیث قدسی میں ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل
یہ سالک کا مقام ہے، اس مقام میں سالک اتنا کرے جتنے فرائض
ت اور متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مستقیم رہنا چاہیئے کہ فرائض سنن
صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بغیر کسی کو ہرگز ولایت حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ

گم شدگان کوہ و بیابان طریقت

پیر حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سرہٗ نے فتوحات مکیہ میں لکھا
ہے کہ ہر ولی ہے "کہ وہ ان [illegible] پیٹ نرم نگاہ اور زبان کو حرام
سے دور نہیں رکھے گا" ہرگز اس کو سوائے ان کے کوئی چیز نہیں ملے گی، اور
نہ توحید کی بو اس کے دماغ میں پہنچے گی، مذکورہ بالا سات اعضاء کو
شروع میں لگا دینا چاہیئے تا سالک اول درجہ میں ہو سکے، اور اگر یہ
سات اعضاء کو "مرغیر مشروع" میں لگا دے گا تو سالک کا دل سیاہ ہو جائیگا،
[illegible] صراط مستقیم ——— صراط مستقیم سے مراد شریعت ہے ———
شیخ نے فتوحات مکیہ میں فرمایا ہے، سالک پر واجب ہے کہ ان چیزوں
سے بچا رہے تاکہ کامل ہو جائے:۔

[illegible] بھوک بیداری، خاموشی، گوشہ نشینی،

والقناعت وترك التوكل	سچائی، توکل، صبر، قناعت اور
والصبر والتسليم والرضا	توبہ، میں تمام بھلائیوں اور نیکیو
والتوبة فإنها مفاتيح الخير	میں اور بھلائی پر ہی مفتاح ہوتا ہے۔

سیر فرمایا کہ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ نے عوارف میں فرمایا ہے کہ سالک پر ان آٹھ چیزوں کا حاصل کرنا واجب ہے تاکہ بدولت کار تسلیم حاصل ہو وہ یہ ہیں:-

اول ایمان باللہ اور جو کچھ اللہ	اول اللہ اور رسول صلے اللہ
رسولہ اللہ بہ جاء به الكتاب	پر ایمان لانا اور دوسرے وہ علم
الراشد الذي يدل على الله	تیسرے دنیا میں بے پرواہی جو حق
مقام العبودية وترك العمل لله	حال اللہ کے واسطے اختیار کرنا چوتھی
لله فالظاهر والباطن سواء	مقام عبودیت میں۔ پانچویں
الكلام والسادس سلامة الطعام	پانچویں ظاہر اور باطن چھٹے ظاہر و
والسابع قلة المنام والثامن	ساتویں تھوڑا سونا آٹھویں مخلوق
ترك الخلق بالكلام	سے لگ رہنا۔

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قناعت کرنا دیوانوں کا کام ہے:

مخدوم عرس مبارک میں پڑھی ہوئی ہے اور یہ شعر پڑھا ہے

گفت چشم تنگ دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور

یعنی اللہ کفایت کرنے والا موجود ہے اور اس پر قناعت کی جائے۔ جیسا کہ شیخ عطارؒ نے فرمایا ہے ؎

کفایت کرد ورزی ہر سرے را ۔۔۔ تو اندیشہ از خدا دیوانہ کن

ایک روز راجہ بہم خان، خان نے حضرت قدسؒ کی خدمت میں سماع کیا اور یہ مثنوی پڑھی:-

مثنوی

چو مجنوں نقد ہستی در نباد ۔۔۔	دستش، صد بیاگشت آزاد
دوئی را صد درم ارزش نہ بیند ۔۔۔	بہ پرسیدند ازیں رسم و راہش
بگفتا نیک نامی کار ما نیست ۔۔۔	بگفتا نیک در عشق ما نیست
دگر گفتند من رسم شما چیست ۔۔۔	بگفتا ہیچ کس را ہیچ نیست

چو مجنوں شد ز دست عشق بیمار ۔۔۔ برآمد حال او از شوق دیدار
برآورد از درون پر سوز فریاد ۔۔۔ ز سر بنہاد سیل گشت و جاں داد

چو مجنوں رفت ازیں کاشانۂ خاک ۔۔۔ بر آمد بر زمیں و پاک
کہ ہے مجنوں چہ آوردی بدرگاہ ۔۔۔ برآمد از دلش مجنوں بسے آہ
کہ یارب نقد ہستی در سرم بود ۔۔۔ عجب پروانے کا دیگرم بود
بر آمد کز دو عالم از تو خواہم ۔۔۔ سر شوریدہ با داغ تو خواہم

سے پھر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی یہ غزل پڑھی ۔۔

غزل

بر ملک دلبری پاشندہ ماہی ۔ ۔ ۔

گر نہ ماند سخنے، دوست سخنے
تا نہ اللہ چہ دستے دو چہ دستے

حضرت قبلہ قدس سرہٗ سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تک پہنچنے میں کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ حضرت فضل رحمٰن صاحب قدس سرہٗ نے ابتدائی زمانہ میں رہبری کی تھی۔ اس وقت ڈاکٹر کی بیت سے یہ عاجز بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ چائنا [illegible] یہ عاجز ایک بار حضرت کی یہ آیت پڑھ رہا تھا وہ [illegible] کہ اللہ نور السموات والارض [illegible] حضرت تھانویؒ سے یہ آیت سنی اور [illegible] کی تو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ [illegible] ہے

[illegible] حاجی صاحب نے حضرت قدسؒ کی خدمت میں [illegible] عرض کیا کہ [illegible] سے [illegible] ہوں حضرت نے جواب دیا کہ [illegible] سے علیحدہ ہونا بہت مشکل ہے۔ مقام حق تعالیٰ نے فضل پر موقوف ہے، جس کسی کو چاہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ میاں حاجی خاں نے یہ شعر عرض کیا ؎

رسد ہر یہ پردہ رحمان لست
بہ مدد پیر مغان نیست

حضرت قبلہؒ نے یہ شعر پڑھا ؎

گر نہ مرغ قدسے شد سے ۔ چہ خبر ہمرہ ما رہ نہ پرید

فرمایا حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب مدت کا وقت آتا ہے تو بعضوں پر بدلی سے بعضوں پر [illegible] سے بعضوں کو درختوں سے [illegible]

[illegible] دنیا کو چھوڑ دو، جب [illegible] رہتے ہیں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حق سبحانہٗ وتعالیٰ [illegible] حاصل ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ [illegible] اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے چن لیتا ہے اور اسی طرف سے راہ دیتا ہے جس کی طرف رجوع کرے۔

فرمایا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنی عام مخلوق کو نظر رحمت سے دیکھتے ہیں [illegible] اس کے متعلق حکایت بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک [illegible] قحط پڑ گیا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں بہت حاضری اور زاری [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا کی۔ حق تعالیٰ کی طرف سے ایک حاجز [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اس کی بھوک کی وجہ سے پانی ہو گئی ہے [illegible] اس وجہ سے کمزور ہو جائے گی اور وہ ضعیف نحیف و نزار حال ہو جائے گی۔ اس وجہ سے ہم سے [illegible] کر رہا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیغام سنا تو آپ نے [illegible] کو بھیجا جنہوں نے اس ٹڈی کی کٹیا کو درست کر دیا۔ اس کے بعد حق [illegible] نے بارش برسائی۔

ایک روز میاں کرم حادم حضرت نے حضرتؒ کی خدمت میں عرض کی [illegible] غریب نواز میاں خدا بخش ہانگری سے بھائی مار علام رہتے ہیں کا ایک بار دورہ [illegible] گیا ہے اور وہ چند دنوں سے قصدت میں عاجز ہو کر پڑے ہیں۔ اس لئے اہل و عیال [illegible] بھی اس کی کوئی خبر نہ لی۔ حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے وطن [illegible] پہاڑ میں ایک درویش تھا، ہر وقت اس کی زبان پر یہ شعر رہتے۔

بندگی ۔ پیاپن ما کوئی ساتھی ہمارا

یہی سوئے حق بجانہ وتعالیٰ سے ہمارا کوئی رفیق و شفیق نہیں ہے
فرمایا حق تعالیٰ پر تکیہ کرنا چاہئے مرکز دل و فرزند پر کیونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا قصد و
ہمانوں کی عقل و فہمیت سے محفوظ رکھا ہے حضرت ابراہیم علیہ
سلام نے حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا حق تعالیٰ نے آگ کو ان پر ٹھنڈا بنا دیا۔ اور
یوسف علیہ السلام نے خدا پر بھروسہ کیا اس نے سات سال تک قید خانہ
میں رہنے کے بعد ان کو مصر کی بادشاہت عطا فرمائی جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ تک دو راستے ہیں
ایک طریق ہی دوسرے محبت کرنا اور اس سے فیض و برکت حاصل کرنا
اور یہ جیسا کہ ہمارا ساتھی ترکستان سے ہمارے پاس آیا ہے اس کو بہت خوف ہوتا ہے

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم چار ساتھی یہاں سے
اور تین دن رہے تھے حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد ہمارے قدس سرہ کی زیارت سے
دل بھرے نہ ہوئے جب دریا کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ دریا طغیانی پر ہے
دریا کے دونوں طرف ہم نے بہت چھوٹی چھوٹی کشتیاں پانی میں پائی ہیں جس سے
عبور کرنا بہت مشکل تھا ہم حیران ہو کر کنارہ دریا پر بیٹھ گئے اچانک غروب آفتاب
کے وقت ایک شخص ایک چھوٹی سی کشتی پر سوار ہو کر آیا اور ہم کو اس پر سوار کر کے
پار ہو گیا اس کے تیسرے پیر یا کچھ زیادہ دولت گر رہو گا کہ ہم کو اس سے مشتی میں
سے دوسرے خشک کنارہ پر اتار دیا وہ مشتی لوٹ کر واپس لے گیا جب دن چڑھا تو
ہمارے درمیان خلاف پیدا ہو گیا کہ کشتی والا کس شکل و صورت کا آدمی تھا ایک نے
کہا بے ریش تھا دوسرے نے کہا نہیں سفید ریش تھا ایک اور نے کہا کہ ان کی ریش

[illegible] جب حضرت قبلہ یہ حکایت بیان فرما چکے تو شاہ دوست [illegible]
[illegible] میں عرض کیا کہ غریب نواز آپ نے اس وقت کیا فرمایا تھا صاحب
[illegible] میں اختلاف پیدا ہوا تھا حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم نے کچھ نہیں
کہا۔

[illegible] جب حضرت قبلہ عالم قدس سرہ دمشق میں آکر پہنچے تو [illegible]
[illegible] بیگ کی عدالت میں آکر عرض کیا کہ میں نے سنگھڑ کے
[illegible] حضرت خواجہ نقشبند کے واسطے فلاں خطہ قرار دیا ہے اس لئے حکم
[illegible] حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible] ہمارے دل پختے دوستوں کے ساتھ حاضر ہو جائیں گے اس لئے علماء رسوم
[illegible] حضرت قبلہ عالم سے مباحثہ کرنے لگے فرمایا کہ قریب آؤ میں نزدیک
[illegible] میں اور حضرت خواجہ نقشبند کے مزار مبارک حضرت قبلہ عالم کے پہلو
[illegible] قبر تیار ہو گئی تھی حضرت خواجہ نقشبند نے یہ شعر پڑھا

[illegible]

[illegible]

فرمایا بعد [illegible] ہم زیارت کرتے ہوئے خجند میں آ گئے۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ
[illegible] سے بعد حضرت [illegible] بعد [illegible] واصل فرمایا

فرمایا [illegible] حضرت حافظ محمد جمال رحمۃ اللہ
[illegible] کے مریدین میں سے تھا میرے سامنے بیان کیا کہ [illegible] میرے پیر حضرت
[illegible] محمد جمالی سے بیان عمر خان حیرو [illegible] نے اپنے پیر کے ساتھ [illegible]

پختہ عقیدہ رکھنا چاہیئے اگر اسے دنیا و دین کی مقصود حاصل ہو ... ہر ... کے
لئے مدد و ماطلب کرنا چاہیئے تاکہ دونوں مقصد حل ہو ... چنانچہ ...
حضرت قدوۃ اللہ علیہ کی زیارت سے واپسی پر ... جب
پہنچے دشمنوں کو معلوم ہوا تو ان پر حملہ کر دیئے چنانچہ ایک لڑائی کا نقشہ
ظاہر ہوا ... ہمارے ... نے ... پر رکھ کر کہنے لگا ...
کندھے پر رکھو ... میں نے اسی طرح کیا ... ہاتھ میں
میں نے لڑکے سے پوچھا کہ ... آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے ...
ہے ... نے ... کہا ...
عالم قدس سرہ کا ... میں ... سے
موید ... محمد ... صاحب ... سے ...
مولانا صاحب ... سے ... فرمایا کہ ... آپ نے ... فرما کر
اپنے وطن ... تشریف ... آپ نے ... فرمایا ...

حضرت قدوۃ قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت قدوۃ عالم قدس سرہ کو ظاہر میں
صرف چھ ماہ ... سے ... لیکن آپ کی روح مبارک سے ... مدد
بہت زیادہ فیض پہنچ رہا ہے ہم ہر لحظہ روشنی زیادہ ... سے ... پر
رکھتے ہیں اور ہر وقت ہر روشنی و دیا کی نام میں ان سے باطنی مدد طلب
میں ... مدد ...

پیر ہے جو کچھ کہ یا مدد پیر ہے
گردان ان بن ہر بلندا دی دہیر ہے

ابیات

چو مدد ات پیر کردی قبول ✻ ہم خدا در ذات ش آمد ہم رسول
گر خدا بینی حق آن خود مدد ✻ گم گنی ہم ملک و ہم دیدار را
در میں رد و مدد ش رد و قبول ✻ جو حمد رد جو جیہ حور و رحمان

یک روز حضرت قدوۃ قدس سرہ کی خدمت میں مرزا محب اللہ بہاری نے
... کو غریب نواز ... بھائی سے کہا کہ جب تم حضرت قدوۃ دوجہاں کی خدمت
... ہو ... سے دوسرے کوئی بیمار طبیعت پوچھ کر ... اس سے حق تعالیٰ مجھے
... عطا فرمائیں حضرت نے فرمایا کہ ہر ... سے بعد یہ ہو ... باذن اللہ تعالیٰ
... سے حق تعالیٰ ... عطا ہوگی

سید ... محمد ... "درجہ فنا" مقام کی تعلیم دیتے ... تشریف میں پہنچ کر سالک حقیقی مسلمان بنتا ہے۔ آخری درجہ تسلیم کا ہے اور تمام درجات کمالات میں سے اہل اللہ کے نزدیک اعلیٰ مقام تسلیم و رضا کا ہے مگر اس مرتبہ میں کوئی ... خلاف عادت ظاہر کرے تو نامراد ہو جائے ... کے مناسب یہ عنایت ... کہ شیخ وقت رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ کنارہ دریا پر گئے ... دریا سلوک ... تھے ... سے ملاقات ... وقت ہے ... کو ... بلایا گیا چنانچہ دریا ... سے ... کنارہ سے لگی ہوئی کشتی سے دریا ... شروع ... حضرت مسیح وقت اتنا ... بہت ... کشتی کی طرف متوجہ ہو گئے ... کشتی ... ہو ... سے ... بچ گئی سب ... کشتی سے صحیح سلامت باہر ... گئے جب مسیح وقت کا ... پہنچے تو دریا کو ... نے

جو ان سے معتقدی تھے فرمایا کہ یہ نام کس کام کے لیے ہے۔ یہ کام وراثت ہو
بعد شیخ وقوفی تمام عمر گرفتاری رہتے ہے اس فسوس میں کہ ان محبت
ہوگی۔ دوبارہ بلی تسلیم اپنے تمام نام حق تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ بعد کوئی تو
بیان کرلے بعد نام آیات فاتحہ اللہ حق تعالیٰ ہے' پیر پیر ہی جس طرح اس کی
عوی ہے۔ بعد رکھ دیا ہے' بعد ان میاں محمد یار صاحب نے حضرت
خدمت میں عرض کیا کہ عربیت فرمائیں کہ آپ بھی "بلی سلیم" کا مقصد رکھتے ہیں تو
فرمایا کہ ہم روحوں کو جو مقام رضا مقام عبودیت دیتے ہیں کہ یہاں پہنچ کے
قول تو حضرت حق تعالیٰ نے ہم سے لیا ہے
دراصل آپ کا مقصد تسلیم ہی رکھنا چاہیے مرنا ہے حافظ یہاں
مبارک پڑھے۔

ہندی

کوئی مرے کوئی جیوے ستگر کھو پتا ہے دیوے

یعنی ہم حق تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں خواہ اس کی مرضی ہو کہ اسی کے زندہ رہے
یا کسی کے مرنے سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے' حقیقی مالک وہی ہے' دوسرا کوئی
جو کچھ تصرف رکھتا ہو جیسے مولانا روم قدس سرہٗ نے فرمایا ہے

مالک الملک است ملک او را دہد

ہر دلی کہ جملہ کیس او نہد

اور شیخ عطارؒ فرماتے ہیں

دست سلطان ہر چہ خواہد دل کند ۔ عالمے را زندہ سے ویراں کند

ے سلطان مستم مرا دہ ۔ مملکت کس را بہر ہ چوں دہد

طرفہ تر یعنے جہاں برہم زند ۔ ہر دمی کار ے دگر آغاز کند

کہ زندہ رہنے کی بشارت دے حضرت قدس سرہٗ نے خدمت میں عرض کیا کہ
ب تو زندہ ایک بوڑھا گنگا پر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سارے شیخ
ے رسولیؒ کو خواب میں مخدوم علی شاہ کے کہتے سنا تھا زہر دودھ میں
گیا تھا اور میں اس وقت میں شاہ کا خادم تھا لیکن حق سبحانہ وتعالیٰ نے تمہارے شیخ
یا میں رکھا ہوا ہے ۔ ے رہا ہے سے اس معاملہ کو میں کئی بار
ے حد حاضر ہوا ہوں۔ ؎

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

حضرت قدسؒ سے پوچھا کہ شیخ حسن شاہ والی ہے ہندوی صاحب مذکور نے عرض
ہ صاحب تو زندہ مخدوم حسن شاہ دفن تھا جو زیر دست حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکریا
س قدس سرہٗ کے مجاور پر بیٹھا ہوا تھا' اب دو تین سال سے مرے ہوئے
ے تھے تو حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ پھر فرمایا کہ ہم اس سے
ر پر بھی گئے تو نہیں اس نے ہمارے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا' ہندوی مذکور نے
س ہمارے عرب تو زہر آپ کو حسد کی وجہ سے دیا گیا تھا' جیسے کہ یہودیوں نے
یا تھا صلے اللہ علیہ وسلم کو حسد کی وجہ سے زہر دیا تھا اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے
ہم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پناہ میں رکھ کر اس کے اثر سے محفوظ رکھا ہے پھر
ے کوئی ڈر کا ہے ہندوی مذکور نے عرض کیا کہ عرب تو زندہ رہنے کی بشارت

اہتے کو پیے پیر کی خدمت میں عرض کرو میری تقصیر معاف فرمائیں محمد
سے فرمایا کہ حق تعالیٰ اس کی تقصیر معاف کرے

مت

ہر کہ خدمت سعادت دستید
دو جہاں بامشد بدشمن سار گار

ایضاً

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دشمناں مروت با دوستاں مدارا

یک روز حضرت قبلہ قدس سرہ سے میاں محمد [illegible] نے عرض کیا کہ حضرت
تمہیں آدھی پائی دیں گے دعا کرو حق تعالیٰ بادشاہ دیں فرما دیں ایک روپیہ
نے عرض کیا کہ غریب نوکر ہم ہے آپ زیادہ عطا فرمائیں حضرت قبلہ قدس سرہ
سے فرمایا کہ حاجت کے روا ہونے سے واسطے آدھی پائی کافی ہے ۔ اس
مقام سے حکایت میں فرمایا کہ جب خواجہ خواجگان معین الحق والدین قدس سرہ
کی زیارت کے واسطے اجمیر شریف گئے تو حضرت خواجہ کی آستان پر تین روز تک
چلہ کرنے کے لئے بیٹھ گئے ۔ غائباً تیسرے روز ایک بزرگ کے مزار پر گئے
ان کے مزار پر بزرگ آتے جاتے دیکھ کر ان سے سوال تو سب کے لئے کچھ روٹی خیرات
کرنے کی مدد مقرر کرے اور لوگوں کی حاجت حسب حکم حق پوری ہوں ۔ ایک شخص

نے کچھ روپیہ خیرات کرنے کی نذر مقرر کی روپیہ تمام کے پورا ہونے کے
لئے بہت کوشش کی لیکن اس کی حاجت روا نہ ہوئی پھر مزار پر آیا اور حاجت
اپنی خدمت میں عرض کیا کہ اے بزرگ جس نے تیرے سوال تو سب کے
لئے کچھ روپیہ یا حاجت کرنے کی نذر مقرر کی تھی اس میری حاجت پوری
[illegible] کسی طرح پر نہ ہوئی اس شخص نے جواب دیا مجھے کچھ
[illegible] کا تو سب درکار ہے اس سے زیادہ درکار نہیں

[illegible] یہ حکایت [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہونے پر [illegible] گئے تھے
[illegible] سے [illegible] جو روٹی پکا کر
[illegible] اس کی [illegible] کا سبب نہ تھا کہ اس عورت
[illegible] تھا [illegible] کو علو حیرت کے چند ٹھٹک [illegible]
[illegible] ہر مرتبہ کہ ملتان کے [illegible] بہت جمع تھے حضرت حافظ محمد جمال
[illegible] مروی حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے درویشوں میں سے کسی کو ایک اشارہ کرتے
[illegible] دیتے تھے جس سے ملتان فتح کیا ملتانی افغانوں کو شہر سے باہر نکال دیا
ہر گھر سے [illegible] سو سو مغلوں سے نکال کر اپنے قبضہ میں کر لیا
[illegible] فرمایا کہ سید مغلوں کی حکومت یعنی بہادر خان کی حکومت تک ملتان میں
[illegible] علماء و فقراء و [illegible] سے اپنا اپنا حصہ لیتے رہتے ہیں چنانچہ مغلوں
[illegible] جاگیریں دی گئی ہیں جو مغلوں کو جاگیریں بخشی گئی ہیں [illegible]

گئی ہے۔ اس وجہ سے حق تعالیٰ نے ملک ان کو عطا ہوا ہے تین بیا
گر گیتی ان کی حکومت کر سکا نہیں اب لیکن دوسرے حکمران جیسے ہیں۔
سب عمل سے معطل ہو گئے ہیں کہ ان کے ہاتھوں سے ہی درویش ا اللہ
یہ مضمون ہے۔ قدس

الفضل تؤتیہ اللہ و تو کان ذا ھنہ

بخل اللہ دیتا ہے گو چور ہو بھی ہو

فرمایا۔

الغنی حسب اللہ و ھو کاف و اعلم

غنی اللہ ہے وہ کافی ہے جو خالق ہر چیز کا ہے

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ میں جس وقت
حسن علی صاحب کے ہاں تشریف لے گیا تھا صاحب موصوف نے
تک میں نے سے خرچ دریافت کیے تھے۔ چنانچہ ان سے وہ
ا اور آرام حاصل ہوا ظاہر ہے۔ حدیث شریف زبان مبارک سے جاری
تو اللہ بیاد اس کی عباد و جب اس بارہ میں کل حضرت
دیا ہوا ہے تمام عباد اس کا مخزن ہیں اور دیانت تمام گنہگاروں کی اصل

فرمایا۔ حضرت حمید الدین ناگوری قدس سرہ سلطان
سے ان کی زیارت کرنے کا قصد کیا تو تمک پانی کو بڑا ہوا بنے والے میں
ان سے ایصال ثواب کے لئے خیرات کریں جب آسان ہو سکے تو
گوداں خالی ہے اور لوگ بڑی امیدیں لے کر آتے ہیں ہم سے کہا جان اللہ سلطان التارکین

ہاں کی کوڑیاں بھی قبول نہ کیں کیونکہ دنیا ان کی نظروں میں بہت ہی قلیل ہے چنانچہ
ت شریف میں آیا ہے انما ماجیفۃ طالبھا کلاب (دنیا مردار ہے اور اس کے
نے والے کتے ہیں) اللھم رزقنا حبک و حب من یحبک آمین یا رب العالمین
فرمایا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے بعض لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب
ے تھے جب عذاب بھی ظہور میں آیا سب کو ہلاک کر دیا ہے

ں فرشتے کہ ہنگام سحر ۔ کرد قوم لوط را زیر و زبر

اسی طرح ہود صالح و شعیب علی نبینا و علیہم السلام کی اقوام میں بعض لوگوں نے
ے جب نافرمانی کا اظہار کیا تو سب کو ہلاک کر دیا جیسا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ
قرآن مجید میں فرمایا ہے لیکن ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے
ی گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے تو ان پر ایک ہی سبب سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ بعد
ذبین و ملک دوسروں کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے امان دیتے
و ہلاک نہیں فرماتے۔ اس کی دلیل میں آپ نے یہ آیت پڑھی ولا تزر وازرۃ
اُخریٰ (کوئی شخص کسی دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھاتا) یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ
ے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر یہ مہربانی فرمائی ہے کہ صرف اسی عاصی کو
کرتے ہیں جس نے گناہ کیا ہو دوسروں کو اپنی پاداش سے محفوظ رکھتے ہیں

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے عبادت میں
و حضرت حق سبحانہ کی طرف سے ان سے جو سے میں لن ترانی فرمایا گیا۔
قات نہیں تھا مگر ناز تھا تاکہ ان کا شوق زیادہ ہو جیسا کہ معشوقوں کی یہ عادت ہے کہ
رکھتے ہیں تاکہ عاشقوں کا شوق اور زیادہ بڑھے

ما ریستیم از ثنا خواب و خیال
ما عدم غرقاب و ہستی ما حباب

فرمایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی دو لڑکیاں تھیں دونوں بوڑھی ہو گئیں شادی نہ ہوئی۔

فرمایا کہ ہماری نسبت حق تعالیٰ کی محبت ہمیں ہے جس پر حق تعالیٰ ہمیں عطا فرما دیتے ہیں اس پر یہ شعر پڑھا ؎

حق بہ ستاں داج نوستہ دہد
در رحمت بہ کستادہ شما

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ دوران بیماری کے متعلق مادہ حق تعالیٰ ہی ہیں دوبار آپ نے بطور شہادت پڑھی۔ [illegible] آپ اکثر بادشاہوں کے سامنے یہی بیت پڑھا کرتے۔

ایک روز حضرت قدس سرہ کی خدمت میں لوگوں نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ غریب نواز ہمارے گناہ معاف فرمائیں حضرت اقدس نے یہ مناجات پڑھنا شروع کی۔

مناجات

یا کبھی عفو کن تقصیر ما ؎ نیست جز تو در دو عالم تدبیر ما
مقتضی طبیعت ما چیست چیست ؎ مقتضی طبیعت رحیمیت قدیم
ما عصی کار خود کریم خام ؎ تو ز قدیمی کار خود ران تمام

گر سگی کردیم سے شیر آفریں ؎ شیر را گر بر ما زند گیریں
ذرہ ذرہ در عدم تست ہر شے گواہ ؎ زندہ جاوید عدم نیاشد راست زہ
نفس و شیطاں سے بود نزدیک تر ؎ تا بدید رند بد ہر چارہ گر
دستگیری کن مرا سے دستگیر ؎ ورنہ گیرد نفس ما دستگیر
دستگیری کن جہاں سے دستگیر ؎ تا کہ سر بس گوید آں دستگیر
کس نہ گشت در رحمت تو نا امید ؎ سے بود امید ما از حد بعید
چوں مقام خود دہی سے در کرم ؎ حفظ حرمت کن ز شیطاں رجیم

آمین یارب العالمین

[illegible] فرمایا کہ [illegible] لکھا ہے کہ جب حضرت خلیل علیہ السلام کو والدہ و بیوی و بچہ کو [illegible] تو آپ کی طرف وحی آئی کہ اے خلیل جو گستاخیاں تم نے ہاجرہ و اسمٰعیل سے ہماری محبت و رضا کی خاطر سے غش دیں [illegible] ان کی ناخوشی سے دور رہو اور سب کو پیش نظر رکھو۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر گئے تو ان کے پیچھے ان کی قوم نے بچھڑے کو پوجنا شروع کر دیا آپ جب کوہ طور سے واپس آئے اور اپنی قوم کو گوسالہ پرستی کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے [illegible] جس پر میری طرف سے از مائش کے سوا کچھ نہیں ہے دوسرے آپ نے اللہ تعالیٰ سے کہا [illegible] اے پروردگار خدایا مجھے بینا آپ [illegible] تیری طرف دیکھوں۔ یہاں حضرت قدس سرہ نے مولانا روم قدس سرہ کی یہ [illegible] پڑھی ؎

موسیٰ ہیم کز ترحم زندہ لی ترنی ؎ اے بے خبر چہ دانی راز نیست عذر خواہی

فائدہ دینا زمرسی ماری ہوئی ترانی ۔ ——— ع

ایک روز بعض لوگوں نے حضرت قبلہؒ کی خدمت میں عرض کی کہ عزیز ہم ظاہر میں ظلم سے تنگ آ گئے ہیں۔ تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا ۔

جس چور کی منہ سا ہیڑ آدمی چور منے

یعنی جو کوئی کسی کے ساتھ ظلم کرے گا وہ دراصل اپنے ہی ساتھ ظلم کرے گا جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے [illegible]

یعنی کسی سے لڑائی مت کرو اپنے ہی دشمن ہو اور جس سے اس کا دل ٹوٹے ۔

ایک روز خورد اور خان خرچ نے حضرت قبلہؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ مولوی شاہ صاحب شاہ ولی اللہ علیہ رحمۃ ایک مرغ اس سے جو کہ ان کے پاس تھا مرغا اس کے پیٹ میں سے بولنے لگا۔ شاہ صاحب کی کرامت تھی کہ مرغا کے پیٹ میں سے بولا۔ اور وہ چور تسلیم کیا کچھ عرصہ ہوا کہ آپ کا گھوڑا بھی حاکم وقت نے مار دیا ہے اور سے کھایا گیا ہے لیکن کوئی ثبوت نہیں ہوا۔ حضرت قبلہؒ نے جواب میں فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ "ولی" تھے اور ہم "مفسد" ہیں۔ [illegible] حضرت کی یہ بات کان سر لیتی اور تسلیم و رضا کی وجہ سے تھی۔ چند روز کے بعد ہی حاکم مذکور انگریزوں کی فوج سے ڈر کر ڈیرہ غازی خان کی طرف بھاگ گیا اور وہیں مارا گیا۔

ایک روز حضرت قبلہؒ کی خدمت میں بعض لوگوں نے عرض کیا کہ اے قبلہ و جہاں! معلوم ہوا ہے کہ ایک مولوی اور اس کے بھائی آپ کے مال کو خراب کرنے کے لئے ہزار روپیہ لقد لیتے ہیں اور ناقص غلہ گندم جوار درہا جرہ وغیرہ لنگر میں دیتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے ان کے جواب میں ہندی کا یہ مقولہ ارشاد فرمایا ۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی ۔ گجری بیچ کے پچھتانی

یعنی اگر کسی کے ساتھ کوئی شخص دغا بازی کرے تو آخر کار نقصان اسی کو ہوگا۔

حضرت شیخ سعدیؒ نے اپنی کتاب "حقیقت طریقت" میں حکایت لکھی ہے کہ کسی شخص نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا۔ پھر اسی طرح کرتا رہا اور دودھ کی بھیڑوں کو چرانے والے ہاتھ سے دامن میں لے گیا۔ اچانک پہاڑیں سے بہت سا پانی سیلاب کی صورت میں آیا اور اس کی تمام بھیڑوں کو بہا کر لے گیا۔ شخص نے رو رو کر پشیمانی سے کہا کہ اے مالک میں نے تو زیادہ دودھ کی خاطر پانی ملایا تھا۔ اب میں پانی وحق تعالیٰ نے اس صورت میں بھیجا ہے کہ تیرے مویشی اس میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

ایک روز قاضی حسن علی صاحبؒ تب دورے کے آنے کے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت قبلہؒ ہم عربیوں کی کچھ خبر نہیں رکھتے۔ اسی خیال میں میں سو گیا۔ خواب میں حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ مجھے اتنی خبر تو ہے کہ تیرے دانتوں میں سے ایک دانت ہلتا ہے۔ جس میں پیدا ہوا تو وہ خیال فاسد میرے دل سے جاتا رہا۔ کیونکہ وہ قصہ اسی طرح تھا جس طرح حضرت قبلہؒ نے خواب میں فرمایا تھا۔

شیخ کیپ پہاڑی آدمی نے حضرت قبلہؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ عرب
آپ کو ہمارے حالات کی کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ آپ سے دعا کو ہیں تمہارے
معاملے کی خبر ہے۔ وہ اس دعویت کی مثال یہ ہے کہ ایک روز تم اپنی بیوی کے
ملاں عامر میں سو رہے تھے اور تمہاری بیوی سے بہت رہے تھے کہ "اپنے بالوں"
کو کیونکہ اس جگہ جوئیں کا خطرہ ہے۔ اس پر تم نے ہنسی سے حضرت قبلہؒ
سے فرمایا کہ آپ نے سچ فرمایا اور قدامی طور پر ہے [illegible]
ہیں۔ اور ہمارے حالات کی [illegible] اور حضور وقت [illegible]
حضرت قبلہؒ یہ واقعہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ [illegible]

[illegible] ان حکایات سے [illegible] اور [illegible] کرنا [illegible] کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] طرف [illegible]
[illegible] اس [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کسی [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] [illegible] کشف [illegible] یعنی [illegible]
معلوم کرنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] اگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کے یہ [illegible] [illegible] [illegible] محمد حسن غفرلہ

[illegible] میں مظہر سعد اللہ، ڈیرہ غازی خان شریف سے گئے اور چند روز وہاں قیام
[illegible] لیکن ڈیرہ کے لوگ نے ہرگز توقع "ترجمہ نہ کی" بعد ازاں تو سب شرمندہ ہوا
حضرت قبلہؒ کے پاس حاضر ہو کر معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ [illegible]
[illegible] چیزیں ان کو واپس کر دیں۔ جب حضرت قبلہؒ ڈیرہ غازی خان سے [illegible]
خانقاہ شریف تشریف لائے پاس پہنچے آپ نے چادر بچھا کر سے [illegible]
اپنے ہاتھ میں سے کر [illegible] [illegible] اور ساتھ ہی تلوار کو [illegible] سے زمین پر
پھر سے واپس دے دی [illegible] فرمایا کہ [illegible] پھر تو [illegible]
[illegible] چنانچہ اس طرح ہوا جس طرح آپ نے
[illegible]

[illegible] محمد [illegible] غفرلہ

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کثرت طالبان حق کی رجوع و خانقاہ داری کے کاموں سے منع
[illegible] فرماتے کہ سالک کے لیے [illegible] بہتر ہے جیسا کہ "عوارف المعارف"
[illegible] آیا ہے۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ہر جمعہ کو [illegible] کو فرمایا کہ آج [illegible] کے وقت
[illegible] ہمارے پاس آئے اور ہم نے یہ [illegible] تشریف فرمائی۔

چشم رحمت کشا سوئے من نادر نظر ؛ ے قریشی نسب و ہاشمی و مطلبی
[illegible] یا یم و توئی آب حیات ؛ [illegible] فرمایا کہ [illegible] گزرے گذشتہ بی ۔ ہم
فرمایا ہم سے ان سے پوچھا کہ تم [illegible] ہو اور تمہارا نام کیا ہے؟ [illegible] ہوں نے کوئی

جواب دیا ۔ درود پاک پڑھنے کو قبلۂ دوجہاں سے جب یہ بات سُنی تو حاضر
میں بعت مذکور پڑھنا شروع کی ایک رکوع ساری جب پڑھ چکا تو پھر درود
پڑھی ۔ پھر فرمایا حضرت خواجہ سے ، حضرت قبلۂ عالم بہاروی قدس سرہ
کے وقت سب سنت جماعت پڑھا کرتے اور چند گیارہ بارہ
سے دو بڑے پڑھتے ، حضرت سید عالم ﷺ سماع کرتے اس وقت ہاتھوں میں
مصلے موجود ہوتے ۔

حضرت قبلۂ عالم نے حضرت کو فرمایا کہ ان یمن کے دنوں میں
عرض یا رکوع کے بعد تین بار سے ہم تمہارے دست یا کسی دوسرے
سُنیں گے ۔ حضرت قبلۂ عالم نے یہ سنا یا دست تحریر رکھتے

ایک روز حضرت عزّ کی خدمت میں لوگوں نے عرض کیا کہ اے قبلۂ دوجہاں
ہم نے درود شریف بارہ سو لاکھ مرتبہ پڑھ لیا ہے اب آپ دعا فرمائیں
حق سبحانہ وتعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمائیں اور ہمارا دل روشن فرمائیں ۔ آپ نے
فرمایا کہ تم نے صاحب درود یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض
کیا ہے حضور اقدس عطا فرمائیں گے

حضرت قبلۂ من و عالمیان کی خدمت میں ڈیرہ اسماعیل خان کے نواب نے
بھیجی کہ اے قبلۂ دوجہاں میرے بعض دشمن دشمنی کی وجہ سے میرا ملک ڈیرہ
مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں ۔ آپ کی (باطنی) امداد درکار ہے ۔ آپ نے
فرمائی کہ انجام بخیر ہو حضرت قبلہ نے جواب میں لکھا کہ ایک لاکھ مرتبہ سورۂ فاتحہ
اور تین لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے لیکن سورۂ فاتحہ اور درود شریف

دے یکسو اور دلیل ہونے چاہئیں ۔ امید ہے کہ دشمن آپ پر غالب نہیں ہوگا
بہرحال خاطر جمع رکھیں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

ہر آنکہ استقامت بہ درویش زد
اگر بر فریدوں زد او پیش زد

نیز ملتری کنتار خان کے دوستوں نے حضرت قدس میں عرض کیا کہ ہے
درد دوجہاں وہ سے بہت لوگ ہلاک ہو رہے ہیں ۔ دعا فرمائیں حق سبحانہ وتعالیٰ
ہلاکو دور فرمائے ۔ حضرت قبلۂ نے جواب میں فرمایا کہ ایک لاکھ مرتبہ سورت فاتحہ
پڑھا جائے امید ہے حق سبحانہ وتعالیٰ وبا کو دور فرمائیں گے درود شریف کو اس سے
بات حاصل مرگ ہمت

دست بیخ زعائباں کوتاہ نیست
دست از جز ایزد اللہ نیست

حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ "نفیہ کتاب" کا مصنف بہت بڑا
عالم تھا ۔ اپنے زمانہ کے علماء ظاہر میں ممتاز اور علامہ مشہور تھا لیکن جملہ ہدایت اس
کتاب میں نہ تھی معتزلی ہوگیا مرتے وقت اس کے مرہ سے گندگی باہر نکلی ۔ عوذ
باللہ من ذالک ۔ علم بغیر ہدایت سے کچھ فائدہ نہیں دیتا ۔

بیت

علم چوں بر تن زند مارے بود ۔ علم چوں بر دل زند یارے بود
علمہائے بر تن ہمہ خاشاک ۔ علمہائے بر دل ہمہ تریاک

فرمایا کہ "کشف" اور "تصوف" "حکمت" بھی حاصل تھی چنانچہ حکیم جالنہ
بھر علاج کا دستور رکھا کہ جس مریض پر جب عقیدہ رکھتے تھے جو مرض ہو
اس عقیدہ پر ضرب لگاتے تھے اور ذکر جہر میں عقیدہ کی وجہ سے ہر مرض معلوم
درگاہ کے اندر بیٹھے بیٹھے حوالہ باہر بھیج دیتے تھے اسی طرح شفا کی عقیدہ
تھا کہ شاگرد کو مشق میں ہوتا تھا وہ مطب میں دوائیں دیتا تھا اور
ذکر و اذکار کا حق پڑھا دیتے تھے اس میں کشف و تصرف سے بہت
مہینوں سے اسلام میں کام کیا اور سب سے اکابر سے تھے اور اس
سلطان علیہ رحمۃ سے ان تھے اور حق تعالیٰ سے ان کے
میں قرآن میں فرمایا ہے

حبب لقمان سے بیٹے سے وہ وہ سے نصیحت کرتے تھے
بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا

فرمایا علماء کرام کی اصطلاح میں اس علم کو جس سے کہ
ہے اور تصوف سے "شعور عمیق" میں جس بندہ کو اللہ تعالیٰ کو عشق تھا اپنے جہاں کو محض
نعمتوں میں دیکھے اس لئے مخلوقات کو پیدا فرمایا چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق

میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں جانا جاؤں میں نے خلق کو پیدا
حق تعالیٰ کے مختلف اسماء تھے جب چاہا کہ ان اسماء کا اثر ظاہر ہو مختلف مظاہر
پیدا کئے صوفیاء کرام جب لفظ "عشق" بولتے ہیں اس سے کسی کی مراد ذات حق
ہوتی ہے اور کبھی اس سے مراد مخلوق لیتے ہیں۔ سبیل المحمل اور تصویر الجمال۔

مثنوی

شاد باش اے عشق پر سودائے ما — اے طبیب جملہ علتہائے ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما — اے دوائے نخوت و ناموس ما
جملہ دانا کاہد و دانش لئیم — پیش تیغ تو جہل رقص اجل
عشق آں شعلہ است کو چوں برفروخت — ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

اللھم ارزقنا عشقک وعشق من یحبک صلی اللہ علیہ وسلم و
آلہ و اصحابہ اجمعین وسلم آمین یا رب العالمین

حضرت قدس سرہ سے ایک بار کسی نے فرمایا کہ باطل کی عمر
معلوم ہوتا ہے کہ اس باطل کو بہت زمانہ ہونا چاہیئے تھا پھر بہت باطل
ملے جاتے ہیں اور تباہ ہو جاتے ہیں لیکن اسلام ہمیشہ قائم ہی رہے فرمایا کہ
رہا ہے اور عجیب ہی بچا ہے۔ چنانچہ میاں حاجی شاہ گئے تھے سامنے بیان کیا
میں بہت ملکہ میں گیا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہاں اگر کسی شخص کو خواب میں کوئی شیطان صورت
شیطان دیکھے اور وہ مسلم ہو جائے تو سب لوگ اسے مبارکباد دیتے ہیں جس سے
میں زیارت ہوئی ہے تجھے مبارک ہو

فرمایا کہ ہزار سال سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ ابلیس ملعون کو حکم فرمائے ہیں کہ
حضرت آدم صلوات اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی قبر پر سجدہ ہوتا رہے تجھے ہی درگاہ کا مقبول
شیطان ہیں بدبخت کہتا ہے کہ جب اس کی زندگی میں میں نے سجدہ نہیں کیا اب مجھے شرم
آتی ہے اس کی قبر پر سجدہ کروں۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ روز قیامت تک یہ ملعون حضرت

آدم صلی اللہ کے سجدہ سے انکاری ہونے کی اولاد کے ساتھ دشمنی کرتا رہے گا
تعالیٰ اس ملعون دشمن کے شر سے ہمیں دیوبند اور ہر بلا میں رکھیں اللھم آمین
والعالمین۔

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ فرشتہ کے رویہ ہوتے ہیں۔ ایک ما
جلالی جس جگہ جہاں پر ہمارے دیار کے لشکر کو فتح حاصل ہوتی ہے اور ملک میں
اور منزل ہوتی ہے اس جگہ سے لوگوں کے دل بھی قوی ہوتے ہیں اور وہ خبر
بھی ڈرے ہیں۔ اور جس جگہ جلالی پر ہمارے دیار کے لشکر کو شکست ہوتی ہے
ملک میں گرانی و قحط سالی اور وبا ہوتی ہے اس جگہ سے لوگوں کے دل
ہو جاتے ہیں کسی کھانا نہیں دیتے ہیں روٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے
کر کھانا کھاتا ہے۔ بیت۔

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

اگر کوئی شخص حضرت مدنیؒ کی خدمت میں عرض کرتا کہ حضور اپنے ہاتھ مبارک
فلاں شخص کو نقد لکھ دیتے تو آپ یہ عبارت لکھ کر حوالہ میں ڈال دیتے کہ۔

"غریب و نہ ہر یا من اموجب و شد بعل آوند زیادہ والسلام"

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ون وفرنٹ دو دو ہر سے دیہاتی سا
تعلق روحی کا ہوتا ہے اور ہندی کا یہ سخی زبان مبارک سے پڑھا۔

ہندی

گھائیں بلائیں تے ماں جنجال ٭ ٹرنڈ تے لڑی ہیلی وہال
جو کوئی چاہے نہاں تھیں دور ٭ اوہی اوہا خوہشاں ضرور

چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

تعلق مجانب سہت دبے حاصلی ٭ چو پیوند ہا گسل و اصل

اور مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

مثنوی

اے خواجہ اگر ماں دگر فرزند ہست ٭ پیوند مکن دوست آنش چند ہست
چوں رشتہ امید سوزنی زند ٭ آں بہ کہ ز بند گی عار ہاتی زند
چوں رشتہ امید سوزنی تقاضی زند ٭ آخر طرف تہیر ملا تی زند

بیت ؎

دریں رہ ہا حاصلے جز بیدلی نیست ٭ دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست

ایک روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے میاں محمد شعبان سے پوچھا کہ میں نے
سنا ہے کہ تمہارے بیلوں کی ایک جوڑی گم ہو گئی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ میاں محمد نے
عرض کیا کہ غریب نواز، جناب کی مہربانی، مولا بداد باقی سے بیل واپس گھر آ گئے ہیں
حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہماری مہربانی تو یہ ہے کہ تمہارا "نام و نمازی مال واسباب ضائع
ہو جائے اور تم فراغت دل کے ساتھ حق سبحانہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ" جب
دیوبند روزنامچہ سے ایک شخص حضرت مولانا صاحب گنج مرادآبادؒ کی خدمت میں آیا

ہوں نے پوچھا کہ ہمارا مجاز کس حال میں ہے، عرض کیا کہ مجنوں و لیلیٰ نے حق
تعالیٰ کی محبت میں ہمارے گاؤں اور مال و مباب اور دولت و عزت کی سب ناپائدار
چیزوں کو دل چھوڑ دیا ہے دنیا کے پرخطر علاقے اور مصیبتیں جھیل رہے ہیں حضرت
شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا الحمد للہ سلامت رہے

مثنوی فرمایا کہ مشائخ بیعت مریدین و معتقدین یا کرتے ہیں کہ مسلمان
پاس رہیں اور اس راستے سے حق تعالیٰ کی محبت عظیم حاصل ہو
جائے اللہ کا شکر ہے کہ ہماری عمارت ظرف میں آ گئی ہے [illegible]
بلکہ ان [illegible] حضرت اقدس [illegible] ہوئے [illegible]
شیخ [illegible] علیہ الرحمۃ [illegible] عالموں سے پسند فرمائے عالموں سے دنیا
ہے۔ اور جہاں تمام عمارتیں دل برداشتہ ہو گئیں اب اللہ تعالیٰ
دونوں کی آپ کا گھر بھی خراب ہو اور دنیا کی آپ کی ہر دو سے دل
بچا کر رکھے۔

حضرت قبلہ عادل رحمۃ اللہ علیہ یہ بیت پڑھا ؎

ہر عمارت کو ساختند ۔۔۔ رفت و منزل دیگرے پرداخت

مسدس یا کہ تمام عمارتیں دنیا کی "عمارت دل" حق تعالیٰ کی بنوائی ہوئی ہے
ہے باقی تمام عمارتیں زوال پذیر ہیں، لیکن "عمارت دل" ہمیشہ باقی رہنے والی ہے

پس رہی مکاں کی بھی محقق ہے یہ خرابی
رہتا ہے دم بخدا جو دل میں وہ ہے مکاں سلیمانی

چنانچہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اپنے لڑکے کو وصیت فرمائی

نظم

علم کثیر عمر دراز ۔۔۔ کچھ ضرور سب بدل شمع گیر
کچھ ضرور ہے چو حاصل کی ۔۔۔ ہر عمارت گری دل کنی
کہ ہست عمارت گری دل کنی ۔۔۔ دگر کشی از کنی عشق آب و گل

تجھے چاہیئے کہ کھانے سونے اور پہننے وغیرہ سے ساتھ ان کی پرورش کرنا چھوڑ
دے کیونکہ یہ سب چیزیں فانی منقطع ہو جانے والی ہیں محبت گزیں ہو جا اور اپنی
کو حق تعالیٰ کی یاد میں لگا دے حق تعالیٰ سے سوا جو کچھ ہے اس سے علاحدہ
ہو جا [illegible] ماسوی اللہ دونوں جہانوں سے چھوڑ دے۔ چنانچہ ایک پیر نے اپنے
مرید کو وصیت کی، جو مرید دونوں جہانوں میں کام آنے والی ہے وہ حق تعالیٰ کی یاد
ہے [illegible] حکایت۔ یہ مرید اپنے پیر کی مجلس میں ایک مدت تک
رہتے رہے تھا، پھر چھوڑ کر چلے گئے، پیر سے پوچھا کہ میں آپ کی دوری کی طرح جبریل
سے بھاگتے ہوئے مرید نے عرض کی کہ میں [illegible] ایک چیز کھو آیا ہوں اس کی تلاش
[illegible] جا رہا ہوں، پیر بہت خوش ہوئے اور فرمایا دونوں جہانوں میں فراموش نہ کرنے
[illegible] اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف حق تعالیٰ کی یاد ہے

حکایت پیر ہوشیار و مرید فراموش کار

سادہ مریدے رہ جہاں شست دست ۔۔۔ بادہ در لعبت پیرے شست
گرم بدرہ رہ میں جا جو نہ ۔۔۔ حاصلت از ہمہ عمر دگر نہ
پیر بر شفقت کہ تحمیل چیست ۔۔۔ غرب دیوانہ دم جبریل چیست
گفت نظر پردہ ش ہوش گشت ۔۔۔ تا بہ رہ آیم فراموش گشت

میردم ہر لحظہ بہر رہ رو ٭ تا نم اُں گم شدہ را جستجو
پیر خرد کشید کہ اے دانہوس ٭ درد و جہاں ہست یکے چیز و بس
گاں نہ بری در فراموشی ست ٭ بندہ گویائی خاموشی ست
گر ہمہ گاں رہ باخوشی تو ٭ باشد و آں چیز فراموشی تو
عاشق آگاہی قوال ست ٭ حاصل یارانہ بے حاصلی است
درد رود آں چیز فرا یاد تو ٭ شاد کند خاطر ناشاد تو
گرد دہاں گشتہ فراموش باش ٭ سب رسمی تناں بستہ خاموش باش
جامی زاں شعلہ خاموش ٭ ہر چہ خواں جز اں بہ فراموش
زانکہ بہر کام و خاموشی است ٭ آخر کار دو فراموشی ست

فرمایا یہاں خاموشی و فراموشی سے مراد وہ خاموشی و فراموشی ہے جو حضرت کے وقت انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ پس اخیر حال میں سابقہ پڑنے والا ہے اس لئے کام میں لگ جانا ہی بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ گم نام ہونا مشہور ہونے سے بہتر ہے۔

رباعی

گر شہرہ شوی بہ شہر تنہا نشیں ٭ در گوشہ شوی ہمہ دلہا نشیں
بہ زاں نبود کہ خضر دگر ایماں ٭ کس نشناسد ترا تو کس نشناسی

ایضاً

مشتہر خلق بندہ حکم است ٭ بندیں تا بندگی کنے گم است
آں قبول خلق سجدہ آرد است ٭ ماں بار آمد کہ در رہے رہبر ما است

جنانچہ حضرت بابا صاحب گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت کی تھی کہ

دنیا یا کاک غریب ذ	دنیا میں اس طرح رہ جس طرح کوئی مسافر
موصیل دعوذ نفسک	یا راستہ چلنے والا ہوتا ہے، اور اپنے
صحاب المقبورہ	آپ کو اہل قبور میں سے شمار کر یہ بات
فیہ فصل	تجھے فائدہ دے گی۔

حضرت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری اولاد سے اولیٰ چاہئے کہ وہ عبادت میں کوشش ہے کہ والدین رضا مند رہیں۔ نیز فرمایا کہ اگر والدین ذکر کریں تو وہ بھی مقبول ہے لیکن عاشق والدین ہر ایک مقبول ہیں۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ اس کے ذکر سے مقبول ہو جائے گا۔ اس کے مناسب ایک حکایت فرمائی کہ ایک برہمن بہت مفلوک الحال تھا اس لئے اپنی بیوی سے کہا کہ جا کر پانی لے آ۔ وہ بھی رات کا وقت تھا سردی سخت تھی بارش برس رہی تھی اور برف بھی گر رہی تھی عورت پانی کا کوزہ بھر کر لائی اور شوہر کے سرہانے کھڑی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی چشم بصیرت کو کھول دیا اور چودہ طبق اسے کشف فرما دیئے عطا فرمادی۔ اس موقعہ پر آپ نے شعر پڑھا

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

شیخ فرمایا کہ ہل اللہ کا کام عقل و قیاس سے باہر ہے۔ اس لئے
حکایت فرمائی کہ ایک مرید نے کعبۃ اللہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً
اپنے شیخ کے قدموں پر دم رکھنا شروع کیا۔ شیخ نے مرید کی طرف متوجہ
فرمایا کہ اگر میری متابعت ہی کرنی ہے تو اس امر میں متابعت کرو کہ میں ہر روز دس
بار قرآن شریف ختم کرتا ہوں۔ مرید نے یہ سنا معاً یا لفظاً فرمایا لفظاً۔

شیخ فرمایا کہ ایک درویش ایک مسجد میں آیا۔ نماز کا وقت تھا لوگوں نے
کھانا دیا۔ جب وہ مسجد سے باہر چلے گئے تو اس درویش نے مسجد
میں رکھی ہوئی کتابوں کو کھانا شروع کیا۔ چنانچہ جب اس نے معلم سے
لوگ جب صبح مسجد میں آئے تو اس معلم کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔

شیخ فرمایا کہ حضرت حسن انصاری حضرت مخدوم بابا بدھن کے
مریدین میں سے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ہندوستان میں رہتے تھے قرآن
بھی نہیں پڑھا تھا۔ عام لوگ امتحان کی غرض سے بعد مطالعہ قرآن شریف
مطالعہ دوسری کتابوں کی ایک ورق پر لکھ کر آپ کے سامنے رکھتے اور پوچھتے
ان میں قرآن سے کتنے الفاظ ہیں۔ حضرت حسن مذکور نور معرفت سے پہچان
اپنی انگلی قرآن شریف سے ان الفاظ پر رکھ دیتے۔ اور لوگ حیران ہوتے اور کہتے کہ
نے پڑھا تو کچھ ہے نہیں آپ کو کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حروف قرآن میں ہیں سوائے
کہ قرآن شریف کے حروف کا اور عرش معلیٰ تک جاتا ہے (اس سے ہی پہچان لیتا ہوں)

شیخ فرمایا کہ قیامت کے روز حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ
سے فرمائیں گے کہ ہمارے واسطے کوئی تحفہ لائے۔ حضرت بہاؤالدینؒ عرض کریں گے

[illegible] کو لایا ہوں۔ اسی طرح حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ سے فرمایا ہے
[illegible] قیامت کے روز کسی نہ کسی چیز پر فخر کرے گا میں اس فخر یعنی امیر خسروؒ کے
[illegible] پر فخر کروں گا۔

شیخ حضرت قطب الاقطاب قدس سرہٗ نے صاحبزادہ صاحب عرف اللہ بخش صاحبؒ
سے فرمائی کہ خلق خدا سے ساتھ احسان کرنا۔ سب تمہارے دوست بن جائیں گے
[illegible] سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

[illegible]

قطعہ

[illegible]

شیخ فرمایا کہ جس کسی کو اچھے اخلاق حاصل ہے اسے مرتبۂ ولایت حاصل ہے
[illegible] اچھے اخلاق کے (محض زہد) کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ
[illegible] کی صفت میں آیا ہے کہ

[illegible]	تحقیق آپ کا خلق بہت بڑا ہے اور
[illegible]	وہ جو کہ تمام لوگوں سے زیادہ بزرگ ہیں
[illegible]	اور سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور
[illegible]	باعتبار خُلق کے سب سے بڑھ کر ہیں

مجاہد نے کہا ہے کہ آپ بہت بڑے

عظیم ذی معنی وہی عظیم
والدین الجوع الدجال نصاحة
و لاخلاق الحسنہ
وہاں تو سعی خلق
العظیم ان کا کیا حسم و لا
خلق صمم
وہاں حسن لاب
یعشر لب شعاب و
الخلق لعن ما بعد
الخلق
دل الخلق العظیم
لباس سعری و
التخلق باخلاق
اللہ ادم سو الا عرض
عسرہ حطرہ
وہاں تجدید رحمہ اللہ تعالیٰ
اجمع منہ ربعہ شاہ سی
لکافلہ والتصحیۃ والصفۃ

خلق پر ہیں۔ یعنی بہت بڑے
چلنے والے ہیں۔ وہاں
صفات اور اخلاق حسنہ سے محمود
ہونے سے ہے۔ "خلق" ظاہر
اور تو وہ شخص ہی سے تعلق رکھتا ہے
اور "خلق" کے ساتھ بھی۔
اور حق نے فرمایا ہے
خلق عظیم ہی نے آپ کو
آپ میں مواہبت ہی کی وجہ سے
کا کچھ تر ہیں رہا
اور کہا گیا ہے کہ "خلق عظیم"
سے آراستہ ہونے اور اپنی صفات
متصف ہونے کا نام ہے اور جو کہ
ہر ایک اغراض و خواہشات کی کو
قدرت رکھتا ہے۔
اور مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
"خلق عظیم" میں چار چیزیں جمع ہو گئی
وہ یہ ہیں محاورت اللہ الصفت اور خلق

یہ دوست نے حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب خانہ
ہونے جانے کے محلے سے کوئی تحفہ نہیں رکھتا حضرت
نے فرمایا۔ الحمد للہ کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہم کو فرض کے ادا کرنے کی توفیق عطا
فرمائی ہے۔ اس شہر کے لئے بھی دعا کرو کہ حق تعالیٰ ان کو ہدایت فرما دیں تاکہ وہ حق
تعالیٰ کا فرض ادا کریں۔
فرمایا کہ کمتر نامی ایک شخص مکہ کے پاس رہا تھا اور پوری نماز پڑھتا تھا
اب رات پوری کرنے کے واسطے اس طویلہ پر آیا۔ کوئی کا مالک اپنے بیل
سے لیے جانے سے بیل تھک ہو جاتا ہے اس لئے تم کو ہدایت کرتا ہوں کہ مکہ سے جب
واپس ہو تو پوری نماز پڑھنا۔ اس لوگ کہ کمال ہو گیا اور واصلین حق میں
شامل ہو گیا۔ اسی طرح حضرت قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ میں طنبورہ بجایا کرتے
تھے۔ ایک رات سو رہے تھے رہنے طنبورہ سے یہ آواز سنی "حق یا حق" "یا حق" "یا حق"
یہ سنتے ہی بستر سے اٹھے اور طنبورہ اور
دوسرا مال سارا راہ خدا میں خرچ کر کے جنگل کا راستہ لیا اور واصلین حق میں سے ہو گئے

اللھم اردت ھدیۃ کاملۃ آمین یا رب العالمین۔
حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ نیک۔ نماز جیسے روزہ وغیرہ
حق تعالیٰ کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک اور بڑے عمال جیسے
زنا شراب خوری غیبت اور مردم آزاری وغیرہ بندہ سے نفس و شیطان کی مدد
سے صادر ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک یوں آپ نے یہ شعر زبان مبارک
سے ارشاد فرمائے ہے

نفس و شیطان زد کریما راہ من — رحمتت باشد شفاعت خواہ من
نفس و شیطان ہے ترا دارد اذا — تا شفیع ما شد در راہ خدا

ایک رات ہم چند احباب نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں عشق نے مجھے ڈس لیا ہے اگر آپ دعا فرمادیں معشوق مل جائے تو بہتر ہو۔ آپ جان جہاں والے کے روبرو ہی دعا کردیں گے۔ حضرت قدوۃ السالکین قدس سرہٗ نے یہ رباعی پڑھی ؎

مقدر نیست جز ما را نمودن — ہو طلب ما را ندارد کس
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا — و ناولہا الی من لا یری بی

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اس رباعی کے ترجمہ میں یہ رباعی لکھتے ہیں ؎

بگزید یار عشقت جگر کباب ما را — طبیب می تواند کہ کند علاج ما را
مگر آں حبیب دلکش کہ ربود دل ز ہستم — بمن گذری روزے بدہد فراغ ما را

شیخ فرماتے کہ "عشق" ایک بلائے عظیم ہے ظرفین کو جلا دیتا ہے۔ اس نے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ میاں حسن علی تب والا ہمارے سامنے جام حنیف اور لیلیٰ کا قصہ بیان کیا کہ یہ دونوں عاشق و معشوق تھے۔ تقدیر الٰہی سے ایک سبب ان کے درمیان حائل ہوا اور دونوں کے درمیان جدائی واقع ہو گئی۔ جب کچھ عرصہ کے بعد دونوں کو ملنا نصیب ہوا تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہی ہر ایک نے اپنی جان جان آفریں کے حوالہ کردی۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

عشق را نام کہ بود ما ہرا آورد — شیخ صنعان را بہ دیر مغاں آورد

فرمایا۔ ہمدمی ؎

یہ عاشق کیا جلے سے ماں نہ ساوے متھے۔

فرمایا کہ دو عورتوں کی آپس میں دوستی تھی۔ ایک نے دوسری سے پوچھا کہ عشق کس طرح حاصل ہوتا ہے اس نے جواب دیا کہ تو مطالب ہوتی تو مجھ سے مشورہ کرتی۔

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ کسی پر نازاں نہ ہو بلکہ تمام مخلوق کے ساتھ دوستی رکھے۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

حافظا در دل ہوس جز ہی صلاح کن خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

ایک شخص نے عرض کیا کہ غریب نواز ہم سے بغیر آپ کی امداد باطنی کے دینی کام دین و دنیا کا نہیں ہو سکتا۔ دعا فرمائیں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں کیونکہ مقصود دارین "ہی" میں منحصر ہے۔ حضرت قطب قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائیں کیونکہ بغیر ہدایت کے اور کچھ مقصود نہیں ہے۔

اللھم ھدنا لنصرۃ دینک و مستنا تمسک یا رب العالمین

فرمایا کہ مرزا مشروع سے ہمیشہ دور رہا۔ اور مثال بیان فرمائی کہ فقیر مانند ایک سفید چادر کے ہوتا ہے جس طرح ایک سفید چادر میں داغ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر خدانخواستہ فقیر سے کوئی برا کام معاذ اللہ ہو تو وہ زیادہ برا ہے۔ بعض لوگوں نے عرض کیا کہ غریب نواز ہماری معاش کا اور مدار اسباب ظاہر پر ہے

ہم نے زراعت کاشت کی تھی لیکن مندش باراں کے سبب خشک ہو گئی ہے
قبلہؒ نے فرمایا کہ اکثر لوگ اسباب پر نظر رکھتے ہیں لیکن ہزاروں میں ایک ایسا بھی
ہے جو مسبب حقیقی پر نظر رکھتا ہے اور اسباب کو ترک کر دیتا ہے۔ نیز فرمایا
اسباب کا یہ مرتبہ ہر کس کو حاصل نہیں ہوتا پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

گزشتہ ہر نظر از دور گشتہ ۔ چو نور مہرہ باز آید بدانہ

بعد ازاں

کسب اسباب رہبت سی است ۔ ترک اسباب فرشتہ دلی است

نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ سی ہزار حجاب نور و ظلمت کے درمیان سے مرد و سالک
ہیں نفس و شیطان کا ان پر غلبہ ہوتا ہے اور یہ تمام حجابات طے کرتا ہے جاتا ہے
تو تاریکی، اور پھر سبز پیلا، اور دوسرے طرح طرح کے الوان میں مبتلا ہوتا ہے
یا للہ من ذلک۔ اور جب نفس تو اپنی درگاہ کا مقبول و محبوب بنا لیتے ہیں
سے تمام کام نیک ہی صادر ہوتے ہیں۔ کوئی غیر شرع کام وہ نہیں کرتے ہاں
نفس و شیطان بھی اس پر غلبہ نہیں پا سکتے۔ قولہ تعالیٰ ۔ من یضلل اللہ فلا
مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات

ایک مرتبہ حضرت قدوۃ قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا تو راحت رحمۃ اللہ
علیہ نے عرض کیا کہ غریب نواز، صادق خان کی ملاقات کے لئے میرے ساتھ تشریف
لے چلئے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ میں صرف حضرت کی رضا کے واسطے صادق خان
کی ملاقات کے واسطے چلتا ہوں ورنہ مجھے ملاقات کی ضرورت نہیں ہے ۔ نیز
ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم خادم قدس سرہٗ کی زندگی میں میں ایک دفعہ حضرت قبلہ

کے واسطے جا رہا تھا جانک راستے میں ایک شخص نمودار ہوا۔ اور میرے
نے کر سلام کہا۔ میں نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے سوا اس کی طرف مطلق توجہ نہ کی
چل پڑا۔ دوبارہ اس شخص نے سلام چھیڑا۔ اور مجھ کہنے لگا میں حضرت محبوب
کی طرف تو توجہ نہیں دے رہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے حضرتؒ کی کوئی حاجت نہیں ہے
بلکہ پیر و مرشد مجھے خضرؑ کی کوئی حاجت نہیں ہے

خضرؑ چہ گوئم کہ چو خضر سنش ہنر ۔
بود ز سر چشمۂ و خرمہ خور ۔

سید صاحب موصوف نے عرض کیا کہ لوگ باتیں کرتے ہیں، آپ دیکھتے ہیں
اور گواہ رہتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا کریم ہے
کہ جس کو اپنے نام سے لگا لیتے ہیں تمام مخلوقات اپنے دامن پر حاضر ہونے کا حکم
دیتا ہے۔ حاضر ہو کر دیکھتا ہے کہ یہ تو بہت بڑا کریم ہے ہم پر بہت مہربانی
فرماتا اور احسان فرماتا ہے ہمیں ہر ہر بات میں عطا فرماتا ہے۔ ہمارے دشمن
ہمارے مددگار ہو جاتے ہیں ہمارے راستے کی رکاوٹیں کاٹ دیتے ہیں اور اس طرح اپنی محبت
حاصل ہوتی ہے۔

ایک روز ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کچھ
کرتے ہیں، جو کچھ ہیں فرمایا کہ سب نیک ہیں کوئی بد نہیں۔

نظم

دو مرد نیک و بد اندر جہاں نمودہ اند ۔ ہمہ آنجا کہ ہمہ پائے نہند

مرد سرکش ز ہنر با غایست ✻ پشت خم خامیٔ تُر بارست
شاخ بے میوہ کشد سر بلیام ✻ شاخ پر میوہ شود خم بسر

یک بار حبیب اللہ خان خانی حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں
روٹی سے بھروا کر لے آیا اور عرض کیا کہ یہ تکیہ چھوٹا مبارک کے لئے اور روٹ
کے لئے ہیں نیز یہ روٹی دو سو روٹی بھی پیش کی حضرت قبلہؒ نے چار روٹی
چھوڑوں کو بالکل قبول نہ فرمایا لیکن صرف ایک سوزنی جس میں روٹی نہیں تھی قبول
اور اس پر جلوہ افروز ہوئے ۔ سوزنی عشق الٰہی کی وجہ سے نہایت عزیز
اور باعث تیار کرنے سے سب آپ کے دونوں پاؤں جل گئے تھے
لئے درد کی وجہ سے دریا پر آپ نہیں بیٹھ سکتے تھے لیکن فراغت نصیب ہو
کرنے وقت آپ سوزنی ضرور ہی بچھاتے اور جب حمام سے فارغ ہونے
زار ہو بیٹھتے ۔

نظم

عشق نے کار جہاں ساختن است ✻ ہل سر لقد جہاں باختن است
عشق نے دلق بقا دختن است ✻ بلکہ باداغ فنا سوختن است
عاشق آں رند کہ از خود بازرہد ✻ لقمۂ ترک خودی کے زدہد
نہ رہ دولت و نے سپرد ✻ نہ سوئے نعمت عقبیٰ نگرد
قبلۂ حاجت او دوست بود ✻ ہر چہ جز دوست ہمہ پوست بود

— اگر حضرت قبلہؒ نے تینوں تکیے اور سوزنی قبول نہ فرمائی اس لئے کہ تمام دنیا

دنیا پر گذار کرتے ہیں چنانچہ عوارف شریف میں آیا ہے کہ یزید رحمۃ اللہ
علیہ جب فوت ہوئے تو آپ نے صرف ایک کرتہ پیچھے چھوڑا اور وہ بھی
سے عاریتہ لیا گیا تھا چنانچہ مالک کو واپس کر دیا گیا اور صحیح حماد رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ستعار
تے تھی کہ کبھی آپ نے اپنی ملکیت کا کوئی کپڑا نہیں پہنا اور کہا گیا ہے کہ جب
ت میں کوئی چیز حضرت عیدؒ کے تہ تھے فوت ہو لے تو آپ کی گدڑی کا
یا گیا تو پیوند ہمیشہ اس کا دن سے بھرے ہوا اور حضرت یوسف بن اسد
علیہ رات کا اس پہنے اور آپ سے گھر میں کلکڑاں بچھائی گئی تھیں اور جب آپ
مرد پر بھروسہ لگائے ہوئے اور اصحاب صفہ کی قوم اس بات کو پسند کرتی
ے ہم اور زمین سے روپیہ نہ لوں اور پیر حائل ہو اور حدیث میں آیا ہے کہ
سے پچھا اس چیز کو ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قادر تھے حق تعالیٰ اس کو جنت
تے پہنائیں گے ۔ اور آیا ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فوت
ے تو آپ کے کپڑوں میں چالیس پیوند پائے گئے ۔ حالانکہ آپ کی بخشش چار ہزار
تھی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
دنیا سے محبت کرو یاس تصوف سے کیونکہ یہ دنیا میں باعث تردد و حسرت ہے
خرت میں ہو رہے اور خبردار رہیے دین کو لوگوں کی تعریف و ثنا سے عراب نہ
ئیے ۔

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ اپنے پاس دنیا کو جمع ہونے
ے کو کہ اگر ایک روپیہ بھی اپنے پاس رکھے گا اور حق تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرے گا
س تو اس کا دین کم ہو جائے گا کیونکہ ایک روپیہ ایک تولہ ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذلک

اس قسم کے دشمن کو اپنے سے دور ہی رکھنا چاہیئے

ایک روز ایک شخص نے حضرت قبلہ کی خدمت میں گیارہ روپیہ نذر پیش کیا حضرت قبلہ قدس سرہ نے اسی وقت مجمع میں کہا کہ علماء فقراء اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا صرف ایک روپیہ بھیجنے سے آپ کی جیب میں رہا صبح ہوئی تو آپ نے اپنے خادم اکرم کو بلایا اور فرمایا کہ آج رات مجھے نیند نہیں آئی ایک روپیہ میری جیب میں رہ گیا تھا چنانچہ روپیہ جیب سے نکال کر خادم سے کہا حضرت قبلہ کرنی چوکھٹ طرح سے میرے دل و دماغ پر ہیبت کی حکومت میں سے لوگ آپ کی خدمت میں آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ ہمارے فلاں مہاراجہ کا قرضہ ہے اور دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا فلاں مہاراجہ پر قرضہ ہے چنانچہ فاتحہ کی رقموں کی تعداد سے روپیہ جمع ہونے کا علم معلوم ہوتا ہے

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی شخص گندم کی سوداگری اس نیت سے کرے کہ غلہ کو گرانی کے وقت گراں بیچ کر نفع حاصل کروں گا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام شریعت میں ممنوع ہے اللہ کوئی ایسی نیت رکھتا ہے آخر خاوند خرید دلیل ہے نعوذ باللہ من ذلک ایسے کام سے دور رہنا چاہیئے کیونکہ شریعت میں منع

نیز فرمایا کہ انسان کی حقیقت و ماہیت عمر بھر سے معلوم نہیں ہو سکتی کہ نیک ہے یا بد ہے۔ اور یہ حدیث شریف ہے ان الرجل لیعمل فیما یعد

مقطعہ

تو ان مشنو ہست و بد اندیش مرد ✻ نہ تا جاش رسیدہ سب یا نگاہ علام
ولی نہ باطنش ایمن مباش و ترسہ مشو ✻ کہ خبث نفس نگردد بہ سالہا معلوم

نیز فرمایا کہ ظنی اور نکڑی کی حقیقت کا جاننے وقت معلوم ہوتی ہے کہ اندر سے کھوکھلی ہے یا پختہ بغیر توڑنے اسے ہرگز کچھ معلوم نہیں ہو سکتا اسی طرح آدمی کی ماہیت معاملہ کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتی کہ آیا کامل ہے یا ناقص

نیز فرمایا کہ کوئی کہے کہ میرے فلاں معاملہ کے گواہ ہو تو اس بات کو ہرگز قطعاً نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس بات میں خوف ہے اس سے دور رہنا چاہیئے اور معاملاتی دنیا دنیاوی معاملات سے دور رہتے ہی ہیں ہے اور دنیاوی حالات میں پڑنا سراسر نقصان ہے اس سے اللہ بچاوے معاملات چھوڑ کر دین کا کام کرنا چاہیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم و اہل اللہ دنیا سے کوشش کرنا چاہیئے اور اس کو عیب نہ جاننا چاہیئے سو مدعو ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اللہ سے معاملہ چھوٹ جاتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ۔ جیسے حضرت محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول فتوحات میں نقل فرمایا ہے جو شخص صوفیاء کے پاس بیٹھا اور ان سے اس امر میں مخالفت کی جس کا تحقیق نہ کر چکے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لیتا ہے"

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے زمانہ میں درویشوں کے درمیان بہت محبت تھی اور بہایت اخلاق سے ایک دوسرے سے ساتھ پیش آتے تھے چنانچہ ان ایک مسجد میں رہا کرتا تھا اور مسجد کے ایک گوشہ میں پشمینہ کا ایک کمبل پڑا ہوا تھا اسی میں پڑا رہتا تھا ایک دو مرد آدمی اپنے گھر سے حوائج ضروریہ کرنے کے لئے گئے انہوں نے بھی مسجد میں سکونت اختیار کی رات کو سوتے وقت اگر وہ ہمارے کمبل پر سو جاتے تو میں زمین پر سو جاتا تھا۔

نظم

ہر کو خلق ز خلق دو شور بلیست
ہیچ قدرت بود در معبود نیست
خوئے بد را تن مدہ تا جاں بود
مردم بد خو خدا از دل ان بود

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ خود بہ خود شکر ادا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے توفیق دینے سے ادا ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کو حاصل حضور کرنا چاہیے یہ ادب ہی ہے اور حقیقت خاشعین پر کامل تجلی وہی ہے یہ سارا حضرت آدم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام سے ادب کو نگاہ رکھا اور کہا ربنا ظلمنا انفسنا الخ پس درگاہ رب العزت سے مقبول و محبوب ہوئے اور ابلیس لعین سے گستاخی کی درگاہ رب العزت سے مطرود ہوا پس اس جناب کا مردود ہونا صرف اللہ ادب ترک الادب

سبحان فرمایا: فتبارک اللہ رب ہر حیثیت تام ادب ہے اسی طرح التصوف کلہ ادب تصوف بھی سارے کا سارا ادب ہے

بیت

از خدا خواہیم توفیق ادب ۔۔۔ بے ادب محروم ماند از فضل رب

سبحان فرمایا کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو دیکھا کہ جنگل میں بیٹھا ہے اور اس طرح رو رہا ہے کہ گویا کہ اس کی آنکھوں سے پانی کی ندیاں بہہ رہی ہیں بزرگ نے پوچھا کہ یوں گریہ زاری کر رہے ہو، ابلیس نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے مجھے اپنی درگاہ کا مردود و مایوس

اس لئے گریہ و زاری کر رہا ہوں، اس بزرگ نے کہا کہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کی قبر کو سجدہ کرو تاکہ پھر حق تعالیٰ تم کو اپنی درگاہ اعلیٰ میں مقبول بنا لیں ابلیس ملعون نے جواب دیا، حضرت میں نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ان کو سجدہ نہ کیا تو اب مجھے خبر نہیں ہے کہ ان کی قبر کو سجدہ کروں۔

سبحان فرمایا کہ ہر جگہ سماع میں کا ظہور ہو رہا ہے مثلاً اگر کسی مومن کو کہا جائے کہ تمہیں دس ہزار روپیہ دیں گے تم کافر ہو جاؤ نعوذ باللہ من ذالک وہ ہرگز نہ قبول نہیں کرے گا کیونکہ مظہر اسم "ہادی" ہے اور اسم ہادی مومن کو کفر کی طرف نہیں جانے دیتا اور اگر کسی کافر سے کہا جائے کہ تم مسلمان ہو جاؤ تم کو دس ہزار روپیہ دیا جائیگا کافر ہرگز مسلمان نہ ہوگا کیونکہ کافر مظہر اسم "مضل" ہے اسم مضل" اس کو اسلام کی طرف نہیں آنے دیتا۔

نظم

قطرہ وسعتی ہمہ بندۂ تمام ۔۔۔ عاجزا مرد ناد مستمند
سے دعا زد تو اجابت ہم زد تو ۔۔۔ بینی از ہیبت ہم زد تو

یک دفعہ بحر لجی نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب پر دعا فرمائیے تاکہ مجھے "وصال معشوق" نصیب ہو، حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارا عشق خام ہے جب تمہارا عشق پختہ ہو جائے گا تمہارا معشوق خود تم پر عاشق ہو جائے گا پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

بہ صدق آں کس کہ زد در عاشقی گام
بہ معشوقی بر آمد خود سرش زام

فرمایا کہ ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہو گیا بعد کے
جدائی واقع ہو گئی ایک سال کے بعد ان کا ملاپ ہو جب انہوں نے ایک دوسرے
دیکھا تو دیکھتے ہی دونوں نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا

فرمایا کہ نام دونوں میں سے دیوان حافظ بہت مشہور ہے
حافظ شیراز نے مسدود علامت وجود و صولیوں اصطلاحات کے پردہ میں
کیا ہے اصطلاحات صوفیہ سے جانے بغیر حافظ کا کلام سمجھ میں نہیں آ سکتا نیز
تاویلات نامناسب تفسیر بہت کی جاتی ہیں بہتوں نے مسدود علامت وجود بے پردہ ہو
کے دوسرے شاعر سے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس دیوان کو بھی
شاعر سے منسوب کر دیا ہے

ایک روز حضرت مولانا جامی کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض لوگ
میں داخل ہو کر قرآن مجید سے ایسے چوری کرتے ہیں کہ کوئی دیکھ نہیں
کے وسیلے سے ہم نے پکڑ لیا اور ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ سے
خبر ہوئی ارشاد فرمایا کہ ہمارے زمانہ میں لوگوں سے دلوں میں خدا تعالیٰ کا اتنا خوف
تھا کہ وہ کم از کم قرآن شریف اور کتابوں کی چوری نہیں کرتے تھے۔ پھر فرمایا
کی علامات میں سے ہے کہ لوگ بد مذہب ہو جائیں گے اور کافروں کا غلبہ ہو گا
کو بیت اللہ شریف میں بٹھا رکھے جائیں گے اور سیدھی کی عورتیں بتوں کے
سامنے ناچ کریں گی اور اللہ عزوجل کے حکم سے فرشتے کعبہ اللہ کو زمین
سے اٹھا کر آسمان پر لے جائیں گے۔

فرمایا کہ قیامت اس وقت قائم ہو گی جبکہ زمین پر کوئی شخص اللہ کا نام پاک
لینے والا نہیں ہو گا۔

یہ ذکر ہوا فرمایا کہ ہم نے حضرت قبلہ عالم بابا ولی کا پہلا عرس اپنے
اس کوہ و دشت میں کیا تھا سو روپے بیچ پانچ روپیہ میں خرید کر ذبح کئے گئے اور
سب کھانے گئے تو ایک دیگ ایک دنبہ سو سو پہاڑی آدمیوں کو دیا گیا کیونکہ بہت مہمان
آ گئے ایک دنبہ کو نہیں کھا سکتے تھے اس لئے کہ بہت دیر تھے اس قدر فربہ
ہو جاتے تھے چار حلوائیوں پر اور لگا دیا گیا۔ اس کے بعد سے تمام
سفر پانچ سال میں جس میں ہم نے خانقاہ تعمیر کی
ہمارے عرس پر وہ سے علاقہ کی گوسفندوں کی بہت قیمت ہوتی ہے چنانچہ ایک
سو بارہ بارہ روپیہ میں فروخت ہوتا ہے۔

ایک روز ہم شمس نے حضرت بابا کی خدمت میں چند تازہ پھول پیش کئے
حضرت بابا نے پھولوں پر نظر ڈالی اور یہ شعر زبان دُر فشاں سے ارشاد فرمایا

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ۔ ہر ورقے دفتر ہے معرفت کردگار

نیز یہ شعر پڑھا ؎

نام و نشانست نہ و دامن کشاں ۔ مے گزری بر سر نام و نشاں

نیز یہ مصرعہ فرمایا ؎

در پردہ چناں ماہم و بے پردہ نہاں

نیز یہ مصرعہ زبان گوہر فشاں سے فرمایا ؎ حکیم غنی بر زباں آفریں

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ محمود سلطان محمود خان بیلہ والا سے بہت
جمع کی تھی، وہی وفات کے بعد اُن کے عزیز و اقارب آپس میں جھگڑنے لگے
بدوری جس وجہ دنیا اُن سب کی خرابی کا باعث بن گئی۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے نواب احمد اللہ خان کے تعلیم کے دوران میں یہ
زبان فارسی سے ارشاد فرمائی۔

من دو اسپ جمع آمدہ — جس نے رحمت و خوشحالی کی امید میں
فہو عبد ربہ عند ارجاء الرحمۃ — رہے ساتھ اس نے پائی رحمت
مبلتوبۃ لشہر — کہ اس امید رکھی تھی رہے وہ
مشرف — بڑھنے والا ہے۔

نیز فرمایا کہ، عالم باعمل کا مجاہد۔ عالم بغیر عمل سے جاہل کی مانند ہے۔

ایک روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں نواب بلند الحاد خان نواب ڈیرہ
غازی خان نے عرض کیا کہ غریب نواز، درویشوں کے خرچ کے واسطے شہر چھابر
بطور جاگیر کے قبول فرمادیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے جواب میں فرمایا کہ ہم یہ جاگیر
نہیں لے سکتے کیونکہ ہمارے پیروں اور مشائخ کی سنت کے خلاف ہے، ہم اس طرح
قبول نہیں کریں گے کیونکہ انہوں نے بھی جاگیریں لینا قبول نہیں کیا۔ بعض لوگوں نے عرض
کیا کہ صاحبزادہ محمد صاحب کے لئے جاگیر لے لیں۔ فرمایا کہ محمد بھی، اس کی ضرورت
نہیں ہے گروہ شیعوں کی جو تاں سیدھی کرے گا تو مقربین اس کی خدمت کریں گے

ایک روز حضرت قبلہؒ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ غریب نواز ہم فقیر
لوگ دنیا میں معاش کے لئے دل و خوار ہو رہے ہیں قیامت کے روز ہمارا کیا حال
ہوگا۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ فقرا تو گھروں سے پانچ سو سال پہلے جنت
میں داخل ہوں گے الحمد للہ علیٰ ذلک۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ ایک درویش کا مال چور چرا
لے گئے، اُس درویش نے چوروں سے مال طلب کیا لیکن چوروں نے انکار کیا۔ آپ
نے ان کے لئے بددعا کی کہ تم کو چیونٹیاں کھائیں گی، اس نے بعد وہ چور جہاں بیٹھتے چیونٹیاں
ان سے گرد جمع ہو جاتیں حتیٰ کہ ان کو ہلاک کر دیا۔

نیز فرمایا کہ ایک شخص کو کسی سے کچھ تکلیف پہنچائی، اس نے تنگ آ کر بددعا
دے دی کہ میں ہلاک ہو جاؤں چنانچہ اسی طرح ہوا کہ اس شخص کو مچھروں نے ہلاک کر دیا۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا، اصل، اساس، اغنیاء اور اولیاء ہیں جنہوں نے
دنیا کو ترک کر دیا ہے اور حق تعالیٰ کی یاد کو حق تعالیٰ ہی کے لئے اختیار کیا ہے، کہ کسی اور
غرض کے واسطے۔

ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کتاب "سلک
سلوک" کا مطالعہ کیا ہے۔ اُس میں "وہمی" کی جو صفات مذکور ہیں ان میں سے میں کوئی بھی
اپنے میں نہیں پاتا۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اوہام ہونا بہت مشکل ہے۔ شیخ سعدی
علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے

آدمی آں است کو دیدہ ز دوست ✻ نہ گماں کردہ یقینے دید دوست

نیز ایک شخص نے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیں تاکہ میں اپنے آپ کو پہچان سکوں۔
حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ نفس کا پہچاننا نہایت مشکل ہے، لہٰذا یہ حدیث شریف
گوہر فشاں سے بیان فرمائی۔

من عرف نفسه فقد عرف ربّه جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب
کو پہچان لیا

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ آپ کا نام، بندہ مسلمان کے کام دار
تھا اس نے ہمارے سامنے سات یا آٹھ سال سے ساتھ دشمنی کی۔ ہم
اپنے ایک آشنا سے یا رعب خاں سے ملنے گئے تو اس نے گھاس لے آنے
خفیہ طور پر گھاس کے گٹھے میں چھپا دیا اور اس سے چوری ثابت کیا جائے۔ اس شخص
نے اسی طرح کیا جب وہ گھاس گھاس اپنے گھر کے قریب لے آیا، وہ شخص مذکور سے
کی تلاشی لی لیکن اس کی نگاہ میں سے کوئی خوشہ برآمد نہ ہوا۔ اسی طرح تین روز تک اس
کے ساتھ کیا گیا لیکن کوئی خوشہ گھاس میں سے برآمد نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ حق تعالیٰ خود
اس کے حافظ و ناصر و رستار تھے۔ ہمارا کوئی فریب اس کے ساتھ نہ چل سکا۔ اس کے
بعد تو یاد کر کے کہا کرتا میں نے جب سے یہ معاملہ دیکھا ہے لوگوں سے ساتھ دشمنی
کرنے سے توبہ کر لی ہے۔

نیز فرمایا کہ ایک شخص ہمارے دشمن نے ہمارے دفعہ تفنگ کے ساتھ حملہ
کیا لیکن چونکہ حق تعالیٰ اس کے محافظ تھے۔ اس کو موت سے بچایا۔

نیز حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ روزی کے واسطے بہت زیادہ دوڑ

دھوپ نہ کرنی چاہیئے کیونکہ جس قدر روزی حق تعالیٰ نے کسی کی قسمت میں لکھ دی ہے
وہ بغیر سعی و کسی کے اس کو پہنچا دیتا ہے، اس کے واسطے مضطر و پریشان نہ ہونا چاہیئے
کیونکہ رزاق مطلق حق کی ذات پاک ہے، تمام مخلوقات کو وہی روزی پہنچاتا ہے جیسا کہ
قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها
کوئی اس زمین پر چلنے والا ایسا نہیں جس کی روزی اللہ نے ذمہ نہ لی ہو۔
عباس روزی کو روزی رساں ۔ دیدۂ کور را چہ سود از حسن

حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ایک بزرگ کہیں جا رہے تھے ایک بدشکل
آدمی نے ان کے ساتھ لی، انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا کہ میں دنیا
ہوں۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ تو اس قدر بدشکل ہے تجھے لوگ کیوں دوست رکھتے ہیں۔
اس نے جواب دیا کہ میں اپنے عاشقوں کو اچھی صورت بنا کر دکھاتی ہوں، لیکن جو کوئی
میرا طالب نہ ہو میں اس کی نظر میں بہت بدصورت معلوم ہوتی ہوں، وہ مجھ سے نفرت
کرتا ہے اور مجھے قبول نہیں کرتا۔

ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب نواز! جب
جنگ ہوتی ہے بہت لوگ مارے جاتے ہیں، کیا اس وقت حق سبحانہ و تعالیٰ تماشا
دیکھتے ہیں؟ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا سعدی۔

اے ڈھیر مرن تماشۂ ما است ۔ کشتے دہند و خلق تماشا کنند ما است

نیز ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے سامنے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ میری
بیوی لوگوں کے ساتھ فریب کرتی ہے اور نقد میں مٹی ملا کر فروخت کرتی ہے حضرت قبلہ

قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جس عورت کو اپنے ایمان کے چلے جانے کا کوئی خوف نہیں ہے گر اس کو اپنے ایمان کا خیال ہوتا تو ہرگز لوگوں کے ساتھ دھوکا نہ کرتی۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ اس عورت دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتی تھی اس سے بعد لوگوں نے دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں اس کی پیٹھ کے بالوں کے ساتھ بندھ گئے اس کے بال رسّہ کی طرح سخت ہو گئے اور کاٹنے سے کسی چیز سے کاٹے نہ جاتے تھے۔ آخر اسی علاج لوگوں سے اس کو توبہ میں دفن کر دیا۔ حضرت قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اس حکایت سے فرمایا کہ اس سے علاج اخذ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ مذہبوں سے تصنیف کی ہیں حصار معتزلی "عارجی" دال "دہ" اصلی وغیرہ ان کو نہ پڑھنا چاہیئے۔ اسی طرح دوسرے باطل فرقوں کی کتابوں کا پڑھنا بھی ممنوع ہے چنانچہ کتاب فوائد سفر قدس کیا ہے کہ مخدوم جمال الدین قدس سرہٗ نے اپنے بیٹے دانی کے پڑھنے سے منع فرما دیا تھا جس کا مصنف ایک معتزلی تھا

نیز فرمایا کہ جب سالک حق سبحانہٗ وتعالیٰ رات دن کی روزی بغیر سوال اور بغیر کسی کی احتیاج کے عطا فرمائیں تو چاہیئے کہ اس کا شکر بجا لائے کہ اس نے اپنے غیر کے دروازہ کا محتاج نہ کیا

نیز فرمایا کہ ایک روز حضرت مخدوم جلال الدین قدس سرہٗ کی خدمت میں ان کے خادم نے آکر اطلاع دی کہ آج صبح ایک شخص نے ایک پیسہ آپ کی خدمت میں نذر پیش کیا ہے۔ اس سے علاوہ اور کوئی چیز نہیں آئی۔ تبسم کر کے خادم کو فرمایا حق تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ اس نے ایک شخص کے ذریعہ ایک پیسہ ہمارے پاس بھیجا یا کہ

اس نے ہم کو ایک پیسہ کے دوسرے غیر کے دروازہ کا محتاج نہ بنایا۔

بیت

اس کو شیر سدا روباہ مزاج ۔ احتیاج ست علاج امت احتیاج

اس کو شیر سدا روباہ کے تسویہ ۔ محتاج خود بہ پیش کہ بر نہ

کاتب حروف (مؤلف ملفوظات) اپنے شیخ کی خدمت میں کتاب "فتوحات مکیہ" پڑھتا تھا جب اس شعر پر پہنچے "ثم یعلّمہم تعلیم نوازش فرمایا کہ اگر فی الحال حق تعالیٰ وعلم نے فرمایا ہے تعلیم اللہ من ذالک

جب اس شعر پر پہنچے "ولا یعلم الاسرار ھو ولا" تو فرمایا کہ اس میں واو اعتبار سے محل ہے کیونکہ "کرامت" کا ادراک کوئی ولی اللہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مشنوی شریف میں آیا ہے "ولی ریبہ" "ولا دی" پیر عارف شیرازی نے فرمایا ہے ؎

عشق تنگا یہ کس نہ شود در ہم و در چیں

ہیں جا ہمیشہ باد بدست است و ام و

یہاں عشق سے مراد "محبت" مطلق ہے یا غلبہ مرتبہ لا تعین سے "حب مرتبہ تعین" سے مرتبہ تعین میں ذرہ ذرہ ظہور ہوتا ہے اس وقت وہ واسطہ بغیر اسباب و صفات کے مدرک و مشہود ہوتی ہے اور یہ اعتبار کرامت ہے

ایک روز قاضی نور محمد نے عرض کیا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں آپ نے دعا فرمائی کہ یہ شعر پڑھا ؎

قاضی ار با الشہید برفشاند دست را
محتسب گرمے خورد معذور دارد مست را

شیخ فرمایا کہ جب مسلمان کافروں کی نوکری کرتا ہے تو وہ اپنی کے واسطے
یا ان کو بھی جان کو برباد کر دیتا ہے اس پر یہ شعر پڑھا ہے

مہاد دل آں فرومایہ قادر ۔ کہ از بہر دیا دہد دیں برباد

شیخ فرمایا مسلمان کا فروں کی نوکری کیوں کر بن جاتا ہے کتب فقہ میں لکھا ہے
معین ظالم کا حکم جامع ہے مگر معین کافر گر مسلمان کے ہاتھ سے مارا جائے
مردود ہوئے خود مارنے والے کو ثواب اور گر مسلمان اس کے ہاتھ سے مارا جائے
شہید ہووے اور گر مسلمان اس کو مارے تو [illegible]
بہت سے لوگوں نے خدمت جہاد کی عرض کی کہ غریب اور درویش
ہم ہیں۔ ایک صاحب غلام محمد اور دو سرے صاحب حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے
فرمایا کہ حق تعالیٰ تم کو اور ہم کو توفیق دیں۔

ایک روز حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک
غیر محرم عورت کے ساتھ زنا کیا ہے پکڑ کر اس کو قتل کر دیا ہے اور سب
لوگ اس سے حرام طلب کرتے ہیں۔ جب حضرت نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ جب خدا سے
حق تعالیٰ اپنا ہاتھ اٹھا لیتے ہیں تو اس پر ہر طرح کا ظلم فرما لیتے ہیں اس طرح کہ شیطان اس
پر غالب آجاتا ہے اور اس کو مناہی کا مرتکب بنا دیتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔
اور جب حق تعالیٰ کسی بندہ سے حفاظت کا ہاتھ نہیں اٹھاتے مگر کس پر نفس و شیطان
غالب و قادر نہیں ہو سکتے، اس لئے ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ اپنا

[illegible] کرم فرمائیں اور اپنے فضل کے زیر سایہ رکھیں تاکہ نفس و شیطان کا حملہ ہو سکے

تا نہ فتد دست دستگیرے ۔ ورنہ بر آید کہ نگہ رسوائی شود

ایک شخص فریاد تھا اس سے ایک بڑا کام ہو گیا اب کو خبر دی گئی کہ فلاں شخص
رنگ مناہی ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر خدا کا قہر اس پر ناز نہ ہوتا ایسا بڑا فعل اس
سے سرزد نہ ہوتا۔

[illegible]

شیخ فرمایا کہ شخ ناصر عندلیب نے ہندی میں کیا خوب کہا ہے

ہندی

کہے جیسن لغاری ۔ ہو کہیں بیٹی ہے لاری
گھاگرہ پہنے کاری ۔ ہیں اوگن ہاری
پردہ کیوں کو میرا سائیں

شیخ فرمایا ؎

کشتگان خنجر تسلیم را ۔ ہر زماں از غیب جانے دیگر است

شیخ فرمایا ؎

نظم

بادشاہا جرم ما را در گزار ۔ ما گنہگاریم و تو آمرزگار
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم ۔ جرم ہے اندازہ بے حد کردہ ایم

شیخ فرمایا کہ صحت بدنی تمام دنیاوی نعمتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ دینی و دنیاوی
کاموں کا دارومدار صحت بدنی پر ہے، پھر فرمایا ؎

چو مالد کسے زر تنگ کسی ✻ کہ گنج بیکراں راحت ترا ہست

اس کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک بادشاہ کو حبس بول کی بیماری ہوئی بہتیرا علاج کیا گیا کیونکہ کسی دوا سے کچھ فائدہ نہ ہوا بعد ازاں ایک بزرگ پاس آئے اور دعا کی درخواست کی انہوں نے فرمایا کہ تم مجھے اپنا سارا ملک اور سارا مال عنایت دینے کی دستاویز لکھ دو تاکہ میں تمہارے واسطے دعا کروں کہ حق تعالیٰ تم کو صحت کاملہ نصیب فرمائے بادشاہ نے تعمیل حکم کی اور ان بزرگ کی دعا سے صحت ہوگئی اس کے بعد اس بزرگ نے وہ دستاویز بادشاہ کے سپرد کر دی اور فرمایا کہ میں نے یہ عطیہ اس لئے تمہارے ساتھ کیا ہے تاکہ تم کو دنیا کے خاتمہ کی یاد رہے کہ دنیا کے ملک کی ارزانی ہے اس کی قیمت تمہارے پیشاب سے زیادہ نہیں ہے اور ساری دنیا کی عمر صرف ایک ساعت ہے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے

"الدنیا ساعۃ فاجعل فیھا طاعۃ"

دنیا ایک ساعت ہے اس میں راحت نہیں ہے پس اس میں طاعت کرنے والا بن جا دنیا سے بے رغبت رہ حق سبحانہ وتعالیٰ سے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں ہے اسی وجہ سے انبیاء اور اولیاء نے اس کو خلیا رہنیں کیا

مثنوی

ترک ایں مشرب دنیائی بد دور ✻ تا نہ مانی در شراب حد خمور

یک دو روزے چہ کہ دنیا مدت است ✻ ہر کہ ترکش کرد ندید راحت است

معنی "اترک راحت" گو کش کن ✻ بعد ازاں جام لقا را نوش کن

بر مگاں بگذار ایں مردار را ✻ خود بہ شکن شیشۂ پندار را

فرمایا اللہ جمعہ وطالبہا کلاب ۔ دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے کتے ہیں ۔

سبحان فرمایا کہ صحت دنیا زیادہ ہوتی ہے تو دین غمناک رہتا ہے چنانچہ بیماروں کی دعا میں ہوتا ہے "دنیا حذائی حوریہ" ۔ نیز حضرت نظام الدین گجراتی فرماتے ہیں ؎

مردماں خرم ز فراوانی نعم ست ✻ ما ز دولت آہ و زار و دردا و الم ست

سبحان فرمایا کہ اس کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ مشکل آسان فرمائیں گے

فرمایا کہ دعا میں بہت تاثیر ہوتی ہے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ لوگوں نے حضرت سلامت کی خدمت میں دعا کے واسطے عرض کیا تھا اور نذر کی حضرت قبلہ نے فرمایا کہ نیک اور دعا کی صورت تو یہ ہے کہ فرض نماز عصر کے بعد جمع ہو کر دعا کریں حق سبحانہ وتعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائیں گے لیکن جس طرح کیا گیا ہے اس میں رحمت نازل ہوتی ہے

سبحان فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیوہ عورتوں سے گھر جا کر ان سے دعا کرنے کو جیسا کہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

بر در بیوہ زن رفتے رسول ✻ کہ دعا کن تا شود اسعد بحال

سبحان فرمایا کہ مسافر کے لئے صحت بدن سے بچ کر صحت صدیق کا اختیار کرنا بہتر ہے چنانچہ لمعات اللمعات میں آیا ہے کہ مریدوں کے واسطے سب سے زیادہ فائدہ مند پیر صحت صالح اور صالحین کا معتقد ہے افعال و اخلاق میں اور رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی

قبروں کی زیارت کرنا اور اپنے یاروں اور بزرگوں کے ساتھ قیام کرنا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان رندانہ را بر ہم زنہ
کہ من با اہل خیر ایں سخن ہا یک سخن دارم

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے پاس جاؤ اور ان کے لئے دعا کرو۔
مردوں سے اچھی صحبت سے بڑھ کر دوسری صحبت

یعنی صالحین کی صحبت خدا تک پہنچاتی ہے اور بزرگوں کی صحبت دعوت حق کا ذریعہ ہے۔

فرمایا کہ بزرگوں کی مجلس جو ایسے دن میسر ہو جائے اپنے کو خوش قسمت سمجھے اور وہ بہت ہے حقیقت میں وہ لوگ بڑے بدنصیب ہیں جو ایسے بزرگوں کی مجلس شریف میں نہ جاتے ہوں۔ جس چیز سے جانا ہے وہ حال رہنا ہے کہ میں سے نکل جاتا ہے اور یہ نہیں جانا کہ کانٹے و پھول زہر و تریاق سب اور خواہ صدف و گوہر اور شرب کو پانی سمجھ رہے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے کیونکہ اس نے دشمن جان کو اپنا دوست سمجھ لیا

کقولہ تعالیٰ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ
گر ہر دو است عدوے پوشیدہ ۔ زاہنر در پردہ باشد زاہرنے

فرمایا کہ اگر کوئی شخص حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرے کہ میرے واسطے فلاں امیر کو سفارش نامہ لکھ دیجئے تو حضرت گنج شکر صرف یہ عبارت لکھ کر دے دیتے

ان یعطیک شیئا فلہ | اگر تم اسے کچھ عطا کرو گے تو حقیقت میں

دینے والا اللہ ہے اور تم شکریہ ادا
کیا جائے گا اور اگر تم کوئی چیز نہیں دو گے
تو حقیقت میں روکنے والا اللہ ہے اور
تم معذور ہو گے

اور آج کل معترض نامور میں بہت سی چوٹی عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔

سرور عالم ﷺ حق سبحانہ و تعالیٰ سے کثرت سے دعا مانگتے تھے اور ہمیشہ خود پر احسان و لطف فرماتے ہیں۔ بعض عارفین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احسان و لطف کو اس دنیا میں کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے۔ الحمد للہ

فرمایا کہ دنیا اور دنیا والوں کے ساتھ حق بات کہنا کڑوا لگتا ہے۔ اس لئے علم ہے اس سے دور رہنا چاہئے چنانچہ اس حدیث میں آیا ہے جو کوئی صورت میں پھنسا ہوا ہے وہ حقیقت سے صورت تک محو ہے۔

شعر

اے مال و منال دنیا و دین ۔ اے لامۂ خلق تو چہ آئین
در ہر دو جہاں منفعل و خوار و حزیں ۔ البتہ زمانے بود بدتر ازیں

فرمایا کہ نماز روزہ ہم سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادا ہوتا ہے، اور دنیا دار لوگ نمازوں کو ترک کر کے اور ماہ رمضان مبارک کے روزے نہ رکھ کر اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کتنی طاقت اور دنیاوی ذہنی حاصل ہوتی ہے اور وہ موسم گرما کو سردیوں اور سردیوں کو گرمیوں میں تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ دنیاوی مال و متاع کے ساتھ سب کچھ مہیا ہو سکتا ہے، لیکن چونکہ ان پر نفس و شیطان کا غلبہ ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ ہم کو روزہ

رفیقے سے خشکی ہو جاتی ہے، اس طرح نفس و شیطان کی مگر ہی سے اس سعادت سے
ہتے ہیں۔ اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین من موبقات نفس والشیطان

فرمایا کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنا معلوم ہو
کہ ہے جس کا ورد ہر گھڑی رہتا ہے۔ ہم نے بعض لوگوں سے جو پیر کا رکھتے ہیں
سنا ہے، وہ کلمہ و سلام لانے سے پہلے کلمہ شریف کیا معلوم ہوتا تھا۔ وہ رہتے ہیں
یہ پہاڑ کی طرح اگر اس حرج میں پڑ جائے گا تو معلوم ہوتا ہے اس طرح
کلمہ شریف پڑھنا سخت معلوم ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے جو بات دی کلمہ
پڑھنا ہم پر آسان ہو گیا۔ محمد اللہ تعالیٰ دیکھ

فرمایا:

سکہ کہ در شب دعا رد نہ ۔۔۔ روسیاہ کم و بار رد نہ

اس وقت ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر بیان کیا کہ اس نے حلب شریف
بہت سے بزرگوں کو دیکھا ہے لیکن جتنی دینداری عمارہ شریف میں ہے اتنی دوسری
جگہ میں نہیں ہے یہاں یہ سب جناب کی برکت ہے۔

فرمایا کہ صالحین کی صحبت کا اثر دیر میں ہوتا ہے اور بروں کی صحبت کا اثر
جلدی ہوتا ہے اس لئے بروں کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے۔

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو تمام لوگوں سے بدتر و کمتر سمجھے
پھر یہ شعر پڑھا ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ۔۔۔ دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آں کہ در پیش بد بیں مباش ۔۔۔ دوم آنکہ در خویش خود بیں مباش۔ والسلام

فرمایا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزا ملے گی۔ جیسے عمل کرے گا ویسی
جزا پائے گا۔ اچھے عمل کرے گا اچھی جزا پائے گا برے عمل کرے گا بری جزا پائے گا۔ کما قال اللہ

ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

جو ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھے گا، اس کی جزا پائے گا، اور جو ذرہ برابر
برائی کرے گا وہ بھی اس کو دیکھے گا۔ پھر فرمایا قال کی اصل یعنی تین کلمہ
سمجھ لیا ؎

من نگویم کہ طاعتم بپذیر ۔۔۔ تا کرم عفو بر گناہم گیر

کہ ہم سے حضرت قبلہ کے سمدھی صاحب حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم قدس سرہ
نے بیان فرمایا تھا کہ بار بار آہ سرد بھرتے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎

عمرے کہ بے تو رفت بدریغا ہزار حیف ۔۔۔ ہر ساعتے کہ با تو گذشت آں غنیمت است

فرمایا کہ جب پڑھی ۔۔۔ اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین
اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور ظاہری و باطنی نجاستوں سے پاک
رہنے والوں کو دوست رکھتے ہیں

حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ گرتی ہم مخلوق کو اغفلت ہے۔ تنبیہ ہو جانی
تو دنیا کا کام خراب ہو جاتا کیونکہ اس دنیا کا کاروبار غفلت کی راہ پر چل رہا ہے۔
لاکھوں میں سے کوئی بیدار ہو کر دنیا کو ترک کرتا ہے اور مولیٰ کی طلب میں رہتا
ہے اس کی یاد میں لگا رہتا ہے۔

فرمایا جو کوئی حق تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے حق تعالیٰ اس کو عطا فرماتے

میں جس طرح کرتی شخص کسی کی مدح کرے۔ تو جہاں دل میں خیال کرتا ہے کہ میں اس
لوگوں کا حق ہمارے تعالیٰ جو کہ کریم الاکرمین ہیں۔ صاحب خیرات کرنے والے شخص کو
فرماتے ہیں۔

ایک دن لوگوں نے حاضر خدمت ہو کر بہت عاجزی سے عرض کیا کہ
واعظ تو بہت اچھا ہے جس کو سنتے ہی آنکھوں میں آنسو بہنے لگتے ہیں حضرت نے یہ
شعر پڑھا ہے

سہل ست ماریان گریستن در نماز ۔ پیش دزدے و کارے بکن کہ خندہ آید

یہ شعر پڑھا ہے

زاہد ریا مکن کہ نیرزد بسیم و جو

جب انگریزوں نے ملک سے علم کو ختم کرنا دیا اور ہندی قوم بالکل
بہت بے دین ہو گئی تو حضرت بندگی نے یہ شعر پڑھا ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکاں دہد

ایک دفعہ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کے ہاتھ اس لئے پڑتے ہیں کہ
اس بزرگ کا ہاتھ ہمارے ہاتھوں میں آجائے اور اس ہاتھ کی برکت سے ہماری بخشش
ہو جائے۔

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ ماشاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن جو کچھ
اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا۔

نیز فرمایا کہ ہمیشہ گریہ وزاری کرتے رہتے ہیں اس پر یہ شعر پڑھا ہے

گمانم کہ یک عاشق مزدور ۔ ہنوز اندر خم ہفتاد گنج

یہ شخص ہے آپ نے فرمایا کہ تم انگریزوں پر تیر ہیں چلاتے ہو اس شخص نے
عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ مدد فرمائیں آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

کماں زہم ہا مدد ما بد چشت ۔ بروقت کشیدن در آید بدست

یہ شعر پڑھا ہے

مرا مست و مرتیت آمد پسند ۔ دل دوست خوش تر بدہ پس ما بدہ

یہ شعر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے

کنت ما جو علی پیش رو ۔ ختم نبوت بہ محمد شد

یہ فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی بزرگ کی ہدایت کے واسطے جاتا ہے وہ
بزرگ اس کی مزاحمت دعا سے لئے اس کا محسن بن جاتا ہے اسی لئے ایسے شخص
کو چاہئے کہ بے فکر ہو کر سفر کرے۔ ہر حالت سے اچھا ہی ہوگا۔

حضرت قبلہ من و مولیٰ ان قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ حضرت
امام قدس سرہ کی خدمت میں مہار شریف میں مقیم تھا ایک دن میں رفع حاجت
کے واسطے شہر سے باہر نکل کر مغرب کی طرف آیا۔ میرا پاؤں ایک خشک ہڈی پر پڑا
جب شہر میں واپس آیا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ وہی خشک ہڈی مجھ سے کہہ رہی ہے

دلم در زمن قدم اے خام دوست ۔ گرچہ حاکم بے عشق آمد دروست

یہ شعر فرمایا ہے

آنچہ نکند ہیچ جام جمے راست نگر ۔ تا بر تو عرضی دہد احوال ملک و سرا

ایک شخص نے حضرت قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ختم خواجگان
میں سورۂ یٰسٓ شریف پڑھی جاتی ہے تو ہر دفعہ شروع میں بسم اللہ شریف پڑھی جاتی
ہے صرف ایک دفعہ کافی ہے حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ پہلے ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہے
لاتسمع الموتیٰ اور ضعف الطالب سے عرض ہے کہ جب مطبوعات ختم پڑھتے ہیں
سورۂ یٰسٓ شریف ہر بار پڑھی جاتی ہے ایک بار کافی ہے فرمایا ایک بار کافی ہے
حضرت قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جب طعام ہو تو چاہیئے کہ
رکھانے سے ہاتھ روک لیا جائے۔ کیونکہ سب سے ہاتھ روک لینا بہت برکت
ہے جو جیا ہے میں ہاں ہوں ہے

خورده ہماں بہ کہ ... ہے ... خوردہ کہ ... بہاری

الالہام ... حضرت ... حضرت ... ۱۲۷۰ ... لطف القاہرہ

ایک شخص نے عرض کیا کہ عربیت ... دشمنوں سے خوف
سے بہت پریشان ہوں کوئی وظیفہ پڑھنے کے واسطے بتلا دیں تاکہ دشمنوں کے شر
سے محفوظ رہوں فرمایا ہر نماز کے بعد یا ناصر یا نصیر سات بار پڑھ لیا کرو۔ نیز ایک
شخص نے عرض کیا کہ عربیت ... میری روزی تنگ ہے کوئی وظیفہ بتلا دیں کہ میری
روزی فراخ ہو جائے۔ فرمایا "یا کریم" ہر نماز کے بعد سو بار پڑھ لیا کرو۔ نیز ایک
شخص نے عرض کیا کہ ایسا وظیفہ بتلائیں جس کے پڑھنے سے حق تعالیٰ حضرت کو دور
فرمائیں۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا ہر نماز کے بعد سو بار اسم "لطیف" پڑھ لیا کرو۔
نیز فرمایا کہ "تصوف خلق" کا نام ہے۔

تصوف ہو الاخلاق الرضیۃ ... تصوف پسندیدہ اخلاق کا نام ہے۔ تصوف
تصوف ہو المحبۃ و التصوب ... آزادی، فتوت، تکلفات کے چھوڑنے
فتوت ترک التکلف و السخاء ... اور عادت دنیا کے خرچ کرنے کا
الدنیا ... نام ہے

ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ سے سوائے پانچ وقت نماز کے اور کوئی نیک
کام نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ جو کوئی اس زمانہ میں پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرے وہ
بھی بہت ہے کیونکہ اس زمانہ میں بے دینی بہت ہے، کثرت سے نماز نہیں پڑھتے۔ اگر کوئی
... پڑھے لگ جائے تو ... اس پر
... ہے

حضرت قدس سرہ سے ... مربیہ سلیم عجب لعجیب ہے۔ کیونکہ تسلیم میں
... ہمیشہ ... ہے

کشتگان خنجر تسلیم را ... ہر زماں از غیب جان دیگر ست

نیز فرمایا ہے

لا اکرہ ہو اھل سلیمہ ... للہ ھذا اللطف خفت

نیز یہ شعر ارشاد فرمایا ہے

متی ضاقت الاسباب لہا استلام ... وما بلتام ما شرح اللہ لی

فرمایا کہ اگر انسان پر ہر وقت مصیبت نازل ہوتی رہے۔ صبر و تسلیم سے کام لے تو
حق تعالیٰ اس کو دور فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ ہر عقلمند بزرگوں کی زبان مبارک پر رہتا ہے۔ اس
میں بڑا حاصل تاثیر ہوتی ہے۔ اس کے مناسب حکایت بیان فرمائی۔ حافظ محمد چشتی

رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل بزرگ تھے۔ ایک شخص نے حافظ صاحب موصوف کی خ
میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت تو نے میرا ایک ہی لڑکا ہے، اس کو بھی زرنگ خان
کر رکھا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو رہائی نصیب فرمائیں۔ حافظ صاحب نے فر
تم زرنگ خان کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم نے جو میرا بیٹا قید کر رکھا ہے اس کو
دو۔ وہ شخص حافظ صاحب کے کہنے کے مطابق زرنگ خان کے پاس گیا تو اس سے
جا کر کہنے لگا۔ زرنگ خان نے جب یہ بات سنی تو ڈر گیا اور دہشت اس پر
ہو گئی۔ اس شخص کے لڑکے کو چھوڑ دیا اور اس خدمت کے لیے فوراً کہ حجام کو بلا
قید کی گئی تو بہادر خان سے گھبرائے اور یہ کہنا شروع کیا ؎

گھر سے گھبرا کر نکلی ۔ رلھاں سوئیں پنجے کا ناں

جب بہادر خان سے ڈر گئے تو اس کے دل پر دہشت طاری ہوئی
در حجام کی لڑکی کو اپنے گھر سے نکال کر اس کے پیسے گھر روانہ کر دیئے۔

فرمایا کہ جس بزرگوں کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص ان سے کسی حاجت
وسیلے خواہ مانگتا تو وہ صرف یہ لکھ کر دے دیتے۔ ہندی :۔ کیا سوون نے کام
نہ چلے۔

اسی سے اس کی حاجت پوری ہو جاتی۔

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ لوگوں کا حسن ظن عبادۃ ایام اہل خاص کو
بندہ حاجی کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ شعر ارشاد فرمائے ؎

آں امامانے کہ کردند اجتہاد ۔ رحمت حق بر روان جملہ باد
بوحنیفہؒ و دیگر ہم باصفا ۔ آں سراج امتان مصطفیٰ

یک شخص نے حضرت قبلہؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ دعا فرمائیں حق تعالیٰ تمام
یاروں کو ہی جناب کی طرف کھینچ لیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم تو چاہتے ہیں
تو تمام دوستوں کو حق عزوجل دیدار نما ہو۔ لیکن تمام ناقص اس کی مشیت پر موقوف ہیں
جو وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

کارہا بر خود نہ پیش خود نہ ساختن کار ہمہ ست

بندہ ما کسی نے تو نادان پس خدا کردی چرا

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جب بندہ خدا پر بلا نازل ہوتی ہے تو تسلیم
صبر رہتے ہیں۔ اس ڈر سے کہ کہیں اس سے بھی زیادہ مصیبت دوسرے بلا نازل نہ ہو
جب رضا و تسلیم سے کام لیتے ہیں حق تعالیٰ اس کو تمام بلاؤں سے محفوظ فرما لیتے ہیں اور
گھڑی اس پر غیب سے نیا فضل نازل ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

گشتگان خنجر تسلیم را ۔ ہر زماں از غیب جان دیگر ست

فرمایا کہ جان سے مراد حق جل و علا کا فیض ہے جو کہ دوستان خدا پر نازل ہوتا ہے۔
ایک وقت آپ نے یہ شعر پڑھے :۔

مثنوی

بشنو از نے چوں حکایت می کند ۔ وز جدائیہا شکایت می کند
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند ۔ از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ۔ باز جوید روزگار وصل خویش

بعد ازاں آپ نے یہ شعر پڑھے ؎

من چہ گویم وصف آں عالی جناب ۔ نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

و مولانا جامیؒ نے مولانا مدرم رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں یہ شعر کہا ہے۔

ایک رات حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے فرمایا ہماری قوت اب صرف ایک چھوٹا پرندہ کے برابر رہ گئی ہے۔ بلکہ کبھی اس سے بھی کم ہوتی ہے۔ یہ آپ نے اس وقت فرمائی جبکہ آپ کی عمر شریف اسی سال سے زیادہ ہو گئی

ایک شخص نے حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کی کہ ہر وقت لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ کسی سے ملتے نہیں ہوتے فرمایا خواجہ کہ لوگ میرے دروازہ پر آتے ہیں اور میں کسی سے دروازہ پر نہیں جاتا

حضرت قبلہؒ بچپن میں قرآن شریف کے دو سپارے روزانہ پڑھا کرتے تھے اور آخری عمر میں پانچ پارے پڑھا کرتے۔ اور فرماتے کہ ایک سپارہ اور اس کے ساتھ ایک ربع سے کم نہیں پڑھنا چاہئے

سیر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف کی ابتدا میں دو صفات الحمد وللہ رب العالمین — فرمایا کہ رب پالنے والے کو کہتے ہیں اس لئے روزی کا غم نہیں کھانا چاہیئے روزی کا ضامن وہ آپ ہے

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں لوگ فسق و فجور سے کام کرتے ہیں لیکن توبہ استغفار نہیں کرتے اور یہ شعر پڑھا ہے

ایں چہ زماں ہست کہ از ہیبت ۔ ہست بہ فسق اہل جہاں را مشرف

سیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں یہ شعر فرمایا ہے

زہے دولت اگر گشتی مددگار ۔ بہ بودی کے رسیدے کشتی نوح

فرمایا کہ طوفان نوح کے وقت حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کشتی کے کسی جگہ نہ ٹھہرنے کی وجہ سے حیران تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ لے حضرت نوح علیہ السلام تو فرمایا کہ تو نے میرے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے درود پڑھا کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی — نیز آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

سید کہ جملہ عالم ازو ۔ منعکس بود نور الاہ قمر

کہ روزانہ [illegible] کے واسطے طوائف آئیں اور زیارت کرے [illegible] کہ شخص نے اس کا عرس نور علیٰ نور لکھا ہے اس کے نام رقم ہیں [illegible] حضرت نے فرمایا کہ علوائیوں میں یہ صفت تو ہے کہ یہ آپ سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں اور ہر کام بھی اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیں گے لیکن جو قرآن پڑھے آپ سے سب سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ شخص ہے جو آپ کو سنت کہتا ہے اس پر آپ نے یہ بیت پڑھے ہے

قطعہ

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ۔ دو عالم ز نور وجود او روشن آب

یکے آنکہ در حضرتش نور ہیں ۔ دگر آنکہ در غیر او بیں مباش

سیر فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے فقیر مومن حقیر اور فرمایا ہے

چہ خوش گفت است آں پیر طریقت

کہ تو حسد را بقناعت علاج کن

سیر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے انسان کو یہ حدیث بنایا ہے۔ وہ تعالیٰ فی جاعل

فی الاردی حسب بیان و حسن منشی نے عرض کی کہ غریب نواز مولوی علیم الدین صاحب
صاحب پھر جاتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک گھڑی بناتی ہے جو خود بخود چلتی ہے
اس سے رات دن کے گزرنے کا اندازہ ہوتا ہے پیر ہوں نے ایک دعا بتایا
جس سے روزانہ آدھ سیر پیدا ہوں کی چیزی کے کھانے سے حضرت قبلہ نے
میں فرمایا رزق کھانا روزانہ کی روٹی بھی سب چیزیں بیکار ہیں اصل مقصود رزق کھانا
و حلال کی روٹی ہے۔ دوسری تمام چیزوں کا حاصل ہونا بیکار ہے۔ پیر آپ نے فرمایا

بیت

کھلے گلاں چھ ٹے ڈھونڈ تھکو، مہیں وں کوں

سعدی یہ شعر فرمایا ہے

پس از سی سال ایں معنی تحقیق شد ما را
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

ایک روز مجلس میں پیر عیش قوال سے ہو کر ایک صاحب درد آدمی تھا اور
صاحب مولانا محمد علی صاحب نے یہ غزل پڑھی لوگوں کے اندر بہت سوز و درد
پیدا ہوئی

غزل

شہید تیر ناں تو کم کہ از دو کساں نالہ دارد
خدنگ از دست ناں خوردم کہ از مژگاں سناں دارد
بچشم است یارم چہ بیماری نمودہ آخر
مہر سوئش کہ سے بینم ہزار ان کشتگان دارد

حدیث حسن یوسف و گہ و اندوہ اغوانش
بخیار بہ ہیں از ہے کہ صاحب شرح و بیاں دارد
خوشا آں عاشق کہ از جاناں نہ خواہد ہیچ و فا بیند
زیارت حسینش حسرتم زاں دار نہ آں دارد
صبا با آں طبیب عشقش حال مو تی بر گو
کہ بس عمر یست کیں بیمار صحرا بہ کتاں دارد

مت آپ نے غزل سے دوسرے شعر پڑھے ہیں حرف حسرت ہیارم
کو سارو و با ما جاں چو مست ہیارم نہ ہلاک حسرت ہیارش تکو اس
کا صحیح ہے۔

بعد ازاں مذکور نے مغربی کی یہ غزل پڑھی۔

غزل

ہر سو کہ دویدم ہمہ سوئے تو دیدم ؛ ہر جا کہ رسیدم ہمہ کوئے تو دیدم
از مغربی احوال بپرسید کہ او را ؛ مسود و زدہ مرد ہ شدہ ئے تو دیدم

نسیم بن بیخ کی یہ غزل پڑھی۔

غزل

خاک بن کو را بہ چشم ما رساند ہر سحر
ایں امید از جانب باد صبا دارم ما
گر شود ایں بیخ کشتہ از تیغ عشق او
غم نباشد چوں وصالش خوں بہا دارم ما

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حقیقت دنیا بہت ہی مکروہ اور بری چیز ہے جن لوگوں کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے محروم فرمایا ہے، ان کی نظر میں یہ بہت بھلی معلوم ہوتی ہے، اس سے متعلق یہ شعر ارشاد فرمایا ؎

ماں سنعت متاع دست بدہ ۔۔۔ ہر دانۂ زشت را بہا فائد

اور جن لوگوں کو حق تعالیٰ نے اپنی محبت عطا فرمائی ہے دنیا کی نظر میں بہت ہی ذلیل مکروہ اور بری چیز ہے تو تعالیٰ وتقدس اللہ [illegible] بسنا، اس سے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ دنیا بہت بڑی شکل میں [illegible] کے ساتھ [illegible] کی حالت میں [illegible] فرمایا کہ تو اس قدر بدشکل ہے کہ لوگ تجھے دیکھ کر بھاگتے ہیں، دنیا نے کہا میں تو ایسی بھلی معلوم ہوتی ہوں کہ جو شخص مجھے دیکھتا ہے وہ میرا عاشق ہو جاتا ہے۔

متصل اس حدیث کے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے کے بعد دنیا کو طلاق دے دی، فرمایا کہ جن لوگوں نے دنیا کو جمع کیا وہ خسارہ میں گئے اور دنیا کو ساتھ لے گئے بلکہ دوسروں کے لئے چھوڑ گئے۔

فرمایا کہ اگر کوئی شخص یا درویش کسی عورت سے نکاح کرے تو ضرور حلال ہو جائے اس طرح کہ بیوی اور بچے حق تعالیٰ کی دین ہیں جو کہ ایک نعمت عظیم ہے تابع ہونا دن بھر کی روزی کی فکر میں پڑا رہے جیسا کہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے ؎ قطعہ

شب چو اللہ عیال بر بندم ۔۔۔ گوئم چہ خورد بامداد فرزندم

غم فرزند و نان و جامہ و توت ۔۔۔ بازت آرد ز سیرت ملکوت

یہ کیمیا سعادت میں آیا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واللہ ما علم الفقہ الا بالنساء یعنی خدا کی قسم میں نے فقہ میں بغیر بیوی سے سوال کئے ہوئے

سیر الفواد شریف میں ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیٹے فرمائے بعد پانچ لڑکے ہوئے، ہر طبقہ کی بہت تعریف بیان کی ہے۔ اس سے عدد طبقہ سے درمیانی فرق کو بیان فرمایا، صحابہ طبقہ تابعین کا فرق بیان فرمایا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت بیان کرتے گئے ۔۔۔ تابع طبقوں کی تعریف حدیث اور سوال میں بتلائی ہے دو سو سال گزرنے سے بعد زمانہ کا [illegible] کے جانے کا ڈر ہے

قطعہ

زمان بارہ رسے مرد ہوشیار ۔۔۔ گرفت سلامت نامہ رہند

از آں بہتر فرد یک خرد مند ۔۔۔ کہ فرزند بسیار نادان بند

حضرت قبلہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ درود وظیفہ یعنی اشغال وقت قلبی اور پاس انفاس کی مداومت کرنی چاہیے یہ تینوں چیزیں سالک کے لئے بہت ضروری ہیں۔ نیز فرمایا ؎

اگر تو پاس داری پاس انفاس ۔۔۔ بسلطانی رسانندت بریں پاس

تو یک پاکیزہ دل در ہر دو عالم ۔۔۔ کہ برنائد ز جانت بے خدا دم

نیز حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی کلمہ شریف ... ہے ملیک غلط ہے

ایک دفعہ ... کہ حضرت قبلہؒ ... حدیث ... پڑھنے ہوئی تھی کہ ... حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ سالک کے لئے مجرد ... بھیجنے کیونکہ عادت ہی ایک عجیب شے ہے اس سے رہائی پانا محال ہے یاد ... گزیدہ سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد توبہ کرے تو بخش جاتا ہے لیکن اگر ... ملنا ہے تو بہتر ہے کہ ... چاہیے وہاں ... ہو گی ... اور عادت ...

... اسلامی ... خدا ... ہے

یعنی اکیلا ہونے اور ... سے اجتناب کرنے میں سلامتی ... لوگوں کے ساتھ ... ملنے جلنے میں ... بچنے اور بچانے میں ... جو کوئی لوگوں سے ساتھ ملتا جلتا اور ... ہے ... ذکر و فکر سے جو کہ مقصود اعلیٰ ہے محروم رہتا ہے کیونکہ ذکر و فکر ... تنہائی ... ہی ہو سکتا ہے اسی لئے کثرت دوستان حق یعنی ... اور ... سے حضرت کو دور رکھا چاہیے ... کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جمعین ... سے قبل غار حرا میں ... معتکف ہوتے اور عبادت کیا کرتے کیمیائے سعادت میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ... میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں جو راستہ یا گلی میں میرے سامنے آئے اور مجھے سلام نہ کرے اور جب میں بیمار ہوں تو میری عیادت کو نہ آئے ... اس قدر دوستان خدا تعالیٰ سے تنہائی اور عزلت کو دوست رکھا ہے ؎

مجردی و حفظت ہنر ... سلطنت ... ؎ ... پیر یکدم شہوت لقمۂ ... لقمہ

ذکر و فکر حق تعالیٰ مقصود اعلیٰ ہے اور یہ تنہائی اور گوشہ نشینی میں ہی ہو سکتا ہے۔

نیز فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیکن آپ نے جو کام بھی کیا حق سبحانہ وتعالیٰ سے ... عبادت سے کیا بغیر عبادت کے کوئی کام نہیں کیا۔ نیز فرمایا کہ رسول ... صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت کوشش کی کہ میرا چچا ابوطالب ایمان لے آئے اور ... ابوطالب سے فرمایا کہ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر برحق ہیں میں قیامت کے دن ... شہادت دیتا ہوں گر وہ ہمارے ایمان کے لئے کافی ہوں گا۔ ابوطالب نے کہا کہ مجھے شرم ... ہے کہ لوگ کہیں گے اپنے ... دادا کا ... ہو گیا اور ... ایمان لے آیا۔ میں نے ... غار حرا سے ... کا ... دیا ... ہے ... حضرت ... علیہ السلام

نیز فرمایا کہ ... اگر ... ہاتھ میں ہوتی تو اپنی ساری اولاد کو ... دیتے ... علم ظاہر ... ہاتھ میں ... تو وہ اپنی ساری اولاد کو عالم بنا دیتے۔ لیکن یہ ... بہتر ... ہے جیسے پرورش ہے

نیز فرمایا کہ ... علم ... حق میں جو کچھ ان سے صادر ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ ... کی طرف سے ہوتا ہے اس کی تمثیل بیان فرمائی کہ جس طرح کہتے ہیں کہ نہر جاری ہے نہر کو یہ شرف حاصل ہے کہ پانی اس میں جاری ہوتا ہے اسی طرح اولیاء کو بھی شرف حاصل ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے اسماء و صفات کو جو بمنزلہ کان کے ان میں ظاہر ہے کیونکہ مظاہر مکونات بمنزلہ کانوں کی مانند ہیں کہ کسی برتن میں شکر ڈالی جائے اور کسی میں گندگی اور ... وغیرہ

نیز فرمایا کہ ... میں جب ... کرتے ہیں تو ... کے بکھرے ... رہتے ہیں یہ سب ... گناہوں کی ... ہے ... اسی طرح قیامت کے روز ...

دکھائی دیں گے ۔۔۔ دوزخی جلائی کریں گے کہ بارش نہ ہوسے گی لیکن بھاگتے بارش سے
ہیں سے سیاب اور پچھو نالی ہوں گے، اور دوزخیوں سے بڑے عالی رتبہ
سے وہ سیاب اور پچھو نالی کرائیں گے اور فریاد و فغاں کریں گے ۔

الامان یا رحمان ، الامان

اللھم اجرنا یا ۔۔۔ واجعلنا ۔۔۔ واذکر واحشنا حسنا ۔۔۔

واجعلنا من خزنۃ ۔۔۔ یا عاصم ۔۔۔ یا لا حول ۔

فیض آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

۔۔۔ حسن ۔۔۔ پروانہ روند
۔۔۔ نہ پوسی ۔۔۔ نہ خورد

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جس مکان میں یہ چیزیں ہوں تو وہ مکان ایسا نہ
رہنا چاہیئے جس کو اجاڑ کر ڈالنا چاہیئے اور یہ شعر پڑھا ہے

گرست و دور راگو مذہب اسد ایں
بباید گفت نیک آمد پدید ایں

فیض فرمایا کہ کشف کا اعتبار کرنا کوئی چیز نہیں ہے ۔

ہر کہ را در کشف می گوید سخن
کشف او را بر سر او کش زن

چنانچہ فتوحات مکی میں ہے کہ کشف و کرامت کوئی چیز نہیں فقط کشف و کرامت
یہی ہے کہ سالک اپنے تئیں ذات حق تعالیٰ کی یاد سے معمور رکھے ایک سانس بھی

غفلت اور گمراہی میں نہ گزارے اور طاعت میں دل اور نفس پاسے ۔

فیض حضرت قبلہؒ نے حضرت صاحبزادہ خواجہ محمود سے فرمایا کہ دعا فرمائیں حق
تعالیٰ میر محمد و ہماری مناسبت نصیب فرمائیں ۔

فیض فرمایا کہ حضرت قدوۃ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے ہم پر اس قدر عنایت فرمائی ہے
کہ ہماری دباطنی فضیلتیں ہمیں حاصل ہیں فقط روز و شب آپ کا فضل ہم پر بڑھتا ہی جا رہا ہے
ہمیں کسی چیز کی تمنا نہیں ہے اور ہماری بیداری ۔۔۔ رگ ۔۔۔ ہمیشہ کھلے رہتے ہیں
اور بند نہیں ہوتے ہیں اور اس طرح روشنی رہتی ہے ۔

فیض فرمایا کہ حضرت ۔۔۔ قدس سرہ کا جو علم پیدا ہوتے تو حضرت عبدالقادر
نے کہا ہے ایک نور تجلی ۔۔۔ ہیں طرف بڑا گروہ تھا جس نے وہ نور دیکھا وہ
سب تجلیں ہوا ۔۔۔ اس سے پوچھ گچھ ہوتی تھی یوں ہوتے گا کہ حضرت عبدالقادر سے
گھر لڑکا پیدا ہوئے اور اس سے گھر سے نور تجلی کر آسمان کی طرف جا رہا ہے اور ہوا
آسمان کی طرف چڑھتا جا رہا ہے کہ اس سے بعد ہم آسمان کی طرف نہیں چڑھ سکتے
۔۔۔ فرمایا کہ حضرت عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں ۔۔۔
ہوتا ہے، جب پیدا ہوئے تو عرب کی تمام تنے ۔۔۔ ہیں کیا اس سے تعبیر دی کہ تمہارے گھر میں جو آدمی ۔۔۔

پیتے کہ ناگزاد ۔۔۔
کتب خانہ ۔۔۔
زبان و عرق ۔۔۔
کہ قوت و تجلی ۔۔۔

ایک روز حضرت صاحبزادہ خواجہ محمود نے حضرت قدسؒ کے سامنے یہ
واقعہ بیان کیا کہ ہماری دادی صاحبہ جو کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
تھیں، حمد و درود والی خدمت میں آئیں، اور عرض کیا کہ میرا بیٹا کئی سال سے
گھر سے گیا ہے اور پھر واپس نہیں آیا۔ دعا فرمائیں کہ اپنے گھر میں واپس آجائے۔ میں نے
مناسب دل سمجھے ہوں سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا تمہارے ہاں ضرور آئے گا۔ آٹھ روز کے
اندر اندر آئے گا۔ حضرت قدسؒ نے حسب معمول درود شریف کی تلقین فرمائی اور دعا فرمائی۔
جو میں کہ سب ناس معمول رہتے ہیں پڑھا اور سنایا۔ فرماتے ہیں ؎

[illegible]

جس دستور سے قلمی شریف لا الٰہ الا اللہ کا ذکر شروع ہوا ان دنوں حضرت
قدسؒ کے ذہن میں پڑی آپ نے فرمایا کہ لوگ مختلف طریقے سے رہے ہیں ذکر
صحیح کرنا چاہیئے اور ہر ضرب میں اسم مبارک "اللہ" کی ہا کو ظاہر کرنا چاہیئے دل زبان
مبارک سے ایک ضرب لا الٰہ اللہ کی لگائی اور دوسری اسم "اللہ" کی۔ اس طرح آپ
سے دو ضربیں صحیح لگا کر سنائیں۔ نیز فرمایا کہ ذکر اس طرح کرنا چاہیئے کہ اس سے
سینے میں درد کی شوق پیدا ہو

حضرت قدسؒ تمام دوسرے وظائف کی نسبت کلمہ شریف کا ذکر جہر بہت لوگوں کو
تلقین کرتے تھے کیونکہ ذکر لا الٰہ اللہ سے حق سبحانہ و تعالیٰ کی محبت بہت جلد پیدا ہوتی
ہے۔

فرمایا کہ ایک صاحب نے اپنے دوستوں کو صدر صاحب کی خدمت میں
جس کا حصہ دیکھنے ہیں سے بھیجتے ہیں۔ ظاہر ہیں رستے چلتا کچھ حادثہ ہوتا ہے۔

[illegible]

ایک روز صاحبزادہ خواجہ محمود نے حضرت قدسؒ کی خدمت میں عرض کیا
کہ آپ ملکیں رہیں جو کہ پاکستان بنتی جا رہی ہیں۔ حضرت قدس سرہ العزیز نے
فرمایا کہ فضل ذکر ہمارے علاقہ میں باقی تھے اس لئے ہم یہاں حضرت قبلہ عالم قدس
سرہ العزیز سے مجھے خلافت کے لئے فرمایا تھا اس لئے ہم یہاں ہیں تمہارا علاقہ
میں رہنا ضروری ہے۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ
ہیں ہمارے نام پر آتا ہے ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود ۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مثنوی

مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

حضرت قدس سرہ العزیز سلطان تارلیں تھے [illegible]
گھوڑے سے اور دوسرے حال [illegible]
میں لاتے آپ [illegible]

[illegible]

یک روز حضرت قطبؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ آپ کی زیارت کو دل بہت چاہتا ہے۔ حضرت قطبؒ نے فرمایا کہ "لوگ تو یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت قطبؒ نے فرمایا کہ ہم نے یہ ہاتھ شیخ خواجہ بختیار کاکیؒ کے ہاتھ میں دیا ہے جن حضرت خواجہ عالم خواجہ معین الدینؒ کا ہاتھ پکڑ کر ہم نے اللہ تعالیٰ سے حاجتیں مانگی ہیں"۔

سر و دل و جاں پیش کرمت
گنج تا دہ ویرانہ کنم

کچھ بات چل کر صحیح مسلم شریف کا ذکر آیا۔ فرمایا کہ اول حاصل رات مشغول ہونا اس سے مناسب ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک یہودی آیا تھا۔ اس یہودی نے لوگوں سے کہا تھا کہ ملا کو ہمارے یہاں بھیجنا۔ یہودی سے جواب دیا کہ جو سلام پڑھنا جانتے ہوں وہ تمہارے حاصل نہیں ہو سکتا اور جو علم جانتا ہے اس کو ہم نہیں بھیجیں گے۔ تاہم آپ نے یہ شعر زبان مبارک سے پڑھا تھا۔

ما کہ از علم سلام آگہ نہ ایم
ہر کسے چوں مشغل و دھم نہ ایم

شیخ نظام الدین اللہ تعالیٰ سرہٗ فوائد السالکین میں فرماتے ہیں کہ شیخ فرید الدین قدس اللہ سرہٗ نے طعام اور خواب کو اپنے اوپر حرام کئے رکھا ہے تب جا کر ان کو درجۂ قرب نصیب ہوا ہے۔ اور حضرت فرید الدینؒ راحت القلوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ نظام الدین درویش کو چاہئے کہ پہلے اپنی آنکھ کو لوگوں کے عیوب دیکھنے سے

بند رکھنا ہے۔ دوسرے کان کو لوگوں کے عیوب کے متعلق کچھ سننے سے بند رکھے تیسرے زبان کو بند رکھے غیبت سے۔ چوتھے اپنے ہاتھ کو کسی سے ناحق نہ لینے سے اور پانچویں پاؤں کو ہر جہاں سے لئے بغیر نہ جانے سے روکے۔ چھٹے دل کو ان خصلتوں کے کرنے سے۔

اعمل حسناتها لعدم و اجعل لاعمال حلا فيها

یعنی درگاہ حق تعالیٰ کا مجرب مقبول بنا جائے۔

شیخ کمیلؒ سے مروی ہے کہ آپ نے رسالت کو چار حصوں سے بیان فرمایا ہے۔ ایک حصہ تو یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کرے۔ تیسرا حصہ یہ ہے کہ اپنے نفس کی مخالفت کرے۔ چوتھا حصہ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کی ایذا رسانی سے بچے۔ یہ لوگ جو خانقاہ میں آتے ہیں ان کو چاہئے کہ ان چار حصوں پر عمل کریں۔ واللہ اعلم

یک روز اس عاجز فقیر کو حضرت قبلہؒ کی خدمت میں بیٹھنا تھا۔ ایک بندہ نے آ کر حضرت قطبؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی زیارت کا مجھے بہت ہی شوق تھا۔ حضرت قطبؒ نے فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں داخل ہے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ بلکہ عبادت کے پڑھنے سے

حافظ گر بعمل خود بہ صلح ش ما حاصل دنیا م
با مسلمانان صلح است با یزدان صلح ما

کچھ بات چل کر ہر شخص کی اس دنیاوی مراد اس کے متعلق کے ملنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے مناسب حال [illegible]

دیا اس سے لوگوں کو دیکھا کہ حلقہ میں بیٹھ گئے ہوتے ہیں۔ اس شخص سے لوگوں نے
اختلاف رائے میں بیچ وضاحت کرنے کو لوگوں سے کہا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو
مطلق پر علیحدہ دلیل نہیں رکھتے اٹھ جاؤ یہاں ٹھہرو اور دیکھو کہ حضرت حق تعالیٰ
ناراض فرمائیں گے اس شخص سے اور یہ جاتے گا یہ گھڑی تک وہ شخص وہیں
رہتے ہیں حق تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ٹکڑا ظاہر ہوا اور اسی وقت
درمیان میں کہ انسان سے شیشے سے پار ہر جگہ پانی کھڑا ہوگا۔

شیخ فرماتے ہیں ہمارے دلی بہادر لوگوں کی [illegible] پہاڑ سے اوپر ہیں بیچ رہے
ہیں مرحوم ہیں لوگ کئی دفعہ [illegible] حق تعالیٰ [illegible] ہیں حق تعالیٰ
[illegible] اور وہ [illegible] ہے۔ اس طرح ہیں ہندوستان میں کر
چاہیں اور دوسری [illegible] سے پانی سے ہی پیتی ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ حدیث
قدسی بیان فرمائی

[illegible] حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے سے یقین کے قریب
ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھے اور بندہ کی مرضی کے یقین سے مطابق پر
برتاؤ کروں گا

[illegible]

بیت:۔

[illegible]

"فرمایا" سے مراد مالک النفس سے ہے سالک نے نفس کو حق جانا وقت
[illegible] عبارت اور [illegible] میں مطیع و فرمانبردار ہوتے تاکہ حق تعالیٰ کے علم میں سنگی واقع ہو
حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ہابیل و قابیل دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے
بیٹے تھے قابیل نافرمان ہوگیا اور اس نے ہابیل کو شہید کر دیا اور ہوگیا [illegible]
[illegible] اور کفر میں سے ظاہر ہوا اس کی "نام ولادت" تک "فرعیل" رہی ہے اور قابیل
[illegible] ولادت "قریبا" مسلمان ہے "نہ تو شاہ" کا مدعی ہوا چاہئے

ہابیل قابیل کو مرنے جانے کو کس نے بنایا

شیخ یہ شعر پڑھا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیت:۔

[illegible]

بیت:۔

[illegible]

بیت:۔

[illegible]

غزل

گفتم درود دوست کنم کار بد مست ؛ عشقت مغربه کز تو نیاید پدید ست
زر درد و غمزه مردم جهان بعد کرده ام ؛ هنگر هان که تیر و کمانم پدید ست
چون آفتاب ناصر دانا ظاهرم ؛ از ذات ظهور عیانم پدید ست
گر تم بزبان دیگر گویم سخن ؛ دین طرفه ترکه گویش و زبانم پدید ست
چون هر چه هست در همه عالم منم ؛ مانند درد و عالم نانم پدید ست

حضرت قدس سره [illegible] وقتی که [illegible] وقت پاس کے پاس [illegible] حضور پرنور کی خدمت میں رقعہ بھیجے

تا بیش خورشید انور [illegible] ؛ [illegible]

حضرت قبلہ سلطان تارکین بیان معاقبان المتوکل علی الرحمن حضرت سید محمد سلمان صلی اللہ علیہ کے پیر بیت حرم محترم کی نقشوں مارچ کو [illegible] سے ارشاد فرمایا ہے

آہن کہ جو پارس بر شما شد
کی کمال بہ صورت طلا شد

معاملہ [illegible] بہت مذکور کہ تین رات تین دن متواتر پڑھتے رہے اور ماہ صفر کی ساتویں تاریخ کو نماز عشاء اور نماز تہجد ادا فرمائی اور دوسرے وظائف اپنی تسبیح پر پڑھتے بعد

صبح کے قریب پاس انفاس کے شغل میں مشغول ہوتے ہوئے پنجشنبہ کی رات کو [illegible] فرمایا۔

سنہ ایک ہزار دو سو تا سنہ ۱۲۶۶ ہجری میں حمد آباد میں بنگلہ نزہت میں جو کہ رہائش گاہ سید میر صاحب کہلاتے تھے اس وقت [illegible] مزار مبارک ہے۔ مغرب کے وقت لحد تیار ہوئی جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

[illegible] ؛ ختم سورت محمد سپرد

مؤلف ملفوظات کہتا ہے ؎

[illegible] ؛ [illegible]
[illegible] ؛ [illegible]
[illegible] ؛ [illegible]
[illegible] ؛ [illegible]

مؤلف ملفوظات کہتا ہے ؎

نام سید غلام شاہ تونسہ ؛ بہ تنہائی گرفتہ [illegible]
بہ بلیغہ ہر دو عالم مظہر پاک ؛ بدر دو جہاں راکم رعنی و جمالش
ہر کس را بدند نیک از خویش ؛ میں تعلیم کرد [illegible]
خداوند بہ حرمت شاہ تونسہ ؛ [illegible]

یہ چند ملفوظ فقیر حقیر پر تقصیر حال پر ادرد مند فقیر نام الدین نامان حاجی محمود بن حافظ شرف الدین متوطن شاہ اعظم عفر اللہ تعالیٰ ہم و جمیع مؤمنین و مؤمنات

ے جمع کئے ہیں ان کی حمد پر کرنی تعالیٰ اس فقیر کی عاقبت کو بہتر بنا دے

[illegible] توفیق [illegible] [illegible] [illegible]

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں حدیث کی آخری کتابیں پڑھیں۔ آپ کے والد ماجد کو آپ کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جبکہ آپ دہلی میں علم حدیث پڑھ رہے تھے اور ابھی تکمیل نہیں ہوئی تھی تو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر آپ دہلی سے اپنے گھر ٹونک تشریف لے آئے۔ چونکہ اس زمانہ میں ریلیں موٹریں نہ تھیں اس لئے یہ سفر آپ کو پیدل ہی طے کرنا پڑا۔ عصر کے وقت آپ ٹونک پہنچے۔ آپ کے والد ماجد اس وقت گاؤں سے باہر اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے کسی نے ان کو جا کر بتایا کہ فیض بخش دہلی سے گھر لوٹنے کے واسطے آیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ علم کی تکمیل کر کے آیا ہے یا پہلے ہی چلا آیا ہے۔ بتانے والے نے بتایا کہ ابھی علم کی تکمیل تو نہیں ہوئی ایک آدھ حدیث کی کتاب پڑھنا باقی ہے۔ ویسے ہی گھر لوٹنے کے واسطے آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے جا کر کہو کہ اسی وقت واپس ہو جائے اور جب تک علم کی تکمیل نہ کرے مجھے منہ نہ دکھائے۔ چنانچہ والد ماجد کا یہ پیغام سنتے ہی آپ واپس دہلی کو چل پڑے اور رات بھی اپنے گاؤں سے باہر بسر کر، جب علم کی تکمیل کر لی تب گھر آئے۔

بیعت و خلافت

تکمیل علوم کے بعد آپ نے حضرت شاہ غلام علی دہلوی قادری رحمۃ کے خلیفہ حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور ان سے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت بھی ملی، لیکن چونکہ آپ کی طبیعت میں عشق الٰہی کی سوزش و جلن بہت زیادہ تھی اور استعداد بہت بلند تھی اس لئے طبیعت میں غلش باقی تھی، اور دل نسبت چشتیہ کے حصول کی طرف مائل تھا۔ نیز اسی زمانہ میں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا اطراف و اکناف ملک میں بہت شہرہ ہو چلا تھا آپ کے دل

میں بھی حضرت خواجہؒ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا جو آپ کو کشاں کشاں حضرت خواجہؒ کے دروازہ پر لے گیا۔ حضرت خواجہ تونسویؒ نے بہت شفقت و عنایت فرمائی اور خلافت دے کر بیکانیر کی طرف تبلیغ و اشاعت دین کے واسطے روانہ فرمایا۔ آپ بیکانیر میں کافی عرصہ رہ کر اشاعت اسلام اور تزکیۂ قلوب کے مقدس فریضہ کو سرانجام دیتے رہے۔ بہت سے لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ اور جب وہاں سے واپس ہونے لگے تو آپ کی خدمت میں فتوحات کا ڈھیر لگ گیا، آپ نے نذرانہ کا سارا مال و اسباب ایک اونٹ پر لدوایا اور حضرت خواجہؒ کی خدمت میں تونسہ شریف حاضر ہوئے۔ اور وہ سب مال حضرت خواجہؒ کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ غریب نواز اس مسکین نے اس دنیا کے واسطے آپ کا دامن نہیں پکڑا ہے۔ مجھے تو معرفت حق اور عشق الٰہی کی دولت درکار ہے۔ یہ سن کر حضرت خواجہؒ بہت خوش ہوئے اور اٹھ کر گلے لگایا اور بیش از بیش توجہات اور فیوض باطنی سے آپ کو نوازا اور فرمایا کہ آپ اب اپنے گھر چلے جائیں اب دنیا آپ کے گھر نہیں آئے گی اور دعا فرمائی کہ علم و فقر اور عشق الٰہی کی دولت آپ کے گھر میں ہمیشہ رہے۔

چنانچہ حضرت خواجہ ٹونک تشریف لے آئے اور اپنی تمام جائداد زمین وغیرہ اپنے بھائی بندوں کو لکھ کر دے دی اور گوشہ نشینی اختیار کی تب سے آپ کا لقب تارک الدنیا ہوا۔ لیکن آپ کی زندگی نے زہاد کی اور کچھ عرصہ عالم استغراق میں رہ کر واصل بحق ہوئے۔ ۲۷ ذی القعدہ ۱۲۸۳ھ مطابق اگست ۱۸۶۶ء میں آپ کی وفات ہوئی اور اپنے حجرہ میں ہی آپ کی زندگی میں آپ کا مدفن بنا دیا گیا۔

آپ نے اپنے شیخ ثانی حضرت خواجہ تونسویؒ کی خدمت میں بہت سی تصنیف

کی کتابوں کا درس بھی لیا۔ ۱۲۹۲ھ میں حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کی فصوص الحکم کا درس لیا۔ فصوص الحکم کا قلمی نسخہ جو حضرت کے کتب خانہ میں موجود ہے اور مولانا محمد حسین پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس کے آخر میں یہ عبارت درج ہے:۔

"باتمام رسید و باختتام انجامید نسیدایں رسالہ شریفہ دلکشیدایں مقالہ لطیفہ مستمی بنقد النصوص فی شرح نقش الفصوص از دست فقیر محمد حسین غفرلہ ولوالدیہ احسن الیہما والیہ در توئسہ شریف زادہا اللہ شرفاً بتاریخ بست و پنجم شہر شعبان المعظم ۱۲۹۲ھ مقدس وقت عصر بہ پاس خاطر عاطر مشفقی اعم مولوی فیض بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ"

مشہور ہے کہ حضرت قبلہ بہت حسین و جمیل تھے۔ پھر انوار الٰہی کے قلب نے صورت کو اور بھی نورانی و پرکشش بنا دیا تھا۔ اس لئے آخری عمر میں یہ حالت تھی کہ ایک نگاہ بھی جس پر ڈال دیتے اس کی عجیب حالت ہوتی اور چشم معنی کھل جاتی۔ بہت سی کرامات کا آپ سے ظہور ہوا۔ ان کی تفصیل درج کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

وفات سے کچھ عرصہ پہلے آپ کے ایک عزیز مولوی الٰہی بخش صاحب کنڈوی نے عرض کیا کہ حضرت! آپ کے دونوں صاحبزادے صغیر سن ہیں اور گھر میں بھی کوئی چیز نہیں آپ ان کو کس کے حوالہ کر کے جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں میری اولاد میں سے جو دین پر قائم رہے گا اسے خدا تعالیٰ ضائع نہیں فرمائیں گے اور جس نے دین کو چھوڑ دیا میرا اور میرے خدا کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

آپ کی مقبولیت

حضرت خواجہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ سید امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن جتی (علاقہ سوات) فرمایا کرتے تھے

کہ حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے خواجہ فیض بخش قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ نے وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جس پر میرا ایمان ہے کہ جس کلمہ گو نے آپ کی زندگی میں آپ کی زیارت بھی کی اسے بھی حق تعالیٰ نے بخش دیا۔

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے قبل بھیرہ کے مشہور بزرگ حضرت میاں غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ حضرت مولانا خواجہ فیض بخش رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دو عظیم الشان خلعتوں میں سے ایک خلعت مقدر ہو چکا ہے۔ ایک خلعت خلعت محبوبی ہے اور دوسرا بارگاہ ایزدی میں حاضر ہونے کا خلعت ہے دیکھئے کونسا نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ چند روز کے بعد حضرت قبلہ کا وصال ہو گیا۔ وصال کے بعد حضرت کے بعض مخالفین کے مخالفانہ اقوال کی تردید میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کرتے فرمایا کہ "آنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں تمام ارواح انبیاء اور اولیاء نے شرکت کی اور فرشتوں کی تو اتنی کثرت تھی کہ کرہستان نمک سے لے کر دریائے جہلم تک جنازہ کی صفیں تھیں"۔

اولاد و جانشین

آپ کے دو صاحبزادے تھے بڑے مولانا حافظ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور چھوٹے مولوی عبدالعزیز۔ آپ کی وفات کے بعد مولانا حافظ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین ہوئے۔ ان کی تربیت ان کے ماموں مولانا الٰہی بخش صاحب نے کی اور خلافت حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے دی۔ مولانا ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ نہایت حلیم الطبع، منکسر المزاج اور بڑے عزیز بزرگ تھے اکثر اوقات مراقب رہتے اور جب عشق الٰہی کا غلبہ ہوتا تو فقیر احمد بخش اور میاں ابراہیم سے مولانا جامی کا کلام سنتے۔ اکثر غزل سنتے۔

اے فسون چشم مستت مایۂ دیوانگی ۔ آشنایان ترا از غیر ہم بیگانگی
شمع رخسار تو ہر جا بر فروزد بزم من ۔ از خدا خواہند خوبان دولت پروانگی
شیوۂ عاشق چہ داند زاہد خلوت نشیں ۔ جلوۂ طاؤس کے آید ز مرغ طاؤگی
بگذر از طور و خرد کاندر طریق عشق نیست ۔ عاقل دیوانگی دیوانگی فرزانگی
اے رگ گل شیوۂ مژگان ستمگر از کجا ۔ خیز کز جائی نخواہد آمدن مردانگی

مولوی عبدالعزیز صاحب کے ایک ہی صاحبزادے تھے مولانا حافظ نظام مرحوم، بڑے عالم، زاہد، متقی اور صاحب سوز و گداز انسان تھے، عربی فارسی اردو اور پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے، عین جوانی کے عالم میں انتقال فرمایا۔

خواجہ حافظ ناصر الدین کے دو صاحبزادے تھے۔ مولانا فضل حسین اور محمد حسان آپ کی وفات کے بعد مولانا فضل حسین آپ کے جانشین ہوئے۔ ان کو اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت خواجہ محمود تونسوی اور حضرت خواجہ حامد تونسوی نے بھی خلافت عطا فرمائی۔ اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی کے خلیفہ خواجہ احمد میرٹھی سے بھی باطنی استفادہ کیا۔ آپ کے مزاج میں جلالیت بہت تھی۔ بہت عرصہ تک مشائخ سلسلہ کی روایات کو قائم رکھ کر ۱۳۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔ تین صاحبزادے ہوئے۔ بڑے مولانا حافظ نظام الدین صاحب جو آج کل سجادہ نشین ہیں۔ ان کو حضرت شیخ المشائخ خواجہ حافظ نظام الدین صاحب تونسوی مدظلہ العالی نے خلافت دی۔ دوسرے حافظ محمد سعید ان کا بھی عنفوان شباب میں انتقال ہو گیا۔ تیسرے مولانا حافظ محمد اکرم صاحب ساکن کھیڑا۔ ان کو شیخ المشائخ حضرت مولانا الحافظ الحاج الشاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری مدظلہ العالی نے اجازت و خلافت دی ہے۔

انوارِ صوفیہ

یعنی

اخبار الاخیار

از

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ترجمہ

محمد لطیف فریدی ایم اے

بزرگانِ دین کی زندگی ہی مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہوتی ہے ان بزرگوں نے اپنے عہد میں جو کارہائے نمایاں کئے وہ محتاجِ بیان نہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق پوری طرح ادا کیا۔ بگڑے ہوئے اخلاق اور معاشرے کو سنوارا۔ اسلام کی شوکت و عظمت قائم کی اس کتاب میں ان پاکیزہ بزرگوں کے حالات، ان کے ملفوظات و تصنیفات کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے انسان نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور اپنے آپ میں ایک غیر معمولی جذبہ اور حرارت محسوس کرتا ہے۔ قیمت دس روپے

ناشر۔ شعاع ادب بیرون لوہاری گیٹ لاہور

خوبصورت معیاری کتب

انوارِ صوفیہ۔ ترجمہ انوار الاخیار، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، دس روپے

مجدد اعظم۔ سوانح حیات حضرت مجدد الف ثانیؒ، مرتبہ محمد علیم، تین روپے

معراج المومنین۔ نادر و بلند پایہ تصانیف سے انتخابات، ساڑھے سات روپے

تذکرہ حضرت غوث اعظمؒ۔ ۳۲ نادر و نایاب کتب سے ماخوذ، چودہ روپے
از طالب ہاشمی

تذکرہ حضرت خواجہ اجمیریؒ ——— از طالب ہاشمی ——— پانچ روپے

تذکرہ حضرت علی ہجویریؒ۔ از حکیم سید امین الدین۔ ایک روپیہ ۲۰ پیسے

کلیات جامیؒ ——— ساڑھے سات روپے

عبداللہ بن زبیرؓ ——— از طالب ہاشمی ——— نو روپے

تذکرہ حضرت خواجہ تونسویؒ۔ ترجمہ نافع السالکین ——— سات روپے

خطبات قائداعظم ——— رئیس احمد جعفری ——— بارہ روپے

شعاعِ ادب، مسلم مسجد، چوک انارکلی، لاہور